مزید اضافہ کے ساتھ

اسلام کی روشنی میں میاں بیوی کے خاص
تعلقات بتانے والا مختصر مگر جامع رسالہ

قرینۂ زندگی

محمد فاروق خان رضوی

Rs 70
مزید اضافہ کے ساتھ
قرینۂ زندگی
اسلام کی روشنی میں میاں بیوی کے
خاص تعلقات بتانے والا مختصر مگر جامع رسالہ
محمد فاروق خاں رضوی
پیش کردہ
محمد ارشاد حسین قادری

امام علام، مرشد الانام، قاضی البلاد، مفتی العباد، قطب الارشاد، امام فی جمیع الکمالات، امام فی الآفاق، امام علی الاطلاق، فقیہ النفس، امام اجل، وغوث الانبیاء، نائب غوث الورٰی، اعظم العلماء، عمدۃ العلماء، استاذ العلماء، عاشق رسول، فنافی رسول، جامع شریعت، بحر طریقت، پاسبان سنت، تاجدار اہلسنت، عظیم البرکت، بالا منزلت، امام عشق و محبت، مؤید ملت طاہرہ، مجدد مأۃ حاضرہ، سیدنا و مرشدنا و مولانا و علامہ و مفتی الحاج الحافظ

اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تبارک وتعالیٰ عنہ

جن کی بارگاہ عظمت میں نظر کرنے کو اپنی سعادت و نجات کا ذریعہ اور کامیابی و کامرانی کا وسیلہ تصور کرتا ہوں۔

غلام مصطفےٰ، عاشق تاج الورٰی، محب امام احمد رضا، قاطع صلح کلیت،

الحاج گلاب خاں قمرؔ صاحب (علیہ الرحمہ)

جنکی عمدہ تربیت و شفقت نے اس حقیر کو شعور بخشا اور پہچان سنت اعلیٰ حضرت کی محبت والفت سے ہمکنار فرمایا۔ خداوند کریم انکی قبر کو انوار و تجلیات سے معمور فرمائے۔ آمین۔

ناچیز سگ اعلیٰحضرت

محمد فاروق خاں رضوی

فہرست مضامین

تقریظ (Review)

مفکر اسلام، استاذ العلماء، حضرت علامہ مفتی عبد الحلیم اشرفی رضوی صاحب دامت برکاتہم عالیہ

(سرپرست دعوت اسلامی، ہندوستان)

زیر نظر کتاب (قرینہ زندگی) ملت کے ان افراد کے لیے بے حد فائدے مند ثابت ہوگی جو ازدواجی (شادی شدہ) زندگی سے جڑے ہیں۔ خصوصا وہ نوجوان جو اپنی لاعلمی اور مذہب سے دوری کے سبب غیر انسانی حرکتیں کرکے اللہ عزوجل اور رسول اکرم ﷺ کی ناراضگی مول لیتے ہیں۔

یاد رکھیے دنیا کا وہ واحد مذہب، مذہب اسلام ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہبری کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک۔ گھر سے لیکر بازار تک۔ عبادات سے لیکر تجارت تک۔ خلوت سے لیکر جلوت تک۔ غرض کہ کسی بھی شعبہ کے تعلق سے آپ سوال کریں۔ اسلام ہر ایک کا آپ کو اطمینان بخش جواب دیتا نظر آئے گا۔

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تک کوئی نبی بن کر نہیں آئیگا۔ اسی آخری نبی کا لایا ہوا دین و قانون بھی آخری قانون ہے۔ اب قیامت تک کوئی نیا دین و قانون نہیں آئیگا۔ اس لئے ملت کے افراد سے اپیل ہے کہ وہ دوسروں کی نقل کرنے سے بچیں۔ نقل تو وہ کرے جس کے پاس اصل نہ ہو۔ ہم تو وہ خوش قسمت اُمت ہیں جس کو قیامت تک کیلئے دستورِ حیات دے دیا گیا ہے تاکہ یہ قوم قیامت تک کسی کی محتاج نہ رہے۔

عزیز گرامی محترم محمد فاروق خاں رضوی سلمہٗ نے ایسے نیچریت کے ماحول میں اس کتاب قرینہ زندگی کے ذریعے صحیح رہنمائی کی بہت کامیاب کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اس کتاب کو ہدایت کا ذریعہ بنادے۔

ناچیز عبد الحلیم غفرلہٗ

خطیب رضا مسجد، ہنگائی چوک، ناگپور۔

عرضِ مصنف

قدرت نے ہر نر کیلئے مادہ اور ہر مادہ کیلئے نر پیدا فرما کر بہت سے جوڑے بنائے اور ہر ایک کی مشین پر مختلف پرزوں کو اس انداز کے ساتھ سجایا کہ وہ ہر ایک کی فطرت کے مطابق ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے والے اور ضرورتوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ اللہ رب العزت نے مرد اور عورت کے اندر ایک دوسرے کے ذریعے سکون حاصل کرنے کی خواہش رکھی ہے۔ چنانچہ مذہب اسلام نے اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہمیں نکاح کرنے کا طریقہ بتایا تاکہ انسان جائز طریقوں سے سکون حاصل کرے اور گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ بنے۔

اس زمانے میں اکثر مرد نکاح کے بعد اپنی لاعلمی اور شرعی تعلیمات سے دوری کے سبب طرح طرح کی غلطیاں کرتے ہیں اور نقصانات اٹھاتے ہیں۔ ان نقصانات سے اسی وقت بچا جا سکتا ہے جب کہ اسکے متعلق صحیح علم ہو۔ افسوس اس زمانے میں لوگ کسی عالم دین یا پھر کسی جانکار شخص سے میاں، بیوی کے خاص تعلقات کے متعلق پوچھنے یا معلومات حاصل کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ حالانکہ دین کی باتیں اور اس تعلق سے معلومات و شرعی مسائل معلوم کرنے میں کوئی شرم و ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی جانی چاہیئے۔

ہمارا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

فسئلوآ اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ۔	تو اے لوگوں علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔

(ترجمہ کنز الایمان۔ پارہ ۱۷، سورہ انبیاء رکوع ۱، آیت ۷)

ہمارے پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔۔

طلب العلم فريضةٌ علىٰ كلِّ مسلم و مسلمة۔	علم (دین) حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(مشکوۃ شریف۔ جلد ۱، حدیث نمبر ۲۰۶، صفحہ ۶۸۔ کیمیائے سعادت۔ صفحہ ۱۲۷)

اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ میاں بیوی کے درمیان ہونے والی خاص چیزوں

کے بارے میں پوچھنے میں شرم وحیا محسوس کرتے ہیں اور اسے بے ہودہ پن و بے شرمی سمجھتے ہیں یہی وہ شرم و جھجک ہے جو غلطیوں کا سبب بنتی ہے اور پھر سوائے نقصان کے کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

ایک صاحب مجھ سے کہنے لگے۔ "کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ آپ نے ایسی کتاب لکھی ہے جس میں مباشرت کے بارے میں صاف صاف کھلے انداز میں بیان کیا گیا ہے اگر میں یہ کتاب اپنے گھر پر رکھوں اور وہ میری ماں بہنوں کے ہاتھ لگ جائے تو وہ میرے متعلق کیا سوچیں گی کہ میں ایسی گندی کتاب پڑھتا ہوں"۔ ان کی یہ بات سن کر مجھے ان کی کم عقلی پر افسوس ہوا میں نے ان سے سوال کیا۔ "آپ کے گھر ٹی۔وی ہے"؟ کہنے لگے ہاں ہے۔ میں نے کہا۔ "جناب مجھے بتایئے جب آپ ایک ساتھ ایک ہی کمرے میں اپنی ماں بہنوں کے ساتھ ٹی۔وی پر فلمیں ڈرامے دیکھتے ہیں اور انہیں وہ سب دیکھتے ہیں جو اپنی ماں بہنوں کے ساتھ تو کیا اکیلے میں بھی دیکھنا جائز نہیں تو آپ کو اس وقت شرم کیوں نہیں آتی !

محترم بھائیوں ! شرعی روشنی میں ادب کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایسی باتوں کی معلومات حاصل کرنا اور اسے بیان کرنا بے حد ضروری ہے اور اس میں بیتا کسی قسم کی بے شرمی و بے ہودہ پن ہرگز نہیں۔ دیکھئے ! ہمارا پروردگار عزوجل کیا ارشاد فرماتا ہے:-

اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا۔	والله لا يستحي من الحق ط

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲۲، سورۂ احزاب، رکوع ۷، آیت ۵۳)

احادیث میں موجود ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے ظاہری زمانے میں عورتیں بھی ازدواجی زندگی میں آنے والے خاص مسائل کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے سوال پوچھا کرتی تھیں۔ چنانچہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہے:-

انصاری (مدینے منورہ کی) عورتیں کیا خوب ہیں کہ انہیں دین سمجھنے میں (جھوٹی) حیا مانع نہیں ہوتی۔ (یعنی وہ دینی باتیں معلوم کرنے میں بے جا نہیں شرماتی)۔	نعم النساء نساء الانصار لم يمنعهن الحياء ان يتفقهن في الدين

(بخاری شریف۔ جلد۱، باب نمبر ۹۲، صفحہ ۱۵۰۔ ابن ماجہ۔ جلد۱، حدیث نمبر ۶۸۰، صفحہ ۲۰۲)

معلوم ہوا کہ دین سیکھنے میں کسی قسم کی کوئی شرم وحیا نہیں ہونی چاہئے۔ اور اگر یہ باتیں (یعنی میاں بیوی کے درمیان ہونے والی چیزیں) بے ہودہ یا گندی ہوتیں تو اسے

ہمارے پیارے آقا و مولیٰ سرکار ﷺ کیوں بیان فرماتے ! اور صحابہ کرام، ائمہ دین، بزرگان دین اسے کیوں روایت کرتے ! اور ان باتوں کو علماء کرام آج تک کیوں برقرار رکھتے اور لوگوں تک کیوں پہنچاتے ؟ کیا کوئی شرم و حیا میں نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہو سکتا ہے ؟ یقیناً نہیں ! ہرگز نہیں ! الحمدللہ، ہمارا عقیدہ ہے کہ سرکار ﷺ نے بلا جھجک وہ تمام چیزیں صاف صاف طور پر بیان فرمادی جن پر عمل کرنے میں ہمارے لئے ہی فائدے ہیں۔ اور ہر اس بات سے منع فرمایا جس کے کرنے میں ہماری ہی ذات کو نقصانات ہیں۔

معزز قارئین کرام ! اس کتاب کو لکھنے کا خیال اس وقت ذہن میں آیا جب اس حقیر سے طالب بہت سے احباب نے (جن میں اکثر شادی شدہ بھی ہیں) اصرار کیا کہ اس عنوان پر کوئی اسلامی رنگ روپ میں بھی ستوری کتاب لکھی جائے تاکہ ناواقف مسلمانوں کو مباشرت کے آداب اور ازدواجی زندگی میں پیش آنے والے معمولات میں شرعی احکام معلوم ہو سکیں اور وہ اپنی زندگی کو اسلامی رنگ ڈھنگ میں ڈھال کر گذاریں ۔ میری بھی خواہش تھی کہ اس متعلق جس قدر بھی معلومات ذہن میں محفوظ ہیں اسے سطح قرطاس پر تحریر کر دوں۔ لیکن بوجہ تحریر غیر شادی شدہ ہونے کی وجہ سے ایک قسم کی جھجک بھی محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن دوستوں اور عزیزوں کی ہمت افزائی نے ایک حوصلہ بخشا جس کا نتیجہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ویسے یہ بات اس حقیر سراپا تقصیر کے گوشہ ذہن میں بھی نہ تھی کہ مجھ جیسے ناقابل ذکر، ضعیف الارادہ، ناکارہ شخص کی یہ ادنیٰ سی کاوش جو قرینہ زندگی کی شکل و صورت میں آپ کے پیش نظر ہے اس درجہ مقبولِ خاص و عام ہوگی۔ یہ محض رب العزت کا فضل و کرم اور اسکے پیارے حبیب اور ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید عالم سرکار ﷺ کی نگاہ عنایت، اور میرے آقا و نعمت، مجدد اعظم سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیضانِ کرم ہے کہ اس مشت خاک کو یہ سعادت میسر آئی۔

قرینہ زندگی کا پہلا ایڈیشن جولائی ۱۹۹۰ء کو جشنِ عید میلاد النبی ﷺ کے پر نور موقع پر منظر عام پر آیا اور آتے ہی اس قدر مقبول ہوا کہ اسکی ۲۰۰۰ کاپیاں صرف دو ماہ کے اندر ہی ختم ہو گئیں اور دوسرے ایڈیشن کی شدید ضرورت محسوس کی جانے لگی، چنانچہ اس کا دوسرا ایڈیشن ۳۰۰۰ کاپیوں کا نومبر ۱۹۹۰ء کو منظر عام پر لایا گیا۔ یہ ایڈیشن بھی ہاتھوں ہاتھ لیا

گیا۔ پھر اسکا تیسرا ایڈیشن ۱۰۰۰ کاپیوں کا جون ۱۹۹۸ء میں چھپا جو صرف چار ماہ کے اندر ہی ختم ہو گیا اور مسلسل مانگ جاری رہی۔ پھر اپریل ۱۹۹۹ء کو چوتھا ایڈیشن ۳۰۰۰ کاپیوں کا منظر عام پر آیا۔ پھر نومبر ۲۰۰۰ء کو پانچواں ایڈیشن ۱۰۰۰ کاپیوں کا چھپا، جنوری ۲۰۰۲ء کو ۱۰۰۰ کاپیوں کا ایڈیشن چھپا، پھر مزید اکتوبر ۲۰۰۳ء کو ساتواں ایڈیشن ۱۰۰۰ کاپیوں کا منظر عام پر آیا۔ یہ تمام ایڈیشن ہندی زبان میں تھے۔ تادم تحریر ساتواں ایڈیشن منظر عام پر ہے۔

اس کتاب کو علماء وخواص اور عوام الناس نے بہت پسند کیا۔ اس سلسلے میں سیکڑوں علماء اہلسنت نے اپنی دعاؤں سے نوازہ اور خیر خواہ حضرات نے خطوط کے ذریعے حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے کتاب کی مقبولیت بڑھتی ہی گئی حتیٰ کہ ایک وقت وہ آیا کہ قرینہ زندگی کو ہمارے اسلامی برادر محترم القام جناب محمد رفیق احمد قادری رضوی صاحب (احمد آباد) نے گجراتی زبان میں ترجمہ کرکے احمد آباد کی سرزمین پر ہونے والے دعوت اسلامی کے سالانہ عالمی ۱۹۹۸ء کے اجتماع میں ہزاروں کی تعداد میں شائع فرمایا۔ جسے لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ لیا اور خوب خوب سراہا۔ اسی دوران ہندوستان کے دیگر ریاستوں اور پاکستان، سعودیہ عرب وغیرہ سے بھی سیکڑوں مخلص حضرات نے خطوط کے ذریعے اور ناچیز سے تعلق رکھنے والے مقامی علماء کرام نے زبانی اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس کتاب کو اردو زبان میں بھی لایا جائے تاکہ اس سے اردو داں طبقہ بھی استفادہ کرسکے۔ چنانچہ ان تمام حضرات کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے اور علماء اہلسنت کے حکم کی تعمیل میں اس کتاب کو اردو میں آپ کے روبرو پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اردو زبان میں بھی یہ کتاب پہلے سے اور زیادہ مقبولیت حاصل کرے گی۔

"قرینہ زندگی" کی اس عظیم کامیابی پر اپنے کرم فرما علماء اہلسنت، پاسبان سنیت وناشرین مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن میں مفکر اسلام حضرت علامہ مفتی عبدالحلیم اشرفی رضوی صاحب قبلہ۔ استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد منصور رضوی صاحب قبلہ۔ نقیب اہلسنت حضرت مولانا فخرالدین احمد قادری مصباحی صاحب قبلہ۔ فاضل گرامی حضرت مولانا مفتی نذیر احمد صاحب قبلہ۔ خطیب ذیشان حضرت مولانا عبدالسلام رضوی صاحب قبلہ۔ ماہر فن حضرت مولانا عبدالرشید جبل پوری صاحب قبلہ وغیرہم کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان حضرات

نے وقتاً فوقتاً اصلاح فرمائی اور ہمیشہ اپنے نیک مشوروں سے بالخصوص اپنی مخصوص دعاؤں سے نوازتے رہے اور ہمیشہ ہر حال میں ناچیز کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں۔

اسی سلسلے میں محب گرامی جناب ارشاد حسین قادری، جناب غلام جیلانی آسونی، جناب محمد عابد واسطی (عابد ڈیری)، جناب محمد سرور خاں واسطی، جناب نسیم قریشی، صاحبان کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ان حضرات نے اردو ایڈیشن کو منظر عام پر لانے میں ہر ممکن کوشش فرمائی مولیٰ تعالیٰ ان سب کے علم و عمل اور کاروبار میں روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور خلوص کے ساتھ دین متین کی بیش از بیش خدمت کی توفیق رفیق بخشے۔ آمین۔

آخر میں ایک اہم بات اور عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس کتاب میں جس قدر بھی باتیں نقل کی گئی ہیں وہ قرآن کریم، احادیث رسول، ائمہ کرام کی تصانیف، اکابرین علماء اہلسنت و بزرگان دین کی مستند کتابوں سے لی گئی ہیں۔ یہ ساری باتیں ناچیز کا کوئی ذاتی خیال یا رائے نہیں ہے۔ اس ایڈیشن میں مزید حوالجات کا اضافہ بھی کر دیا گیا ہے اور اس کی تصحیح میں بھی حتی الامکان بڑی باریک بینی سے کام لیا گیا ہے۔ منصف مزاج ناظرین کرام سے امید ہے کہ بحکم حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم ۔۔ لا تنظر الی من قال و انظر الی ما قال ۔۔ بحکم عاجز کی بے مائیگی پر نظر نہ فرمائیں بلکہ کلام کو دیکھیں کہ ماخذ اس کا قرآن و احادیث و اقوال صحابہ تابعین وائمہ و علماء مشائخ امت ہیں اور جو لطائف اپنے ذہن سے لکھے ہیں وہ بھی اصول شرع اور طریقہ سلف کے خلاف نہیں۔ لیکن اگر کہیں اس سراپا تقصیر کی کوئی غلطی نظر آئے تو زبان طعن و تشنیع کے ساتھ نہ کھولیں کہ طعن و تشنیع مومن صالح کا کام نہیں۔ لہٰذا ازراہ کرم غلطی سے مطلع فرمائیں انشاء اللہ آپ اس حقیر کو رجوع حق میں متعصب و کوتاہ اندیش نہ پائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے، سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ــــــ آمین ــــ بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

طالب دعا

سگ درگاہ اعلیٰ حضرت

محمد فاروق خاں رضوی

۵ / نومبر ۲۰۰۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

فانکحوا ما طاب لکم من النسآء	تو نکاح میں لاؤ جو تمہیں خوش آئیں ۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۴، سورہ النساء رکوع ۱۲، آیت ۳)

حدیث: نور مجسم، فخر دوعالم، رسول اکرم، فخر بنی آدم، مالک دوجہاں، حبیب کبریاء، خاتم الانبیاء، تاجدار مدینہ، نبی رحمت، شافع محشر، احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تبارک وتعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ واصحابہ وبارک وسلم نے ارشاد فرمایا۔

النکاح من سنتی ۔	نکاح میری سنت ہے۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۵۸۹، حدیث نمبر ۱۹۱۳، صفحہ نمبر ۵۱۸)

حدیث: اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے مدنی آقا ﷺ ۔۔۔

اذا تزوّج العبد فقد استکمل نصف الدّین فلیتق اللہ فی النّصف الباقی ۔	بندے نے جب نکاح کرلیا تو آدھا دین مکمل ہوجاتا ہے، اب باقی آدھے کیلئے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۶۲، صفحہ نمبر ۷۲)

حدیث: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

یا معشر الشباب من استطاع الباءۃ فلیتزوّج فانّہ اغضّ للبصر و احصن للفرج و من لم یستطع فعلیہ بالصّوم فانّہ لہ وجاء ۔	اے جوانو! جو تم میں سے عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ ضرور نکاح کریں کیونکہ یہ نگاہ کو جھکاتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ

رکھے، وہ روزہ رکھے کیونکہ یہ شہوت کو کم کرتا ہے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۵۹، صفحہ ۵۲۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، حدیث ۱۰۶۸، صفحہ ۵۵۳)

مسئلہ :۔ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامردنہ) ہو اور مہر و نان نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح کرنا سنت موکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے۔

مسئلہ :۔ شہوت کا غلبہ زیادہ ہے اور معاذ اللہ اندیشہ ہے کہ زنا ہو جائے گا اور بیوی کا مہر اور نان نفقہ دینے کی قدرت رکھتا ہے تو نکاح کرنا واجب ہے۔ یو ہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ کو اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ! ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ :۔ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے سے زنا واقع ہو جائے گا تو ایسی حالت میں نکاح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ :۔ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورانہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ :۔ یقین ہے کہ نان نفقہ نہیں دے سکے گا تو ایسی حالت میں نکاح کرنا حرام ہے۔ (مگر بہر حال نکاح کیا تو ہو جائے گا)

(بہار شریعت۔ جلد ا، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۲۔ قانون شریعت، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۴)

نکاح کن لوگوں سے جائز نہیں !!

دنیا میں انسان کے وجود کو باقی رکھنے کے لیے قانون خدا کے مطابق دو مخالف جنس کا آپس میں ملنا ضروری ہے۔ لیکن اسی قانون کے مطابق کچھ ایسے بھی انسان ہوتے ہیں جن کا جنسی طور پر آپس میں ملنا قانون خدا کے خلاف ہے۔

آیت :۔ چنانچہ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

حرمت علیکم امھٰتکم و بنتکم و اخو تکم و عمتکم و خلتکم و بنت الاخ و	حرام ہوئی تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں

وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ ۔ الخ

اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنھوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور (تمہاری) عورتوں کی مائیں۔

(ترجمہ کنزالایمان، پارہ ۴، سورہ نساء رکوع ۱۵، آیت ۲۳)

قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، دادی، نانی، پوتی، نواسی، سگی ساس، وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ :۔ ماں سگی ہو یا سوتیلی، بیٹی سگی ہو یا سوتیلی، بہن سگی ہو یا سوتیلی، ان تمام سے نکاح حرام ہے۔ اسی طرح دادی، پردادی، نانی، پرنانی، پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی، بیچ میں چاہے کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو ان سب سے نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ :۔ پھوپھی، پھوپھی کی پھوپھی۔ خالہ، خالہ کی خالہ۔ بھتیجی، بھانجی، اور بھانجی کی لڑکی یا اسکی نواسی یا پوتی ان تمام سے بھی نکاح حرام ہے۔

مسئلہ :۔ زنا سے پیدا ہوئی بیٹی اسکی نواسی، اسکی پوتی ان تمام سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ ۱۴۔ قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۷۴)

حدیث :۔ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن و حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

رضاعت (دودھ کے رشتوں) سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۹۰، صفحہ ۶۲۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، حدیث نمبر ۱۱۴۴، صفحہ ۵۸۷)

یعنی کسی عورت کا دودھ بچپن میں پیا تو اس عورت سے ماں کا رشتہ قائم ہو جاتا ہے۔ اب اسکی بیٹی بہن ہے، اس سے نکاح حرام ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جس طرح سگی ماں کے جن رشتے داروں سے شریعت میں نکاح حرام ہے اسی طرح اس دودھ پلانے والی عورت کے ان رشتے داروں سے بھی نکاح کرنا حرام ہے۔

مسئلہ :۔ نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے۔ کوئی عورت کسی بچے کو ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلائے گی تو حرمت (یعنی نکاح حرام ہونا) ثابت ہو جائیگا

اور اگر ڈھائی برس کی عمر کے بعد پیا تو حرمت ثابت نہیں ہوگی (یعنی نکاح حرام نہیں ہوگا)

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۹۔ قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۰)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا یجمع بین المراۃ و عمتھا ولا بین المراۃ و خالتھا۔	کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ اسکی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح نہ کرے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۵۷، حدیث نمبر ۹۸، صفحہ نمبر ۲۶، مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۵۲)

مسئلہ:۔ عورت (بیوی) کی بہن چاہے سگی ہو یا رضاعی (یعنی دودھ شریک) ہو۔ بیوی کی خالا یا پھوپھی، چاہے سگی ہو یا رضاعی، ان سب سے بھی بیوی کی موجودگی میں نکاح حرام ہے۔ اگر بیوی کو طلاق دے دی ہو تو جب تک عورت کی عدت ختم نہ ہو اس کی بہن، پھوپھی، خالا وغیرہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۸)

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے امام بخاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ـــــ

ما زاد علی اربع فھو حرام کامہ و ابنتہ و اختہ۔	چار سے زیادہ بیویاں اسی طرح حرام ہے جیسے آدمی کی اپنی بیٹی اور بہن

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۵۴، صفحہ نمبر ۴۲)

مسئلہ:۔ جس میں مرد اور عورت دونوں کی علامتیں پائی جائے اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت تو اس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ ہی عورت کا۔ اگر کیا گیا تو محض باطل ہے۔ (یعنی نکاح ہی نہ ہوگا)

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ ۹)

ایسا شخص جو شرابی ہو یا اور کسی طرح کا نشہ کرتا ہو اس سے بھی رشتہ نہیں کرنا چاہیے۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ـــــ

" شرابی کے نکاح میں اپنی لڑکی نہ دو۔ شرابی بیمار پڑے تو اسے دیکھنے نہ

جان اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا شراب پینے والے پر تمام آسمانی کتابوں میں لعنت آئی ہے۔

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ ۱۶۲)

حدیث : حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ اپنی تصنیف منیف "تنبیہ الغافلین" میں روایت کرتے ہیں کہ ...

"بعض صحابہء کرام سے روایت ہے کہ جس نے اپنی بیٹی کا نکاح شرابی مرد سے کیا تو اس نے اسے زنا کے لیے رخصت کیا۔ مطلب یہ کہ شرابی آدمی نشے میں بکثرت طلاق کا ذکر کرتا ہے جس سے اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے۔"

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۱۶۹)

کافر و مشرک مرد یا عورت سے مسلمان مرد یا عورت کا نکاح کرنا حرام ہے۔

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ...

ولا تنکحوا المشرکین حتی یؤمنوا	اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقر، رکوع ۱۱، آیت ۲۲۱)

مسئلہ :۔ مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی بھی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ ۳۹)

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ...

ولا تنکحوا المشرکت حتی یؤمن	اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقر، رکوع ۱۱، آیت ۲۲۱)

مسئلہ :۔ مسلمان مرد کا مجوسی (آگ کی پوجا کرنے والی)، بت پرست، سورج پوجنے والی، ستاروں کو پوجنے والی، ان تمام میں سے کسی بھی عورت سے نکاح نہیں ہوگا۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۷)

آج کے اس دور میں اکثر ہمارے مسلم نوجوان کافرہ و مشرکہ عورتوں سے نکاح کرتے ہیں اور نکاح کے بعد انہیں مسلمان بناتے ہیں۔ یہ نہایت ہی غلط طریقہ ہے۔ شریعت

بھی حرام ہے۔ اوّل تو نکاح ہی نہیں ہوتا کیونکہ نکاح کے وقت تک لڑکی کفر پر قائم تھی بہذا سرے سے نکاح ہی نہ ہوا۔ پہلے اسے مسلمان کیا جائے پھر نکاح کیا جائے۔

یاد رکھیئے ! کافرہ مشرک عورت سے مسلمان کر کے نکاح کرنا جائز تو ہے لیکن یہ کوئی فرض یا واجب نہیں۔ بلکہ بعض روایتوں کے مطابق حضور اکرم ﷺ نے اسے پسند بھی نہیں فرمایا۔ اس کی بہت سی وجوہات علماء کرام نے بیان فرمائی ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں۔

(۱) جس نو مسلم عورت سے آپ نے شادی کی اگرچہ وہ مسلمان ہو گئی لیکن اس کے سارے میکے والے کافر ہیں اور اب چونکہ وہ آپ کے رشتے دار بن چکے ہیں۔ اس لئے آپ کی عورت اور خود آپ کو ان سے تعلقات رکھنے پڑتے ہیں اور پھر آگے چل کر مختلف برائیاں جنم لیتی ہے، اور نئے نئے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔

(۲) عورت کے نو مسلم ہونے کی وجہ سے اولادوں کی تربیت خالص اسلامی ڈھنگ سے نہیں ہو پاتی ہے۔

(۳) اگر مسلمان مرد کافر لڑکیوں سے نکاح کریں گے تو کنوری مسلم لڑکیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ مسلم لڑکوں کی قلت ہونے لگے گی اور مسلم لڑکیوں کو بڑی عمر تک کنوارہ رہنا پڑے گا اور زیادہ عمر تک کنواری زندگی نئی نئی برائیوں کے جنم کا سبب بنے گی۔

(۴) دینِ اسلام میں مشرکانہ رسوم کا رواج پڑے گا۔

اس طرح کی سیکڑوں باتیں ہیں جنہیں یہاں بیان کرنا ممکن نہیں۔ حاصل یہ کہ کافرہ و مشرکہ لڑکی یا عورت سے نکاح نہ کرے یہی بہتر ہے، اس سے دین و دنیا کا بڑا نقصان ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جہاں مشرک عورتوں کو مسلمان کر کے نکاح کی اجازت دی وہیں مومن لونڈی سے نکاح کو زیادہ بہتر بتایا بہ نسبت اسکے کہ مشرکہ و کافرہ عورت سے نکاح کیا جائے۔

اکثر مسلمان لڑکے غیر مسلم لڑکی سے محبت کرتے ہیں۔ مسلمان لڑکے سے پہلے محبت اور پھر شادی کرنے والی لڑکیاں اکثر ساتھ نہیں نبھاتی ہیں۔ اور ذرا سی ان بن ہو جانے پر "ہندو مسلم" تفریق کا جھگڑا کھڑا کرنے کی کوشش کرتی ہیں ـــــ لیکن ـــ جو عورت یا لڑکی پہلے اسلام سے متاثر ہوئی اسے پیار و محبت یا شادی کی کوئی لالچ نہیں تھی اور اسے دینِ اسلام پر قائم ہوئے ایک عرصہ گذر گیا۔ ایسی لڑکی یا عورت سے ضرور نکاح کر لینا چاہیے تاکہ اسلام قبول

کرنے پر کنوارگی کی سزا کا طعنہ اسے غیر مسلم نہ دیں۔

کیا وہابیوں سے نکاح کریں؟

وہابیوں سے نکاح کرنے کے متعلق امام عشق و محبت، عظیم البرکت، بااعزمنزلت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات میں ارشاد فرماتے ہیں ---

"سنی مرد یا عورت کا رافضی، وہابی، دیوبندی، نیچری، قادیانی، چکڑالوی، جتنے جملہ مرتدین ہیں ان کے مرد یا عورت سے نکاح نہیں ہوگا۔ اگر نکاح کیا تو نکاح نہ ہو کر زنا خالص ہوگا۔ اور اولاد ولد الزنا (زنا سے پیدا شدہ کہلائے گی) ۔ فتاوی عالمگیری میں ہے ---

لا یجوز نکاح المرتد مع مسلمة ولا کافرة اصلیة ولا مرتدة و کذالایجوز نکاح المرتدة مع احد۔

(الملفوظ ۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۰۵)

اکثر ہمارے کچھ کم عقل ناسمجھ سنی مسلمان جنہیں دین کی معلومات وایمان کی اہمیت معلوم نہیں ہوتی وہ وہابیوں سے آپس میں رشتے جوڑتے ہیں۔ کچھ بدنصیب سب کچھ جاننے کے باوجود بھی وہابیوں سے آپس میں رشتے قائم کرتے ہیں۔

کچھ سنی حضرات خیال کرتے ہیں کہ وہابی عقیدے کی لڑکی اپنے گھر بیاہ کرلے آؤ پھر وہ ہمارے ماحول میں رہ کر خود بخود سنی ہو جائے گی۔ اوّل تو یہ نکاح ہی نہیں ہوتا کیونکہ جس وقت نکاح ہوا اس وقت لڑکا سنی اور لڑکی وہابی عقیدے پر قائم تھی۔ لہٰذا سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا۔

سیکڑوں جگہ تو یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی سنی نے وہابی گھرانے میں یہ سوچ کر رشتہ کیا کہ ہم کسی طرح سمجھا بجھا کر اور اپنے ماحول میں رکھ کر انھیں وہابی سے سنی صحیح العقیدہ بنا دینگے ---لیکن ---- وہ سمجھا کر سنی بنا پاتے اس سے پہلے ہی ان وہابی رشتے داروں نے انھیں

ہی کچھ زیادہ سمجھادیا اور اپنا ہم خیال بنا کر معاذ اللہ ! سنی سے وہابی بنا ڈالا۔ ساری ہوشیاری دھری کی دھری رہ گئی اور دین و دنیا دونوں ہی برباد ہو گئے۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیئے کہ ایسے شخص کو سمجھایا جا سکتا ہے جو وہابیوں کے بارے میں حقیقت سے واقفیت نہیں رکھتا۔ لیکن ایسے شخص کو سمجھا پانا ممکن نہیں جو سب کچھ جانتا اور سمجھتا ہے۔ علماء دیوبند (وہابیوں) کی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انبیاء کرام، بزرگان دین کی شان اقدس میں گستاخیوں کو سمجھتا ہے ان کی کتابوں میں وہ سب گستاخانہ عبارتوں کو پڑھتا ہے لیکن ان سب کے باوجود یہی کہتا ہے کہ یہ (وہابی) تو بڑے اچھے لوگ ہیں انھیں برا نہیں کہنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں کو سمجھا پانا ہمارے بس میں نہیں۔

آیت : اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے متعلق ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور ان کی آنکھوں پر گھٹاٹوپ ہے اور ان کے لئے بڑا عذاب۔	ختم الله علی قلوبهم و علی سمعهم ط و علی ابصارهم غشاوة ولهم عذاب عظیم

(کنزالایمان۔ پارہ ۱، سورہ بقر، رکوع ۱، آیت ۷)

لہذا ضروری ہے کہ ایسے لوگوں سے کہ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہو ان سے رشتے قائم نہ کیے جائیں۔ ورنہ شادی، شادی نہ ہو کر محض زناکاری رہ جائے گی۔

الحمد اللہ ! آج دنیا میں سنی لڑکوں اور لڑکیوں کی کوئی کمی نہیں، اور انشاء اللہ قیامت تک اہلسنت بڑی تعداد میں شان و شوکت کے ساتھ قائم رہیں گے۔

حدیث : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ غیب داں نبی سید عالم نور مجسم ﷺ نے غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ۔۔۔

بیشک قوم بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں مٹ گئی اور میری امت تہتر فرقوں میں مٹ جائیگی سب کے سب جہنمی ہوں گے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ! وہ جنتی فرقہ کونسا ہوگا ؟ سرکار ﷺ	وانّ بنیٔ اسرآئیل تفرّقت علی ثنتین وسبعین ملّة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلّهم فی النّار الا ملّة واحدة. قالوا من ھی یارسول الله ؟ قال ما انا علیه واصحابی ۔

نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدے پر ہوگا۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۲۱۶، ابواب الایمان، حدیث نمبر ۵۳، صفحہ نمبر ۲۲۵)

الحمد اللہ ! بیشک وہ جنتی فرقہ اہلسنت والجماعت کے سوا کوئی نہیں۔

کیونکہ ہم سنی اللہ رب العزت و حضور اکرم ﷺ کے مراتب و عظمت کے اور صحابہ، کرام و بزرگان دین کی شان و عظمت کے دلوں سے ماننے والے ہیں اور الحمد اللہ ! ہم ان ہی کے عقیدوں پر قائم ہیں۔ ہم سنیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ تمام فرقے مثلاً۔۔۔۔ روافض، وہابی، تبلیغی، دیوبندی، مودودی، نیچری، چکڑالوی، قادیانی۔ وغیرہ سب کے سب گمراہ بددین، کافر و مرتد، دین اسلام سے پھرے ہوئے منافقین ہیں۔

آج زیادہ تر لوگ سنی، وہابی کے اس اختلاف کو چند مولویوں کا جھگڑا سمجھتے ہیں یا پھر فاتحہ، عرس، میلاد و نیاز کا جھگڑا سمجھتے ہیں۔ یقیناً یہ ان کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

خدا کی قسم ! ہم سنیوں کا وہابیوں سے صرف انھیں باتوں پر اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ہم اہلسنت کا وہابیوں سے صرف اور صرف اس بات پر بنیادی اختلاف ہے کہ ان وہابیوں کے علماء و پیشواؤں نے اپنی کتابوں اور تحریروں میں اللہ رب العزت و حضور اکرم ﷺ اور انبیاء کرام، صحابہ، کرام و بزرگان دین کی شان اقدس میں گستاخیاں لکھیں اور ان کی شان و عظمت کا مذاق اڑایا اور موجودہ وہابی ایسے ہی جاہل علما کو اپنا بزرگ و پیشوا مانتے ہیں اور انھیں کی تعلیمات و عقائد باطلہ کو دنیا بھر میں پھیلاتے پھرتے ہیں یا کم از کم انھیں مسلمان سمجھتے ہیں۔

آیت : ہمارا پروردگار عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔۔

یوم ندعوا کل اناس بامامھم ۔	جس دن ہم ہر جماعت کو ان کے امام (پیشوا) کے ساتھ بلائیں گے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۸، آیت ۷۱)

اب ہم آپ کے سامنے ان لوگوں کے عقائد انھیں کی کتابوں سے پیش کر رہے ہیں جسے پڑھ کر آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا ایسی باتیں کہنے والے یہ لوگ مسلمان کہلانے کا حق رکھتے ہیں؟ کیا یہ مسلمان کہلانے کے لائق ہیں یا نہیں؟ فیصلہ اب آپ کے ہاتھ میں ہے ۔۔۔۔

کیا یہ مسلمان ہیں ؟

ہندوستان میں وہابی جماعت کی بنیاد رکھنے والے عالم مولوی اسمٰعیل دہلوی اپنی کتاب بنام "تقویۃ الایمان" جو بقول وہابیوں کے ہندوستان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ پڑھی جانیوالی کتاب ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ۔۔۔

۱) جو کوئی (کسی بزرگ کی) نیاز کرے، کسی بزرگ کو اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والا سمجھے تو یہ شرک ہے اور وہ شخص اور ابوجہل شرک میں برابر ہیں۔

(تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۲۰، مطبوعہ :۔ دارالسلفیہ، ۱۰۶۸، حضرت بلڈنگ، حفیظ الدین روڈ بائیکلہ، ممبئی ۸۰۰۰۰)

۲) یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ (تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۳۰)

۳) دنیا میں سب گناہگاروں نے گناہ کئے ہیں۔ جیسے فرعون، ہامان، شیطان۔ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں سے ہوئے ہیں اگر کوئی آدمی تمام دنیا کے گناہگاروں کے برابر گناہ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اسکے گناہ ہیں اللہ تعالیٰ اس پر اتنی ہی بخشش کرے گا۔

(تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۳۷)

۴) اللہ کے مکر (مکاری) سے ڈرنا چاہئیے کہ بعض وقت بندہ شرک میں پڑا ہوتا اور بتوں سے مرادیں مانگتا ہے اور اللہ اس کے بہلانے کیلئے اس کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۷۶)

۵) تمام انبیا اللہ کے بے بس بندے ہیں۔ اور ہمارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انھیں بڑائی دی اس لیے وہ ہمارے بڑے بھائی ہیں۔ (تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۹۹)

۶) حضور اکرم ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے۔

(تقویۃ الایمان۔ صفحہ ۱۰۰)

اس کتاب تقویۃ الایمان کے متعلق وہابیوں کے شیخ العلماء و محدث مولوی رشید احمد گنگوہی اپنے ایک فتوے میں لکھتے ہیں کہ۔۔۔

"کتاب تقویۃ الایمان کو اپنے گھر میں رکھنا اور پڑھنا عین اسلام ہے"۔

(فتاوی رشیدیہ۔ صفحہ ۸۰۔ مطبوعہ :۔ مکتبہ تھانوی، شہر دیوبند، ضلع سہارنپور، یو۔پی)

یعنی جس کے گھر میں یہ کتاب ہے وہی مسلمان ہے اور جس کے گھر میں یہ کتاب نہیں وہ اسلام سے خارج ہے (معاذ اللہ)۔ کیونکہ عین اسلام کا یہی مطلب ہوتا ہے۔

انہی مولوی اسمٰعیل دہلوی صاحب کی ایک اور کتاب "صراط مستقیم" ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ۔۔۔

۱) نماز میں آنحضرت ﷺ کا خیال لانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

(صراط مستقیم۔ صفحہ نمبر ۱۱۸، مطبوعہ :۔ ادارہ الرشید، دیوبند، ضلع سہارنپو، یو۔پی)

وہابیوں کے ایک دوسرے عالم جنہیں وہابی حضرات حجۃ الاسلام کہتے نہیں تھکتے۔ جناب مولوی قاسم نانوتوی ہیں، جن کو مدرسہ دیوبند کا بانی بتایا جاتا ہے۔ اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں لکھتے ہیں کہ۔۔۔

۱) بالفرض حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آجائے تو بھی حضور کی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔

(تحذیر الناس۔ صفحہ نمبر ۱۴، مطبوعہ :۔ مکتبہ فیض، جامع مسجد، دیوبند، یو۔پی)

۲) امتی عمل میں انبیاء سے بظاہر مساوی ہو جاتے ہیں اور بسا اوقات بڑھ بھی جاتے ہیں

(تحذیر الناس۔ صفحہ نمبر ۵)

وہابیوں کے استاذ العلما مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب اپنی کتاب میں اپنا خبیث عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ۔۔۔

۱) جو صحابہ کرام کو کافر کہے وہ سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (یعنی صحابہ کو کافر کہنے والا شخص مسلمان ہی رہے گا)

(فتاوی رشیدیہ۔ صفحہ ۱۴۲، مطبوعہ :۔ مکتبہ تھانوی، دیوبند، یو۔پی)

۲) محرم میں امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا بیان کرنا، سبیل لگانا، شربت پلانا ایسے کاموں میں چندہ دینا یہ سب حرام ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ۔ صفحہ ۱۳۹)

اسی کتاب میں آگے ایک جگہ اس کے برعکس لکھا کہ۔۔۔

۳) ہندو جو سودی (بیاج) کے روپیہ سے پیاؤ لگاتے ہیں اسکا پانی مسلمان کو پینا جائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ۔ صفحہ ۵۷۶)

۴) کوا کھانا ثواب ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ۔ صفحہ ۵۹۷)

انھیں رشید احمد گنگوہی کے شاگرد اور دیوبندی جماعت کے ایک بڑے عالم مولوی خلیل احمد انبیٹھی صاحب نے اپنے اُستاد گنگوہی کی اجازت اور دیکھ ریکھ میں "براہین قاطعہ" نامی ایک کتاب لکھی۔ آیئے دیکھئے اس میں انھوں نے کیا گل کھلایا ہے۔۔۔ لکھتے ہیں۔۔۔

۱) حضور علیہ السلام سے زیادہ علم شیطان اور ملک الموت کو ہے۔ شیطان کو زیادہ علم ہونا قرآن سے ثابت ہے جبکہ حضور کا علم قرآن سے ثابت نہیں۔ جو شیطان سے زیادہ علم حضور کا ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

(براہین قاطعہ۔ صفحہ ۵۵، مطبوعہ:۔ کتب خانہ امدادیہ، دیوبند، یو۔پی)

۲) اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے۔

(براہین قاطعہ۔ صفحہ نمبر ۲۷۳)

۳) حضور علیہ السلام کا میلاد منانا کنہیا (ہندوؤں کے دیو کرشن) کے جنم دن منانے کی طرح ہے، بلکہ اس سے بھی بدتر ہے۔

(براہین قاطعہ۔ صفحہ نمبر ۱۵۲)

۴) مدرسہ دیوبند کی عظمت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے حضور علیہ السلام نے اردو زبان مدرسہ دیوبند میں آکر علماء دیوبند سے سیکھی ہے۔

(براہین قاطعہ۔ صفحہ نمبر ۳۰)

۵) حضور علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔ (براہین قاطعہ۔ صفحہ ۵۵)

وہابیوں، دیوبندیوں کے بزرگ و پیشوا مولوی محمود الحسن نے اپنی ایک کتاب میں لکھ مارا کہ ـــ

٥) جھوٹ، ظلم و ستم، تمام برائیاں (مثلاً زنا، چوری، غیبت، مکاری وغیرہ) کرنا اللہ کے لیے کوئی عیب نہیں اور نہ ہی ان کاموں کی وجہ سے اس کی ذات میں کوئی نقصان آسکتا ہے۔

(جہد المقل۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۷)

اب آیئے ! وہابی، تبلیغی جماعت کے حکیم الامت و مجدد مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی تعلیمات کو ملاحظہ فرمایے۔ مولوی اشرف علی تھانوی اپنی جماعت میں وہ مقام رکھتے ہیں کہ دیوبندیوں کے نزدیک ان کے پاؤں دھو کر پینے سے نجات مل جاتی ہے۔ چنانچہ مولوی تھانوی صاحب کے شاگرد اور دیوبندیوں کے بڑے مستند عالم مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ـــ

"واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے۔

(تذکرۃ الرشید۔ جلد اول، صفحہ نمبر ۱۱۳، مطبوعہ :۔ شیخ زکریا، مفتی اسریت، سہارنپور، یو۔پی)

بہر حال مولوی اشرف علی تھانوی اپنے ایک رسالے میں لکھتے ہیں ـــ

١) حضور ﷺ کو جو علم غیب ہے اس میں حضور ہی کا کیا کمال ایسا علم غیب تو ہر کسی کو جوں، پاگلوں بلکہ تمام جانوروں تک کو بھی حاصل ہے۔

(حفظ الایمان۔ صفحہ نمبر ۸، مطبوعہ :۔ دار الکتب دیوبند، یو۔پی)

٢) انہی تھانوی صاحب کے ایک رسالے میں ہے کہ انکے ایک مرید نے کلمہ پڑھا "لا الہ اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) اور اپنے پیر تھانوی سے خط کے ذریعے سوال پوچھا کہ میرا اسطرح کلمہ پڑھنا صحیح ہے یا نہیں ؟

ظاہر ہے ہر ایک صاحب ایمان یہی کہے گا کہ تھانوی جی کو ایسے مرید کو یہی لکھنا چاہیے کہ ایسا کلمہ پڑھنا کفر ہے، توبہ کرو اور صحیح کلمہ پڑھو۔ لیکن تھانوی صاحب نے اس کے جواب میں اپنے مرید کو جو کچھ لکھا اسے پڑھ کر ایک عام انسان بھی حیرت و استعجاب کے دریا میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ تھانوی صاحب کا جواب پڑھیے اور سر دھنیے، لکھتے ہیں ـــ

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو۔ وہ بعونہ تعالیٰ تبع سنت ہے"۔

(رسالہ الامداد۔ صفحہ ۳۵۔ مطبوعہ :۔ مطبع امداد المطابع، تھانہ بھون۔ یو۔پی)

یہ تھانوی صاحب کا جواب ہے کہ تمہارا اسطرح کلمہ پڑھنا جائز ہے تسلی رکھو اسکے لیے پریشان نہ ہو ایسا کلمہ پڑھنا کوئی حرج نہیں رکھتا۔ مرید بچارہ گھبرا رہا تھا، کچھ خوف کھا رہا تھا اسی لیے پیر تھانوی کو خط لکھا تھا، مگر پیر جی نے ایسا نسخہ تجویز کیا کہ پوری تسلی ہو گئی۔

تھانوی صاحب کی ایک فتاوے کی کتاب "بہشتی زیور" ہے جو انھوں نے خاص طور پر خواتین کیلئے لکھی ہے۔ قطع نظر کہ اس میں کیا کیا بکواس ہے۔ اسمیں سے صرف ایک مسئلہ ہم یہاں بیان کر رہے ہیں جو تھانوی جی کی علمی صلاحیت کی جیتی جاگتی تصویر ہے اور ان کے ذہن و فکر کی عکاسی کرتی ہے۔

۴) ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو پاک ہو جاوے گا۔ مگر چاٹنا منع ہے۔

(بہشتی زیور۔ دوسرا حصہ، نجاست پاک کرنے کا بیان۔ صفحہ نمبر ۱۸)

ان سے ملیئے یہ ہیں مولوی الیاس کاندھلوی، جو تبلیغی جماعت کے بانی و امیر تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ ـــ

۱) حق تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) کسی کام کو لینا نہیں چاہتے ہیں تو چاہے انبیا بھی کتنی کوشش کر لیں تب بھی ذرہ نہیں ہل سکتا۔ اور اگر لینا چاہے تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہو سکے۔

(مکاتیب الیاس۔ صفحہ نمبر ۱۰۷، مطبوعہ :۔ ادارہ اشاعت دینیات، جماعت، حضرت نظام الدین، نئی دھلی)

لیجئے صاحب ! اب مولوی ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کی بھی سنتے چلیئے یہ مولوی ابو علی مودودی وہ ہیں جنھوں نے نام جماعت اسلامی ایک نئے فرقے کو جنم دیا۔ آج اس فرقے کی کئی جائز و ناجائز اولادیں وجود میں آچکی ہیں جو ایس، آئی، ایم۔ اور ـــ ایس، آئی، او کے نام سے جانی جاتی ہیں۔ مودودی صاحب کا اپنی ان اولادوں کے نام کیا فرمان ہے وہ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں ـــ

تم کو خدا کا علم حاصل کرنے کی ضرورت ہے تم جاننا چاہتے ہو کہ خدا کی مرضی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا طریقہ کیا ہے ۔ تمہارے پاس خود ان چیزوں کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ خدا کے سچے پیغمبر کی تلاش کرو۔ اس تلاش میں تم کو نہایت ہی ہوشیاری اور سمجھ بوجھ سے کام لینا چاہئیے۔ کیونکہ اگر کسی غلط آدمی کو تم نے پیغمبر سمجھ لیا تو وہ تمہیں غلط راستہ پر لگا دے گا۔ مگر جب تمہیں خوب جانچ پڑتال کرنے کے بعد یہ یقین ہو جائے کہ فلاں شخص خدا کا سچا پیغمبر ہے تو اس پر تم کو پورا اعتماد کرنا چاہئیے اور اس کے ہر حکم کی اطاعت کرنی چاہئیے۔

(رسالہ دینیات۔ صفحہ ۷۴، مطبوعہ :۔ مرکزی مکتبہ اسلامی۔ نئی دہلی)

اس پورے مضمون میں مودودی صاحب نے جو عقیدہ دینے کی کوشش کی ہے اس پر تبصرہ کرنے کے لیے کافی صفحات درکار ہے۔ مختصر یہ کہ مودودی صاحب کے نزدیک اس دور میں بھی خدا کا سچا پیغمبر تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور یہ تلاش فرض ہے ۔

آیئے مودودی صاحب اور انکی جماعت کی نخوت فکر کا اندازہ لگانے کیلئے یہ نظریہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔۔۔۔

۲) جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کیلئے اجمیر (خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مزار پر) یا سالار مسعود (غازی رحمۃ اللہ علیہ) کی قبر یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل اور زنا بھی اس سے کمتر ہے۔

(تجدید و احیاء دین۔ صفحہ نمبر ۹۶، مطبوعہ :۔ مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی)

یہی مولوی ابو اعلیٰ مودودی اپنی ایک اور کتاب میں اپنی اعلیٰ درجہ کی بکواس لکھتے ہیں۔ ان کا یہ منفرد اسلوب بھی ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں۔

۳) سب جگہ اللہ کے رسول، اللہ کی کتابیں لے کر آئے ہیں اور بہت ممکن ہے کہ بدھ، کرشن، رام، کنفوشس، زردشت، مانی، سقراط، فیثا غورث وغیرہم انہی رسولوں میں سے ہوں۔

(تفہیمات۔ جلد اوّل، صفحہ نمبر ۱۲۳، مطبوعہ :۔ مرکزی مکتبہ اسلامی، نئی دہلی)

ہمارا اعلان (Our Challenge) :۔

ہم نے یہاں جس قدر بھی وہابی جماعت، دیوبندی جماعت، تبلیغی جماعت وجماعت اسلامی وغیرہ سے متعلق حوالے پیش کئے ہیں وہ انھیں کے علماء کی کتابوں سے نقل کئے ہیں۔ یاد رہے یہ سب کتابیں آج بھی چھپ رہی ہے اور ان کے مدرسوں و کتب خانوں پر آسانی سے مل جاتی ہے۔

ہمارا عام اعلان ہے کہ اگر کوئی صاحب ان باتوں کو یا حوالوں میں سے کسی ایک حوالے کو بھی غلط ثابت کردیں تو انھیں پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) روپے انعام دیئے جائیں گے۔

آیت :- ہمارا رب جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین ،	تم فرماؤ کہ اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲۰، سورہ نمل، رکوع ا، آیت ۶۴)

آیت :- اور ایک دوسرے جگہ ارشاد ربانی ہے ۔۔۔

فاذلم یاتوا بالشھدآء فاولئک عند اللہ ھم الکذبون ○	جب ثبوت نہ لائے تو اللہ کے نزدیک وہی جھوٹے ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور، رکوع ۸، آیت ۱۳)

وہابیوں کے ان عقائد کی بنا پر علماء حرمین طیبین (مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے جلیل القدر علماء دین) اور تمام علماء اہلسنت نے وہابیوں کو کافر، گمراہ، بددین، مرتد، اور منافق قرار دیا۔ علماء کرام ان لوگوں کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

من شک فی کفرھم و عذابھم فقد کفر۔

ترجمہ :۔ جو ان (وہابیوں) کے کفر میں اور ان کے عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

(حوالہ :۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین)

حدیث :- حضرت ابو ہریرہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ بن عمر، اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ان مرضوا فلا تعودوھم وان ماتوا فلا	اگر بد مذہب بددین منافق بیمار پڑے تو ان کو

...وهم وان لقيتموهم فلا تسلموا ...عليهم ولا تجالسوهم ولا تشاربو ...هم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم ولا ...صلوا عليهم ولا تصلوا معهم۔	پوچھنے نہ جاؤ۔ اور اگر وہ مرجائے تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ۔ ان کو سلام نہ کرو۔ انکے پاس نہ بیٹھو۔ ان کے ساتھ کھانا نہ کھاؤ نہ پیو نہ ہی ان کیساتھ شادی کرو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔

(مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ، مشکوٰۃ شریف، عقیلی، ابن حبان وغیرہ)

حدیث: نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

ایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔	گمراہوں سے دور بھاگو انھیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں بہکانہ دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈالدیں۔ (مسلم شریف)

حدیث: حضرت ابن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

من لم یعرف عترتی والانصار والعرب فهو لاحدی ثلث اما منافق واما الزانیة واما امرؤ حملته بغیر طهر۔	جو میری اور میری آل کی عزت نہ کرے اور میرے انصاری صحابہ کا اور عرب کے مسلمانوں کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں۔ یا تو وہ منافق ہے۔ یا حرام کی اولاد۔ یا حیضی بچہ (ناپاکی کی حالت میں جنا ہوا بچہ)

(بیہقی شریف۔ حوالہ:۔ ارواۃ الادب لفاضل النسب۔ صفحہ نمبر ۲۶۔ از اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام۔	جس نے کسی بددین کی توقیر (تعظیم) کی اس نے اسلام کے ڈھانے میں مدد کی۔

(ابن عساکر، ابونعیم، طبرانی، حوالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار۔ صفحہ نمبر ۳۱)

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند بددین گستاخ پیش کیے گئے تو آپ نے انھیں زندہ ہی جلادیا۔ جب یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انھوں نے فرمایا۔ "اگر میں ہوتا تو انھیں نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو جلانے سے منع فرمایا ہے بلکہ انھیں قتل کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جو اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کردو"۔ (بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۰۲۹، حدیث نمبر ۱۸۱۴، صفحہ نمبر ۶۵۸۔

ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۹۸۴، حدیث نمبر ۱۳۸۹، صفحہ نمبر ۷۲۹)

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

یآ یہا النبیّ جاھد الکفّار و المنٰفقین واغلظ علیہم ط	اے غیب کی خبر دینے والے (نبی) جہاد فرماؤ کافروں اور منافقوں پر اور ان پر سختی کرو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۰، سورہ توبہ، رکوع ۱۶، آیت ۷۳)

آیت : اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ ۔۔۔

ومن یتولّھم منکم فانّہٗ منھم ط انّ اللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین o	اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ انھیں میں سے ہے، بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۶، سورہ مائدہ، رکوع ۱۲، آیت ۵۱)

آیت : اور فرماتا ہے رب العزت ۔۔۔

واتّبع ھوٰہ فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلھث او تترکہ یلھث ط ذٰلک مثل القوم الّذین کذّبوا بآیٰتنا۔ ۔۔۔۔ الخ	اور (جو) اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے، یہ حال ہے ان کا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۹، سورہ الاعراف، رکوع ۲، آیت ۱۷۶)

حدیث : حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

اصحاب البدع کلاب اھل النار۔	بدمذہب جہنمیوں کے کتے ہیں۔

(دار قطنی، حوالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار۔ صفحہ نمبر ۳۴)

حدیث :۔ حدیث پاک میں ہے کہ ـــــ

ان اللہ لا یستحی من الحق. ایحب احدکم ان تکون کریمتہ فراش کلب فکرھتموہ لیس لنا مثل السوء التی صارت فراش مبتدع کالتی کانت فراشا لکلب۔

بیشک اللہ عزوجل حق بات فرمانے میں نہیں شرماتا۔ کیا تم میں کسی کو پسند آتا ہے کہ اس کی بیٹی یا بہن کسی کتے کے نیچے بچھے تم اسے برا جانو گے۔ ہمارے لیے بری مثل نہیں جو عورت کسی بد مذہب کی جورو بنی وہ ایسی ہی ہے جیسے کسی کتے کے تصرف میں آئی۔

(حوالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار۔ صفحہ نمبر ۳۴)

ذرا سوچئے :۔

اب بھی کیا کوئی غیرت مند انسان اپنی بیٹی ایسے کافروں، منافقوں کے یہاں دینا پسند کرے گا ؟

اب بھی کیا کوئی غلام رسول اپنے آقا ﷺ کے ان غداروں کی لڑکیاں اپنے گھر لانا گوارہ کرے گا ؟

اب بھی کیا کوئی عاشق نبی اپنے نبی کریم ﷺ کے ان گستاخوں سے رشتہ جوڑنا چاہے گا ؟

ہمارا یہ سوال ان لوگوں سے ہے جن میں غیرت کا ذرا سا بھی حصہ باقی ہو۔ جنھیں دولت سے زیادہ اللہ ورسول کی خوشنودی چاہئے۔ اور رہے وہ لوگ جو کسی دنیاوی لالچ یا حسن وجمال یا پھر مال ودولت سے متاثر ہو کر وہابیوں سے رشتے قائم کیے ہوئے ہیں یا رشتے داری کرنا چاہتے ہیں تو ان کے متعلق زیادہ کچھ کہنا فضول ہے۔ وہ اپنی اس ہوس ولالچ میں جتنی دور جانا چاہیں چلے جائیں اب اسلام کا کوئی قانون۔ شریعت کی کوئی دفع۔ کوئی زنجیر ان کے اس اٹھے ہوئے قدم کو نہیں روک سکتے۔ لیکن ہاں ! ہاں ! یہ ضرور یاد رہے یقیناً ایک دن اللہ اور اسکے رسول کو منہ دکھانا ہے۔

نکاح کہاں کریں

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت انس بن مالک، حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا .....

تخیروا لنطفکم و انکحوا الاکفآء و انکحوا الیہم فان النساء یلدن اشباہ اخوانہن و اخواتہن۔

اپنے نطفوں کے لئے (یعنی شادی کیلئے) اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو (یعنی برادری) میں بیاہ ہو اور کفو سے بیاہ کر لاؤ کہ عورتیں اپنے کنبے کے مشابہ بچے پیدا کرتی ہیں۔

(بیہقی، حاکم، ابن ماجہ۔ جلد ۱، حدیث نمبر ۲۰۳۸، صفحہ نمبر ۵۴۹۔ احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۷۶)

اس حدیث پاک سے دو باتیں معلوم ہوئی۔ ایک تو یہ کہ شادی کیلئے اچھی جگہ تلاش کی جائے۔ اور دوسرا یہ کہ اپنے کنبے (برادری) میں نکاح کرنا بہتر ہے۔ اپنی برادری میں نکاح کرنے کے بہت سے فائدے ہیں ..... جیسا .....

اولاد اپنی برادری کے لوگوں کے مشابہ پیدا ہوگی جسکی وجہ سے دوسرے لوگ دیکھتے ہی پہچان جائیں گے کہ یہ سید ہے۔ یہ پٹھان ہے۔ یہ شیخ ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ برادری کی غریب لڑکیوں کی جلد سے جلد شادی ہو جائے گی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ شادی میں اخراجات کم ہوں گے۔ چوتھا فائدہ یہ ہے کہ اپنی ہی برادری کی لڑکی ہو تو وہ برادری کے طور طریقے، گھر کے رہن سہن تہذیب و تمدن سے پہلے سے ہی واقف ہے لہذا گھر میں جھگڑے ذنا اتفاقی کا ماحول پیدا نہیں ہوگا۔ پانچواں فائدہ یہ ہے کہ برادری کی وہ لڑکیاں جو بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہیں ان کی بھی شادی ہو جائے گی۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ لوگ دوسروں کی برادری سے خوبصورت لڑکی تلاش کر کے بیاہ کر لے آتے ہیں جبکہ ان کے کنبے میں لڑکیاں کنواری رہ جاتی ہیں۔ اور جب بہت سی لڑکیوں کی طویل عرصے تک شادی نہیں ہو پاتی ہے تو بعض اوقات وہ کسی بد معاش آوارہ مرد کے ساتھ گھر سے بھاگ جاتی ہے یا پھر کسی اور طرح کی مختلف برائیوں میں پھنس جاتی ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر برادری میں ہی شادی کرنے کو بہتر بتایا گیا ہے۔

اپنی برادری میں کوئی نیک سیرت لڑکا یا لڑکی نہ ہو تو دوسری برادری میں بھی شادی کر سکتے ہیں۔

حدیث: حضرت امام محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں ۔۔۔

ما یستحب ان یتخیر لنطفه من غیر ایجاب۔	مستحب ہے کہ اپنی نسل کے لیے بہتر عورت چنے، لیکن یہ واجب نہیں۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۱، صفحہ نمبر ۵۶)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

تزوجوا فی الحجر الصالح فان العرق وساس۔	اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

(دارقطنی شریف۔ حوالہ: ارائۃ الادب لفاضل النسب۔ صفحہ نمبر ۲۶، از: اعلیحضرت علیہ الرحمہ)

حدیث: اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ۔

ایا کم و خضراء الدمن المراۃ الحسنا فی المزبت السوء۔	گھوڑے کی ہریالی سے بچو اور بری نسل میں خوبصورت عورت سے۔

(دارقطنی شریف۔ حوالہ: ارائۃ الادب لفاضل النسب۔ صفحہ نمبر ۲۶)

لڑکی کا خوبصورت ہونا ہی کافی نہیں بلکہ خوبی تو یہ ہے کہ لڑکی پردہ دار، نماز روزے کی پابند ہو، اس کا خاندان تہذیب و تمدن میں، رہن سہن میں درست ہو اور بالخصوص سنی صحیح العقیدہ ہو۔ اگر آپ نے ان سب باتوں کا خیال رکھتے ہوئے نکاح کیا تو آپ کی دنیا و آخرت کامیاب ہے اور آگے ایسی لڑکی کے ذریعے فرمانبردار، مذہبی و دنیاوی خوبیوں سے بھرپور ایک بہتر نسل جنم لیتی ہے۔ چنانچہ سرکار دوعالم ﷺ نے ہمیں انھیں باتوں کا حکم دیا ہے۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

"عورت اچھے نسب والی شریف النفس ہو۔ یعنی ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہو جس میں دیانت اور نیک بختی پائی جائے۔ کیونکہ ایسے خاندان کی عورت اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کرتی ہے"۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۷۶)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ و حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم حضور

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

تنکح المراۃ لاربع لمالھا ولحسبھا و جمالھا ولدینھا فاظفر بذات الدین۔

عورت سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کے سبب۔ اسکے خاندان کے سبب۔ اسکے حسن و جمال کے سبب۔ اور اس کے دیندار ہونے کے سبب۔ لیکن تو دیندار عورت کو حاصل کر۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳ باب نمبر ۴۵، حدیث نمبر ۸۱، صفحہ ۵۹۔ ـــ

ترمذی شریف۔ جلد ا باب نمبر ۷۴۰، حدیث نمبر ۱۰۷۸، صفحہ ۵۵۵)

اس حدیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ دیندار عورت سے نکاح کرنا افضل ہے۔ دیندار عورت شوہر کی مددگار ہوتی ہے اور تھوڑی روزی پر قناعت کرلیتی ہے۔ اسکے بر خلاف دین سے دور عورتیں ناشکر گذار، نافرمان، اور شوہر کی شکایت دوسروں کے سامنے بیان کرنے والی ہوتی ہیں اور گناہ و معصیت میں مبتلا کردیتی ہیں۔

اعلیحضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ" میں فرماتے ہیں۔

"دیندار لوگوں میں شادی کرے کہ بچے پر نانا، ماموں کی عادتوں اور حرکتوں کا بھی اثر پڑتا ہے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۴۶)

حدیث : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

لا تزوّجوا النسآء لحسنھن فعسیٰ حسنھنّ ان یردیھن ولا تزوجو ھنّ لاموالھنّ فعسیٰ اموالھن ـــ الخ۔

عورتوں سے ان کے حسن کے سبب شادی نہ کرو ہو سکتا ہے کہ ان کا حسن تمہیں تباہ کردے۔ نہ ان سے مال کے سبب شادی کرو ہو سکتا ہے کہ ان کا مال تمہیں گناہوں میں مبتلا کردے۔ بلکہ دین کی وجہ سے نکاح کیا کرو۔ کالی چپٹی بد صورت لونڈی اگر دین دار ہو تو بہتر ہے۔

(ابن ماجہ۔ جلد ا، باب نمبر ۵۹۳، حدیث نمبر ۱۹۲۶، صفحہ نمبر ۵۲۲۔ احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۷۰)

حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"اگر کوئی عورت خوبصورت تو ہے مگر پرہیزگار و پارسا نہیں تو بڑی بلا ہے،

یہ حرج عورت ناشکر گذار، زبان دراز ہوتی ہے اور مرد پر بے جا حکومت کرتی ہے، ایسی عورت کے ساتھ زندگی بد مزہ ہو کر رہ جاتی ہے۔ اور دین میں خلل پڑتا ہے"۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

یاد رکھیئے ! اگر آپ نے صرف ایسی لڑکی سے نکاح کیا جو مال و دولت (جہیز) تو خوب ساتھ لائی اور خوبصورت بھی بہت تھی لیکن دیندار نہیں اور نہ ہی تہذیب و اخلاق کے معاملے میں بہتر تو آپ اسکے ساتھ یقیناً ایک اچھی اور خوشحال زندگی نہیں گزار سکتے۔ ایسی لڑکی کی وجہ سے گھر میں ہمیشہ ذہنی تناؤ اور آئے دن گھر میں خانہ جنگی کا ماحول بنا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ آخر کار ماں باپ سے دور ہونا پڑ جاتا ہے۔ اسلئے جہاں آپ خوبصورتی، مال و دولت کو دیکھتے ہیں ان سب سے زیادہ اہم ہے کہ آپ سب سے پہلے لڑکی کا اخلاق، اُسکا خاندان اور خاص کر وہ دیندار ہے یا نہیں، یہ ضرور دیکھیے تب ہی آپ ایک کامیاب زندگی کے مالک بن سکتے ہیں۔

اگر ایک خوبصورت لڑکی میں یہ خوبیاں نہیں اور اس کے برعکس کسی بدصورت لڑکی میں دینداری ہو تو وہ بدصورت لڑکی اس خوبصورت لڑکی سے بہتر ہے۔ اکثر ہمارے مسلم بھائی دولت مند فیشن پرست لڑکی پر مرتے ہیں اور دولت کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں، جبکہ دولت سے زیادہ دینداری کو اہمیت دینی چاہیئے۔

حدیث :۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جو کوئی حسن و جمال یا مال و دولت کی خاطر کسی عورت سے نکاح کریگا تو وہ دونوں سے محروم رہے گا۔ اور جب دین کے لیے نکاح کرے گا تو دونوں مقصد پورے ہوں گے"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

حدیث :۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ۔۔۔

"عورت کی طلب دین کے لیے ہی کرنی چاہیئے جمال کے لیے نہیں"۔

اس کے معنی یہ ہے کہ صرف خوبصورتی کے لیے نکاح نہ کرے۔ نہ یہ کہ خوبصورتی ڈھونڈے ہی نہیں۔ اگر نکاح کرنے سے صرف اولاد حاصل کرنا اور سنت پر عمل کرنا ہی کسی شخص کا مقصد ہے خوبصورتی نہیں چاہتا تو یہ پرہیزگاری ہے۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

آیت : اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔۔

ان یکونوا فقرآء یغنہم اللہ من فضلہ ط

اگر وہ فقیر (غریب) ہو تو اللہ انھیں غنی کردے گا اپنے فضل کے سبب۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور، رکوع ۱۰، آیت ۳۲)

لہذا اگر کسی لڑکی میں دینداری زیادہ ہو چاہے وہ کتنی ہی غریب کیوں نہ ہو اس سے شادی کرنا بہتر ہے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اس سے شادی کرنے اور اس کی برکت سے آپ کو بھی دولت سے نوازدے۔ آپکو اس نیک اور غریب لڑکی سے خوشی اور وہ دلی سکون حاصل ہو سکتا ہے جو ایک دولت مند بد مزاج موڈرن (Modern) فیشن پرست لڑکی سے نہیں حاصل ہو سکتا۔ ہاں ! اگر کوئی لڑکی دولت مند ہونے کے ساتھ ساتھ ہی دیندار، نیک سیرت، خوش اخلاق، پردہ دار ہو اور ایسی لڑکی سے کوئی شادی کرے تو یہ یقیناً بڑی خوش نصیبی کی بات ہے بیشک اللہ تعالیٰ مال و دولت اور چہرہ کو نہیں دیکھتا بلکہ تقویٰ و پرہیزگاری کو دیکھتا ہے۔

شادی کے لیے اِستخارہ

Judging from omens or augury for Marriage

کسی نئے کام کو شروع کرنے سے پہلے استخارہ کرنا چاہیے۔ استخارہ اس عمل کو کہتے ہیں جس کے کرنے سے غیبی طور پر یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ فلاں کام کرنے میں فائدہ ہے یا نقصان۔ اور اگر وہ کام آپ کیلئے اچھا ہے تو استخارہ کی برکت سے غیب سے اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اگر وہ کام آپ کے لیے بہتر نہیں ہے تو قدرتی طور پر انسان اس کام سے باز رہتا ہے۔

استخارہ اور شگون میں بہت فرق ہے۔ شگون جادوگروں، ستاروں سے، تیروں سے، پرندوں سے، سفلی علم جاننے والوں سے، نجومیوں، کاہنوں، جوتشیوں وغیرہ اور اسطرح کی دوسری چیزوں کے ذریعے لیتے ہیں۔

جادوگروں، نجومیوں، جوتشیوں اور سفلی علم جاننے والوں کے پاس آگے پیش آنے والے حالات جاننے کے لئے جانا اور ان کی باتوں پر یقین کرنا کفر ہے۔

حدیث : حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

من اتی کاهنا فصد طایقول۔۔ فقد بری هماانزال علی محمد ﷺ۔	جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے۔۔ تو وہ کافر ہو ااس چیز سے جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۰۳، حدیث نمبر ۵۰۷، صفحہ نمبر ۱۸۲)

حدیث : اور فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ۔۔۔

من اتی کاهنا فساله عن شئی حجبت عنه التوابة اربعین لیلة فان صدقه بما قال کفر۔	جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن توبہ قبول نہ ہو اور اگر کاہن کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو گیا۔

(معجم کبیر، طبرانی شریف۔ حوالہ۔ فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۱۷۶)

"فتاویٰ تاتر خانیہ" میں ہے ۔۔۔

یکفر بقوله انا اعلم المسروقات اوانا اخبرنا خبار الجن ایای ۔	جو کہے میں چھپی ہوئی چیزوں کو جان لیتا ہوں یا جن کے بتانے سے بتادیتا ہوں تو وہ کافر ہے۔

(فتاویٰ تاتر خانیہ۔ حوالہ۔ فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۱۷۶)

اسی طرح شگون لینا شریعت اسلامی میں شرک بتایا گیا ہے۔ شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں فرمائے گا۔ شرک کرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

حدیث : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ۔

" شگون لینا شرک ہے۔ شگون لینا شرک ہے۔ اگرچہ اکثر لوگ شگون لیتے ہیں"۔ (مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۴۳۸۰، صفحہ نمبر ۳۷۶)

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ ۔۔۔

"شگون لینا شرک ہے"۔

"طبرانی" نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ۔

"شگون لینا شرک ہے، اور یہ الفاظ تین مرتبہ ادا کیے۔ پھر کہا سفر کو جانے والا کسی شگون کی وجہ سے لوٹ آئے تو اس نے رسول اللہ ﷺ پر نازل شدہ احکام الٰہی (یعنی قرآن کریم) کا انکار کیا"۔ (طبرانی شریف)

روایت ہے کہ۔۔۔"جو شخص کسی شگون کی رو سے اپنا کام نہ کر سکا تو یقیناً اس نے شرک کیا"۔ (ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ۔ صفحہ نمبر ۶۲)

شگون لینا اس لیے شرک ہے کہ اس میں کسی غیر اللہ کو مؤثر حقیقی مانا جاتا ہے۔ اگر کسی غیر اللہ کو مؤثر حقیقی نہ مانا جائے تو وہ شرک نہیں، حرام ہے۔

یاد رہے شگون اور فال میں بہت فرق ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا امام حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔ "فال اور شگون میں فرق ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ "چھوت اور شگون کوئی چیز نہیں البتہ فال پسندیدہ ہے۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ! فال کسے کہتے ہیں ؟ ارشاد فرمایا۔ وہ اچھی بات ہے"۔ (ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ۔ صفحہ نمبر ۵۷)

شگون اور فال کے متعلق مزید تفصیلات جاننے کے لیے حضرت محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف لطیف " ماثبت بالسنہ فی ایام السنہ" کی طرف رجوع لائے۔

استخارہ میں کسی نئے کام کے شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا اور اسکی رضا معلوم کرنا مقصود ہوتا ہے۔ یہ حضور سید عالم ﷺ کی سنت اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

حدیث: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ۔۔۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم و يعلمنا الا ستخاره فى الامور كما يعلمنا السورة من القرآن ۔

رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر کام میں استخارہ کرنے کی ایسی تلقین فرماتے تھے جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھاتے ۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۳۸، حدیث نمبر ۱۰۸۸، صفحہ نمبر ۴۵۵۔

ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۳۴۳، حدیث نمبر ۴۶۳، صفحہ نمبر ۲۹۴)

حدیث : سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ــــ

" اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا اولاد آدم (یعنی انسانوں) کی خوش بختی ہے اور استخارہ نہ کرنا بد بختی ہے "۔

استخارہ کسی بھی نئے کام کو شروع کرنے سے پہلے کرنا چاہیئے۔ جیسے نیا کاروبار شروع کرنا ہو، مکان بنانا یا خرید رہا ہو، کسی سفر پر جانا ہے، کوئی نئی چیز خریدنا ہے۔ وغیرہ وغیرہ ان سب میں نقصان ہوگا یا فائدہ یہ جاننے کے لیے استخارہ کا عمل کیا جانا چاہیئے۔

اب چونکہ شادی ایک ایسا کام ہے جس پر ساری زندگی کے سکون و آرام و مسرت کا دارومدار ہے۔ بیوی اگر نیک پرہیزگار، محبت کرنے والی خوش مزاج ہوگی تو زندگی خوشیوں سے بھری ہوگی اور آنے والی نسل بھی ایک بہتر نسل ثابت ہوگی۔ لیکن اگر بیوی بد مزاج، بدکار، بے وفا ہوئی تو ساری زندگی جھگڑوں سے بھری اور سکون سے خالی ہوگی، یہاں تک کہ پھر طلاق تک نوبت پہنچ جائے گی۔

لہٰذا ضروری ہے کہ شادی سے پہلے ہی معلوم کرلیا جائے کہ جس لڑکی یا عورت کو اپنی شریک زندگی بنانا چاہتا ہے وہ دین و دنیا کے اعتبار سے بہتر ثابت ہوگی یا نہیں۔

حدیث : حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ــــ

ان کان فی شیء ففی الفرس و المراۃ والمسکن۔

اگر نحوست کسی چیز میں ہے تو وہ گھر، عورت، اور گھوڑا ہے۔ (یعنی اگر دنیا میں کوئی چیز منحوس ہوتی تو یہ ہو سکتی تھی لیکن ہوتی نہیں ہے)

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۱، صفحہ نمبر ۲۱۱۔ مؤطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب الاستئذان، باب نمبر ۸، حدیث نمبر ۲۱، صفحہ نمبر ۸۰۷۔ بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۴۷، حدیث نمبر ۸۲، صفحہ نمبر ۶۱۔ ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۲۷، حدیث نمبر ۷۳۰، صفحہ نمبر ۲۹۵۔ ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۰۶، حدیث نمبر ۵۲۴، صفحہ نمبر ۱۸۶۔ نسائی شریف۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۳۸۔ ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۴۳، حدیث نمبر ۲۰۶۴، صفحہ نمبر ۵۵۵۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۵۳، صفحہ نمبر ۷۰۔ ماثبت بالسنۃ۔ صفحہ نمبر ۶۰)

حضرت سیدنا امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں ---

هذا حديث حسن صحيح ۔ | یعنی یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۹۵)

یہ حدیث پاک احادیث کی اور دیگر کتابوں میں جیسے، مسلم شریف، طبرانی، امام احمد، بزار، حاکم وغیرہ میں بھی نقل ہے۔ اس سے پہلے ایڈیشن میں ہم نے یہ حدیث بخاری شریف کے الفاظ میں نقل کی تھی اس بار مزید حوالجات بڑھا دیئے گئے ہیں۔ آپ اوپر پڑھ چکے کہ یہ ایک حدیث ہیں جو صحابی رسول حضرت ابن عمر و حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ سے روایت کیا اور اسے ائمہ صحاح ستہ کے علاوہ کئی محدثین نے نقل کیا ہے۔ البتہ اس حدیث میں لفظ "نحوست" سے کیا مراد ہے اسکی تشریحات آگے آرہی ہے ۔

اس حدیث کی شرح میں بعض ائمہ محدثین نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر نحوست ہوتی تو وہ گھر، عورت، اور گھوڑے میں ہو سکتی تھی لیکن نحوست کوئی چیز ہی نہیں۔ ائمہ محدثین کے اقوال کی تفصیل دیکھنے کے لیے حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف لطیف "ماثبت بالسنہ فی ایام لسنہ" کا مطالعہ کریں۔ یہاں اسکی تفصیل بیان کرپانا طوالت کا سبب ہے۔

اسی حدیث کی تشریح میں ہمارے پیارے امام، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مسند میں صحابی رسول حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ---

فشؤم الدار ان تكون ضيقة لها جير ان سؤء و شؤم الفرس ان تكون حموحا و شؤم المراة ان تكون عاقرا زاد الحسن بن سفيان رضى الله عنه سلّية الخلق عاقرا۔

گھر کی نحوست یہ ہے کہ وہ تنگ ہو اور پڑوسی برے ہو۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ سرکش ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ کہ بد اخلاق ہو۔ (امام اعظم فرماتے ہیں) حضرت امام حسن بن سفیان رضی اللہ عنہ نے (اپنی مسند میں) اس میں اضافہ کیا اور کہا کہ بد اخلاق اور بانجھ ہو۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۱، صفحہ نمبر ۲۱۲)

اس حدیث میں عورت کی نحوست سے مراد بانجھ ہونا جو آیا ہے وہ حضرت امام حسن بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی ذاتی رائے ہیں۔ اسے حضرت حسن بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مسند میں نقل کیا ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے روایت کیا۔

مسئلہ نحوست کے بارے میں روایات مختلف الفاظ سے وارد ہیں اور اس کی تشریحات میں بھی علماء اکرم کی آراء مختلف ہیں۔ لہٰذا اس سلسلے میں حضرت حسن بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی تاویل کرنا ہی مناسب ہے اور اس سے وہ چیز مراد نہیں لی جاسکتی جو بظاہر نظر آرہی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم)

اب رہا یہ کہ اکابر علماء کے نزدیک عورت کی نحوست سے کیا مراد ہے اسے جاننے کے لیے مندرجہ ذیل مزید تشریحات کو ملاحظہ فرمائیے۔

اسی حدیث کی شرح میں امام اہلسنّت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔۔

"گھر، گھوڑا اور عورت منحوس ہوتے ہیں یہ سب محض باطل و مردود خیالات ہندوؤں کے ہیں شریعت مطہرہ میں ان کی کوئی اصل نہیں۔ شرعاً گھر کی نحوست یہ ہے کہ تنگ ہو، ہمسائے (پڑوسی) برے ہوں۔ گھوڑے کی نحوست یہ ہے کہ شریر ہو بدلگام، بدرکاب ہو۔ اور عورت کی نحوست یہ ہے کہ بدرویہ (بداخلاق، زبان دراز) ہو۔ باقی یہ خیال کہ عورت کے پھیرے سے یہ ہوا فلاں کے پھیرے سے یہ، یہ سب باطل اور کافروں کے خیال ہیں"۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۲۵۴)

صدر الشریعہ حضرت علامہ محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "بہار شریعت" میں حدیث نقل فرماتے ہیں کہ۔۔۔۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔۔۔۔۔۔ "تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں سے نیک عورت اور اچھا مکان ہے، یعنی بڑا ہو اور اسکے پڑوسی اچھے ہوں اور اچھی سواری۔ اور بدبختی کی چیزیں بد عورت، برا مکان، بری سواری ہے"۔ (امام احمد، بزار، حاکم، حوالہ:۔ بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۹)

حدیث: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

میرے بعد کوئی فتنہ ایسا باقی نہیں رہا جو مردوں پر عورت کے فتنے سے زیادہ نقصان دہ ہو۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۷ ۳، حدیث نمبر ۸ ۰، صفحہ نمبر ۶۱۔ ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۴۰۰، حدیث نمبر ۶۸۲، صفحہ نمبر ۹ ۷ ۲۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۵۱، صفحہ نمبر ۷۰)

اب آپ نے جان لیا کہ کسی شخص کے لیے کوئی عورت نحوست کا سبب (یعنی بداخلاق اور زبان دراز) بھی ہو سکتی ہے اور فتنہ بھی۔ اور ظاہر ہے کہ جو عورت بداخلاق، زبان دراز اور فتنہ پرور ہو تو تکلیف و پریشانی کا سبب ہی ہو گی۔ لہذا یہ جاننے کیلئے کہ جس لڑکی سے آپ نکاح کرنا چاہتے ہیں وہ آپ کے حق میں بہتر ثابت ہو گی یا نہیں، بداخلاق و زبان دراز ہو گی یا خوش بیاں و خوش مزاج، عزت کا سبب ہو گی یا ذلت کا سبب، فتنہ ہو گی یا محبت کرنے والی، وفادار ہو گی یا بے وفا، یہ سب جاننے کیلئے استخارہ ضرور کرے۔

﴿ استخارہ کرنے کا طریقہ ﴾

(۱) جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو تو پیغام یا منگنی کے بارے میں کسی سے ذکر نہ کرے۔ اب رات کو خوب اچھی طرح وضو کر کے جتنی نفل نمازیں پڑھ سکتا ہے دو، دو رکعت کر کے پڑھیں۔ پھر نماز ختم کرنے کے بعد خوب خوب اللہ کی تسبیح بیان کرے (جو بھی تسبیح یاد ہو زیادہ سے زیادہ پڑھیں) جیسے۔ اَللّٰہُ اَکْبَر۔ سُبْحَانَ اللّٰہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ یَارَحْمٰن۔ یَارَحِیْم۔ یَاکَرِیْم وغیرہ۔ پھر اسکے بعد یہ دعا خضوع و خشوع کے ساتھ پڑھیں ــــ

اللّٰھم انک تقدر و لا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب فان رایت ان لی (لڑکی کا نام لے) خیر الّی فی دینی و دنیای و اٰخرتی فاقدر ھالی وان کان غیر ھا خیرا منھا لی دینی واٰخرتی فاقدر ھالی۔

ترجمہ : اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں قادر نہیں۔ اور تو سب کچھ جانتا ہے میں کچھ نہیں جانتا۔ بیشک تو غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اگر (لڑکی کا نام لے) میرے لیے میرے دین کے اعتبار سے و دنیاو آخرت کے اعتبار سے بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادے۔ اور (اگر وہ میرے لیے بہتر نہ ہو تو) اس کے علاوہ اور کوئی لڑکی یا عورت میرے حق میں میرے دین و آخرت کے اعتبار سے اس سے بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر فرمادے۔

(حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۰۔ از : حضرت امام محمد بن محمد الجزری شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس طرح استخارہ کرنے سے انشاء اللہ سات دنوں میں خواب یا پھر بیداری میں ہی اللہ کی جانب سے ایسا کچھ ظاہر ہوگا یا ایسا کچھ واقع ہوگا جس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ اس لڑکی یا عورت سے نکاح کرنے میں بہتری ہے یا نہیں۔

(۲) کچھ علماء کرام نے استخارہ کرنے کا عمل اسطرح بھی نقل کیا ہے ---

رات کو پہلے دو رکعت نماز اس طرح پڑھیں کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ (الحمد شریف) کے بعد قُل یَآ یُّھا الکٰفِرُون ــ اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل ھو اللہ احد ۔ پڑھے اور سلام پھیر کر دعا پڑھے۔ (وہی دعا جو ہم نے اوپر بیان کی ہے) دعا سے پہلے اور بعد میں ایک مرتبہ سورہ فاتحہ اور گیارہ، گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھے۔

بہتر ہے کہ یہ عمل سات مرتبہ دوہرائیں (یعنی سات روز لگاتار رات کو اسطرح عمل کرے۔ ایک ہی رات میں سات مرتبہ بھی کر سکتے ہیں) استخارہ کرنے کے بعد فوراً باطہارت قبلہ کی طرف رخ کر کے سو جائے۔

اگر خواب میں سفید یا ہرے رنگ کی کوئی شئے نظر آئے تو کامیابی ہے۔ یعنی اس لڑکی سے نکاح کرنا ٹھیک ہوگا۔ اور اگر لال یا کالی رنگ کی شئے نظر آئے تو سمجھے کہ کامیابی نہیں۔ یعنی اس لڑکی سے نکاح کرنے میں برائی ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

منگنی یا نکاح کا پیغام

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ـــ

ولا جناح علیکم فیما عرضتم بہ من خطبۃ النسآء ـ ع | اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں کہ جو پردہ رکھ کر (پردہ کے ساتھ) تم عورتوں کو نکاح کا پیام دو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقرہ رکوع ۱۳، آیت ۲۳۵)

جب کسی لڑکی یا عورت سے شادی کا ارادہ ہو تو اسے شادی کا پیغام دینے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ اس لڑکی یا عورت کو کسی اور شخص نے پہلے سے ہی پیغام تو نہیں دیا ہے یا اس لڑکی کی منگنی تو نہیں ہو گئی ہے۔ اگر کسی اور نے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا ہو یا اسکے رشتہ کی بات کسی کے متعلق چل رہی ہو تو اسے ہرگز پیغام نہ دے کہ اسے شریعت اسلامی میں سخت ناپسند کیا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے ـــ

حدیث : حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ولا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ حتی یترک الخاطب قبلہ او یاذن لہ الخاطب۔ | کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کے پیغام پر اسی لڑکی کو نکاح کا پیغام نہ دے۔ یہاں تک کہ پہلا خود ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے

(بخاری شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۱۲۹، صفحہ نمبر ۸۷۔ موطا امام مالک۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۱۵)

منگنی دراصل نکاح کا وعدہ ہے اگر یہ نہ بھی ہو تو جب بھی کوئی حرج نہیں لہذا بہتر تو یہ ہے کہ منگنی کی رسم بالکل ختم کر دی جائے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آج کل اسے ایک ضروری رسم بنا لیا گیا ہے اور اسے شادی کی طرح نبھاتے ہیں، شادی کی طرح اس

میں خرچ کرتے ہیں۔ اس رسم میں روپیوں کی بربادی کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اس رواج کو چھوڑنا ہی بہتر ہے۔ مروجہ منگنی کی رسم میں مسلمانوں میں انتہائی مبالغہ پایا جارہا ہے۔ غالباً ہم نے یہ رسم ہندوؤں سے سیکھی ہیں۔ کیونکہ اس انداز سے رسم کی ادائیگی سوائے ہندوستان و پاکستان کے اور کہیں نہیں پائی جاتی بلکہ عربی فارسی زبانوں میں اس کا کوئی نام بھی نہیں۔ اس کے جتنے بھی نام ملتے ہیں سب ہندی زبان کے ہیں۔ چنانچہ۔ منگنی، سگائی، کڑمائی، ساکھ وغیرہ یہ اس کے نام ہیں اور ان میں سے کوئی بھی عربی و فارسی کا نہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اگر منگنی کا کرنا ضروری ہی ہو تو اسے نہایت ہی سادگی سے کرلیں۔ اس طرح ہو کہ لڑکے کے چند قرابت دار لڑکی کے یہاں جمع ہو جائیں اور ان کی خاطر و تواضع لڑکی والے پان چائے یا شربت سے کردیں۔ لڑکے والے اپنے ساتھ دولہن کے لیے ایک دوپٹہ اور کچھ مختصر زیور لائیں۔ اور لڑکی والے لڑکے کو ایک سوتی رومال اور ایک چاندی کی انگوٹھی ایک نگ والی پیش کردیں۔ بس یہ ہوگئی منگنی۔ اور اگر دوسرے شہر سے لڑکے والے آئے ہیں تو ان کے ساتھ دس بارہ لوگوں سے زیادہ کا مجمع نہ ہو اور دولہن والے مہمانی کے لحاظ سے ان کو کھانا کھلادیں مگر اس کھانے میں دوسرے محلہ والوں کی عام دعوت کی کوئی ضرورت نہیں۔

نکاح سے پہلے لڑکی دیکھنا

کسی لڑکی یا عورت کو کسی غیر مرد کو اس وقت دکھانے میں کوئی حرج نہیں جب وہ اس سے شادی کا ارادہ رکھتا ہو یا اس نے اسے شادی کا پیغام بھیجا ہو۔ لیکن لڑکے کے دوسرے مرد رشتے داروں یا دوستوں کو نہیں دکھانا چاہئے کہ وہ سب غیر محرم ہیں۔ (جن سے لڑکی کا پردہ کرنا ضروری ہے) لہٰذا صرف لڑکا اور اس کے گھر کی عورتیں ہی لڑکی کو دیکھیں۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا مستحب ہے لیکن اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ لڑکے کو لڑکی اس طرح دکھائے کہ لڑکی کو اس بات کی بھنک بھی نہ لگے کہ لڑکا اسے دیکھ رہا ہے (یعنی کھلم کھلا سامنے نہ آئیں) اگر اس احتیاط سے دکھایا جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں

بلکہ بہتر ہے کہ بعد میں کسی قسم کی غلط فہمی نہیں ہوتی۔

حدیث : حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ۔۔۔

"میں نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا۔ میں اسے دیکھنے کے لیے اس کے باغ میں چھپ کر جایا کرتا تھا یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا۔ کسی نے کہا۔ آپ ایسی حرکت کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ حضور ﷺ کے صحابی ہیں؟ تو میں نے اسے جواب دیا کہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کی خواہش ڈالے اور وہ اسے پیغام دے تو اسکی جانب دیکھنے میں کوئی حرج نہیں"۔

(ابن ماجہ شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۵۹۷، حدیث نمبر ۱۹۲۱، صفحہ نمبر ۵۲۲)

حدیث : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اذا خطب احدکم المراۃ فان استطاع ان ینظر الی ما یدعوہ الی نکاحھا فلیفعل۔	جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو اگر اس عورت کو دیکھنا ممکن ہو تو دیکھ لے۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۹۱، حدیث نمبر ۳۱۴، صفحہ نمبر ۱۲۲)

حضرت سیدنا امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مشہور کتاب صحیح بخاری "کتاب النکاح" میں نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے متعلق ایک خاص باب قائم کیا ہے جسکا نام "النظر الی المراۃ قبل التزویج" یعنی نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا ہے۔ اس باب میں امام بخاری نے کئی حدیثیں لائی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا جائز ہے۔ چنانچہ اس باب کی ایک طویل حدیث میں ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ۔۔۔

حدیث : حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک مرتبہ ایک صحابیہ خاتون حاضر ہوئیں اور آپ سے نکاح کی درخواست کی۔ لیکن حضور نے اپنا سر مبارک جھکالیا اور انھیں کچھ جواب نہ دیا۔ ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ! اگر آپ کو اس عورت کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح میرے ساتھ فرمادیجئے۔ سرکار ﷺ نے ان سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ ان کے پاس مفلسی کی وجہ سے کچھ روپے پیسے، کپڑا وغیرہ نہیں یہاں تک کہ مہر ادا کرنے کے لیے ایک انگوٹھی تک بھی نہیں ہے البتہ قرآن کی کچھ سورتیں یاد ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ

نے ان کے قرآن کریم جاننے کے سبب اس صحابیہ خاتون کا نکاح ان صحابی سے فرمادیا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۶۵، حدیث نمبر ۱۱۳، صفحہ نمبر ۷۱)

علماء کرام فرماتے ہیں کہ یہ خصوصیات انہیں صحابی کے لیے مخصوص تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ایسا کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے، کیونکہ اللہ کے رسول کا حکم خود شریعت ہے۔ آج اس طرح سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۰۸، صفحہ نمبر ۱۴۳)

حدیث: اسی طرح کی دوسری حدیث میں ہے کہ۔۔۔

"رسول اکرم ﷺ کو خواب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نکاح سے پہلے دکھایا گیا"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۶۵، حدیث نمبر ۱۱۲، صفحہ نمبر ۷۱)

ان حدیثوں سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ عورت کو نکاح سے پہلے دیکھنا جائز ہے۔

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ۔۔۔

"نکاح سے پہلے عورت کو دیکھ لینا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک سنت ہے"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

یہی امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"عورت کا جمال محبت والفت کا ذریعہ ہے اس لیے نکاح کرنے سے پہلے لڑکی کو دیکھ لینا سنت ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ عورت کو بے دیکھے جو نکاح ہوتا ہے اس کا انجام پریشانی اور غم ہے"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"مناسب ہے کہ نکاح سے پہلے عورت کا چہرہ اور ظاہری بدن یعنی ہاتھ منہ وغیرہ دیکھ لے، تاکہ بعد میں نفرت یا طلاق کی نوبت نہ آئے۔ کیونکہ طلاق اور نفرت اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے"۔ (غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۲)

لڑکی کی رضامندی

آپ نے اکثر دیکھا اور سنا ہو گا کچھ غیر مسلم، مسلمانوں کو طعنہ دیتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔ حالانکہ ان کم عقلوں کو یہ نہیں سوجھتا کہ ان کے دھرم نے عورتوں کے کتنے ہی حقوق کا کس بے دردی سے گلا گھونٹا ہے۔

یہ کم فہم عورتوں کو سڑکوں، بازاروں، اور اپنی جھوٹی عبادت گاہوں میں ادھ ننگی حالت میں کھلے عام گھومتے پھرنے میں ہی ان کی آزادی اور انکا جائز حق سمجھتے ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ ان کے خود ساختہ دھرم میں مرد و عورتیں ہی نہیں بلکہ ان کے دیوی دیوتا بھی عاشق مزاج نظر آتے ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

عورتیں پہنچیں بال بکھرائے مندر میں پوجا کیلئے
دیوتا مندر سے باہر نکلے اور خود پجاری ہو گئے۔

ہم صاف طور پر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ بیشک مذہب اسلام ایسی بیہودہ حرکتوں کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ وہ عورتوں کو بازاروں اور سڑکوں پر کھلے عام اپنے حسن کا مظاہرہ پیش کرنے سے سختی سے منع کرتا ہے۔ لیکن یاد رہے وہ عورتوں کو ان کے جائز حقوق دینے میں کوئی کمی بھی نہیں کرتا اور نہ ہی عورتوں کے ساتھ برا سلوک کرنے، ان کے ساتھ زبردستی کرنے یا کسی قسم کی ناانصافی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ ہر معاملے میں عورتوں سے برابری اور انسانی حسن سلوک کرنے کا مردوں کو حکم دیتا ہے۔

چنانچہ شریعت اسلامی میں جہاں کئی معاملوں میں عورتوں کی مرضی ضروری سمجھی جاتی ہے وہیں شادی کے لیے اسکی رضامندی بھی ضروری ہے۔

حدیث: حضرت ابوہریرہ و حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکح لکبر حتی تستیا مرور ضاھا نسکوتھا ولا تنکح الثیب حتی

کنواری کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اسکی رضامندی نہ حاصل کر لی جائے۔ اور اسکا

تستاذن۔ | چپ رہنا اس کی رضا مندی ہے۔ نعجودہ

ی نکاح کیا جائے بیوہ کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۳، صفحہ نمبر ۲۱۳۔ ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۲۴، صفحہ نمبر ۱۲۶

ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۵۳، حدیث نمبر ۱۰۹۹، صفحہ نمبر ۵۲۶)

حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ـــــ

ان امراة توفی عنها زوجها ثمّ جآء عمّ ولدها فخطبها فابی الاب ان یزوّجها و زوّجها من الاخر فاتت المراة النبی ﷺ فذکرت ذلك له فبعث الیٰ ابیها فحضر فقال ماتقول هذا قال صدقت ولکنّی زوّجتهامن هو خیر منه، ففرّق بینهما و زوّجها عمّ ولدها۔

ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا۔ اسکے دیور نے اسے نکاح کا پیغام بھیجا مگر (عورت کا) باپ دیور سے نکاح کرنے پر راضی نہ ہوا اس نے کسی دوسرے مرد سے اس عورت کا نکاح کر دیا۔ وہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے پورا قصہ بیان کیا۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کے باپ کو بلوایا اور اس سے آپ نے فرمایا ـــ "یہ عورت کیا کہتی ہے"؟ اس نے جواب دیا۔ "سچ کہتی ہے، مگر میں نے اس کا نکاح ایسے مرد سے کیا ہے جو اس کے دیور سے بہتر ہے"۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے اس مرد اور عورت میں جدائی کروا دی اور عورت کا نکاح اس کے دیور سے کر دیا جس سے وہ نکاح کرنا چاہتی تھی۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۴، صفحہ نمبر ۲۱۵)

حدیث :۔ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حدیث کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

"ابن قطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ عورت حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا تھی جس کی حدیث امام مالک و امام بخاری بھی لائے ہیں کہ ان کا نکاح حضور اقدس ﷺ نے رد فرما دیا تھا"۔

حدیث :۔ حضرت امام بخاری نے اپنی صحیح میں یہ حدیث حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہ سے ان الفاظوں کیساتھ نقل کی ہے ـــــ

ان اباها زوجها وهی ثیب فکرهت ذالك فاتت رسول الله ﷺ فرد نکاحه۔

ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جب کہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئیں آپ نے فرمایا کہ: "وہ نکاح نہیں ہوا"۔

(موطا امام مالک۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۲۳۔ بخاری شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۱۲۵، صفحہ نمبر ۷۶)

ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ شادی سے پہلے کنواری لڑکی اور بیوہ سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اور ہمارے آقا و مولیٰ سرکار ﷺ کی بہت ہی پیاری سنت بھی ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے ۔۔۔

حدیث :: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

کان النبی ﷺ اذا زوج احدی بناته اتے حذرها فیقول ان فلانا یذکر فلانة ثم یزوجها۔

نبی کریم ﷺ اپنی کسی صاحبزادی کو کسی کے نکاح میں دینا چاہتے تو ان کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے۔ "فلاں شخص (یہاں ان کا نام لیتے) تمہارا ذکر کرتا ہے"۔ اور پھر (صاحبزادی کی رضامندی معلوم ہو جانے پر) نکاح پڑھا دیا کرتے تھے۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۳، صفحہ نمبر ۲۱۴)

آج دیکھا یہ جا رہا ہیں کہ ماں باپ لڑکی کی مرضی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے اور اپنی مرضی کے مطابق جہاں چاہتے ہیں شادی کر دیتے ہیں۔ اب شادی کے بعد اگر لڑکی کو لڑکا پسند آگیا تو ٹھیک، اور اگر پسند نہ آیا تو پھر جھگڑوں اور نا اتفاقی کا ایک سیلاب امنڈ پڑتا ہے اور بعض اوقات نوبت طلاق تک آ پہنچتی ہے۔

اپنی لخت جگر کے لیے اچھے لڑکے کی تلاش کرنا اور پھر اسے بیاہ دینا یقیناً یہ ماں باپ کی ہی ذمہ داری ہے لیکن جہاں اتنی بھاگ دوڑ کرتے ہیں وہیں اگر لڑکی کی مرضی بھی معلوم کر لی جائے تو اس میں بھلا کیا حرج ہے۔ لڑکی سے اسکی مرضی معلوم بھی کرنی چاہیے کیونکہ اسے ہی ساری زندگی گزارنا ہے۔

موجودہ دور میں لڑکی کی اجازت کو نکاح کے وقت کی ایک رسم بنا دیا گیا ہے

لڑکی کو دولہن بنا دیا گیا، سارے مہمان آگئے۔ اب چار و ناچار اسے ہاں کہنا ہی پڑے گا۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ نکاح سے بہت پہلے خود اشاروں میں یا کسی رشتے دار عورت کے ذریعہ بالکل صاف صاف طور پر اجازت لے لیں۔ اگر لڑکی سے مکمل کر کہنے میں جھجک یا شرم محسوس ہو رہی ہو تو دبے لفظوں میں اظہار کرے یہ سنت بھی ہے۔

حدیث :۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ۔۔۔

سرکار مدینہ ﷺ نے جب اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کرنے کا ارادہ فرمایا تو آپ حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ ان علیا یذکرک۔ علی تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ (یعنی تمہیں نکاح کا پیغام بھیجا ہے)

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۲، صفحہ نمبر ۲۱۳)

یہ اجازت حاصل کرنے کا نہایت ہی بہتر طریقہ ہے جو پیغام کے وقت ضروری ہے۔ ویسے بھی صاف کھلے الفاظ میں پوچھنا حجاب دحیا کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ ایسے بہت سے الفاظ ہیں جو اجازت لیتے وقت دبے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں۔۔۔ جیسے۔۔۔ فلاں لڑکا تمہارا ذکر کرتا ہے۔ فلاں تم پر بہت مہربان ہے۔ فلاں لڑکا تمہارے لیے بہتر ہے۔ فلاں کو تمہاری ضرورت ہے۔ فلاں کا پیغام تمہارے لیے ہے۔ وغیرہ (جہاں جہاں لفظ فلاں لکھا ہے وہاں لڑکے کا نام لیں) نکاح کے لیے لڑکی کی اجازت ضروری ہے اس کا صاف مفاد یہ ہے کہ لڑکی کی جس سے شادی ہو رہی ہے اس کو وہ پہلے سے جانتی بھی ہو اور اسے دیکھا بھی ہو ورنہ غیر معلوم شخص کے بارے میں اجازت لینا فضول و بے کار ہے۔

مسئلہ :۔ لڑکی یا عورت سے اجازت لیتے وقت ضروری ہے کہ جس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیں کہ عورت جان سکے۔ اگر یوں کہا ایک مرد یا لڑکے سے شادی کر دوں گا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کر دوں گا تو یہ جائز نہیں۔ اور یہ اجازت صحیح بھی نہیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴)

حدیث :۔ قال محمد بن اسمعیل (المعروف بہ امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا۔

عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت یا رسول اللہ ﷺ ان البکر تستحی؟ قال رضاها صمتها۔

یا رسول اللہ ﷺ! کنواری لڑکی تو نکاح کی اجازت دینے میں شرماتی ہے؟ ارشاد فرمایا "اس کا خاموش ہو جانا ہی اجازت ہے"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۷، حدیث نمبر ۱۲۳، صفحہ نمبر ۷۹)

یعنی کسی لڑکے کے بارے میں کنواری سے اجازت لی جائے اور وہ خاموش رہے تو اس کو اسکی رضا سمجھا جائے گا۔ کیونکہ شرم کی وجہ سے کنواری لڑکی کھلم کھلا "ہاں" نہیں کہے گی۔ اور اگر کوئی عورت مطلقہ (طلاق شدہ) یا بیوہ ہے تو اس کا خاموش رہنا کافی نہیں۔ بلکہ اس کی زبانی اجازت ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ اگر عورت کنواری ہے تو صاف صاف رضامندی کے الفاظ کہے یا کوئی ایسی حرکت کرے جس سے راضی ہونا صاف معلوم ہو جائے۔ مثلاً مسکرا دے، یا ہنس دے، یا پھر اشارے سے ظاہر کرے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴)

اور اگر انکار ہو تو اس طرح سے صاف صاف کہے ۔۔ مجھے اسکی کوئی ضرورت نہیں۔ یا پھر کہے۔ وہ میرے لیے بہتر نہیں۔ وغیرہ وغیرہ جس طرح بھی مناسب طور پر ظاہر کر سکتی ہو اس طرح سے ظاہر کر دے۔ ماں باپ پر بھی ضروری ہے زیادہ دباؤ نہ ڈالیں یا زبردستی نہ کریں۔ بے جا دباؤ ڈالنا یا زبردستی کرنا جائز نہیں۔

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

الیتمۃ تستامر فی نفسها فان صمتت فهو اذنها وان ابت فلا جواز علیها۔

بالغ کنواری لڑکی سے اسکے نکاح کی اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش ہو جائے تو یہ اسکی طرف سے اجازت ہے۔ اور اگر انکار کرے تو اس پر کوئی زبردستی نہیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۵۲، حدیث نمبر ۱۰۱۱، صفحہ نمبر ۵۶۷)

مسئلہ :۔ بالغہ وعاقلہ عورت کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اسکا باپ نہ اسلامی حکومت کا بادشاہ۔ عورت کنواری ہو یا بیوہ۔ اسی طرح بالغ وعاقل مرد کا نکاح بغیر اس کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴)

مسئلہ :۔ کنواری لڑکی کا نکاح یا لڑکے کا نکاح ان کی اجازت کے بغیر کر دیا گیا اور انھیں نکاح کی خبر دی گئی تو اگر عورت چپ رہی یا ہنسی یا بغیر آواز کے روئی تو نکاح منظور ہے سمجھا جائے گا۔ اسی طرح مرد نے انکار نہ کیا تو نکاح منظور ہے سمجھا جائے گا۔ لیکن مرد یا عورت میں سے کسی ایک نے بھی انکار کر دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۱۰۴۔ قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴)

یہ تمام شرعی مسائل ہیں جن کا جاننا اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے جس میں ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی اولاد کی خوشی کا خیال رکھیں۔ اور اولاد کا بھی فرض ہے کہ وہ ماں باپ اور گھر کے دیگر بزرگوں کا کہا مانیں اور وہ جہاں شادی کرانا چاہیں ان کی رضا مندی میں ہی اپنی رضا سمجھیں کہ ماں باپ کبھی بھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہتے۔

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

لا تزوّج المرأة المرأة ولا تزوّج المرأة نفسها فانّ الزّانية هی الّتی تزوج نفسها۔	کوئی عورت دوسری عورت کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ کوئی عورت اپنا نکاح خود کرے۔ کیونکہ زانیہ (زنا کرنے والی) وہی ہے جو اپنا نکاح خود کرتی ہے۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۰۳، حدیث نمبر ۱۹۵۰، صفحہ نمبر ۵۲۸۔
مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۰۰۲، صفحہ نمبر ۷۸)

مسئلہ :۔ بالغ لڑکی نے ولی (ماں باپ وغیرہ) کی اجازت کے بغیر خود اپنا نکاح چھپ کر یا اعلانیہ کیا تو اسکے جائز ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ شوہر اس کا کفو ہو۔ یعنی مذہب، خاندان یا پیشے یا مال یا چال چلن میں عورت سے ایسا کم نہ ہو کہ اس کے ساتھ اسکا نکاح ہونا لڑکی کے ماں باپ و خاندان والوں اور دیگر رشتے داروں کے لیے بے عزتی شرمندگی و بدنامی کا سبب ہو۔ اگر ایسا ہے تو وہ نکاح نہ ہوگا۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۱۴۲)

مسئلہ :۔ شادی کی تاریخ متعین کرتے وقت دولہن کے ایام حیض سے بچنے کے لیے اس

کی رضا لے لی جائے۔ یہ اُن علاقوں میں نہایت ضروری ہے جہاں نکاح کے بعد اُسی دن یا ایک دن بعد رخصتی ہوتی ہے۔

مہر کا بیان

آپ کا اور ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ مسلمانوں میں آج بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو شادی تو کر لیتے ہیں، مہر بھی باندھتے ہیں لیکن انہیں اِس بات کی معلومات نہیں ہوتی کہ مہر کتنے قسم کا ہوتا ہے۔ اور اُن کا نکاح کس قسم کے مہر پر طے ہوا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو یہ جان لینا ضروری ہے ۔۔۔ مہر کی تین قسمیں ہیں۔

مہر معجل :۔ مہر معجل یہ ہے کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہو۔ (چاہے دیا بھی جائے)

مہر موجل :۔ مہر موجل یہ ہے کہ مہر کی رقم دینے کے لیے کوئی وقت مقرر کر دیا جائے۔

مہر مطلق :۔ مہر مطلق یہ ہے کہ جس میں کچھ طے نہ کیا جائے۔

(فتاوی مصطفویہ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۲۶۔ بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۷ ۳)

اِن تمام مہر کی قسموں میں مہر معجل رکھنا زیادہ افضل ہے۔ (یعنی رخصتی سے پہلے ہی مہر ادا کر دیا جائے)

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۶۰)

مسئلہ :۔ مہر معجل وصول کرنے کے لیے اگر عورت چاہے تو اپنے آپ کو شوہر سے روک سکتی ہے۔ یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی (مباشرت) سے باز رکھے۔ اور مرد کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے یا اُسکے ساتھ کسی طرح کی زبردستی کرے۔ یہ حق عورت کو صرف اس وقت تک حاصل ہے جب تک مہر وصول نہ کر لے۔ اِس درمیان اگر عورت چاہے تو اپنی مرضی سے وطی کر سکتی ہے۔ اِس دوران بھی مرد اپنی بیوی کا نان نفقہ بند نہیں کر سکتا۔ جب مرد عورت کو اسکا مہر دے دیں تو عورت کو اپنے شوہر کو وطی کرنے سے روکنا جائز نہیں۔

(فتاوی مصطفویہ۔ جلد ۳۔ صفحہ نمبر ۲۶۔ قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۶۰)

مسئلہ :۔ اسی طرح اگر مہر موجل تھا (یعنی مہر ادا کرنے کی ایک خاص مدت مقرر تھی) اور وہ مدت ختم ہو گئی تو عورت شوہر کو وطی کرنے سے روک سکتی ہے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۶۰)

مسئلہ :۔ عورت کو مہر معاف کرنے کیلیے مجبور کرنا جائز نہیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲۔ صفحہ نمبر ۶۰)

اِس زمانے میں زیادہ تر لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ مہر دینا کوئی ضروری نہیں بلکہ یہ صرف ایک رسم ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہیں کہ مہر طلاق کے بعد ہی دیا جاتا ہے۔ اور کچھ لوگ سمجھتے ہیں کہ مہر اس لیے رکھتے ہیں کہ عورت کو مہر دینے کے خوف سے طلاق نہیں دے سکے گا۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہندوستان میں زیادہ تر لوگ مہر نہیں دیتے یہاں تک کہ انتقال کے بعد اُنکے جنازے پر اُن کی بیوی آکر مہر معاف کرتی ہے۔ ویسے عورت کے معاف کر دینے سے مہر معاف تو ہو جاتا ہے لیکن مہر ادا کیے بغیر دنیا سے چلے جانا مناسب نہیں۔ خدانخواستہ پہلے عورت کا انتقال ہو گیا اور اگر وہ مہر معاف نہ کر سکی یا مہر معاف کرنے کی اسے مہلت ہی نہ ملی تو حق العبد میں گرفتار اور دین و دنیا میں رُوسیاہ و شرمسار ہوگا اور قیامت میں سخت پکڑ اور سخت عذاب ہوگا۔ لہٰذا اِس خطرے سے بچنے کے لیے مہر ادا کر دینا ہی چاہیے اس میں ثواب بھی ہے اور یہ ہمارے پیارے آقا ﷺ کی سنت بھی ہے۔

آیت :۔ ہمارا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے ـــــ

واٰتوا النّسآء صدقٰتهنّ نحلة ؕ	اور عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے دو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۴، سورۃ النسآء رکوع ۱۲، آیت نمبر ۴)

آیت :۔ اور فرماتا ہے اللہ عزوجل ـــــ

فما استمتعتم به منهنّ فاٰتوهنّ اجورهنّ فريضة ؕ	تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو اُن کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۵، سورۃ النساء رکوع ۱، آیت نمبر ۲۴)

مسئلہ :۔ عورت اگر ہوش و حواس کی درستگی میں رَاضی خوشی سے مہر معاف کر دے تو معاف

ہو جائے گا۔ ہاں اگر مارنے کی دھمکی دیکر معاف کرایا اور عورت نے مارے خوف سے معاف کر دیا تو اس صورت میں معاف نہیں ہو گا۔ اور اگر مرض الموت میں معاف کرایا جیساکہ عوام میں رائج ہے کہ جب عورت مرنے لگتی ہے تو اس سے مہر معاف کراتے ہیں تو اس صورت میں ورثہ کی اجازت کے بغیر معاف نہیں ہو گا۔

(فتاوی عالمگیری۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۹۳ ۔ در مختار مع شامی۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۳۸)

جہالت :۔

اکثر مسلمان اپنی حیثیت سے زیادہ مہر رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ زیادہ مہر رکھ بھی دیا تو کیا فرق پڑتا ہے دینا تو ہے ہی نہیں۔ یہ سخت جہالت ہے اور دین سے مذاق ایسے لوگ اس حدیث کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں ۔

حدیث : ابو یعلی و طبرانی و بیہقی حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا"۔

(ابو یعلی، طبرانی، بیہقی، بحوالہ بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۳۲)

لہذا مہر اتنا ہی رکھے جتنا دینے کی حیثیت ہے۔ اور مہر جتنی جلدی ہو سکے ادا کر دے کہ یہی افضل طریقہ ہے ۔

حدیث : رسول مقبول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"عورتوں میں وہ بہت بہتر ہے جس کا حسن و جمال زیادہ ہو اور مہر کم ہو"۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۰)

حضور سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"بہت زیادہ مہر باندھنا مکروہ ہے۔ لیکن حیثیت سے کم بھی نہ ہو"۔

(کیمیائے سعادت۔ جلد ۲۶۰)

کچھ لوگ کم سے کم مہر باندھتے ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ روپے پیسوں سے کیا ہوتا ہے دل ملنا چاہیئے، یہ بھی غلط ہے۔ مہر کی اہمیت کو گھٹانے کے لیے اگر کوئی کم

مہر باندھے تو یہ بھی ٹھیک نہیں عورتوں کو اپنا مہر زیادہ لینے کا حق ہے اور اس حق سے ان کو کوئی مرد روک نہیں سکتا۔

مہر کی زیادہ سے زیادہ کتنی مقدار ہو یہ حد شریعت میں متعین نہیں۔ جس حد پر بات طے ہو جائے اُتنا مہر باندھا جائے ۔ لیکن مہر کی کم سے کم حدّ متعین ہے۔

حدیث : حدیث پاک میں ہے ---

لا مھر اقل من عشرۃ دراھم ۔ | مہر دس دِرہم چاندی سے کم نہ ہو۔

مسئلہ :۔ مہر کی کم سے کم مقدار دَس دِرہم چاندی ہے۔ اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے۔ لہٰذا اتنی چاندی نکاح کے وقت بازار میں جتنے کی ملے کم سے کم اتنے روپے کا مہر ہو سکتا ہے۔ اس سے کم کا نہیں ہو سکتا۔

(فتاویٰ عالمگیری۔ جلد۱، صفحہ نمبر ۲۸۳، فتاویٰ فیض الرسول، جلد۱، صفحہ ۷۱۲)

شادی میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہے۔ ہر ملک میں نئی رسم، ہر قوم اور ہر خاندان کا اپنا الگ رواج۔ یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً یہ رسمیں کیسی ہیں۔ مگر یہ ضرور ہے کہ رسموں کی پابندی اسی حد تک کی جائے کہ کسی حرام کام میں مبتلا نہ ہو۔ کچھ لوگ رسموں کی اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز و حرام کاموں کو بھی کرنا پڑے مگر رسم نہ چھوٹنے پائے ۔

ہمارے ہندوستان میں عام طور پر بہت سی رسموں کی پابندی کی جاتی ہیں۔ جیسے ... رت جگا، ہلدی کھیلنے کی رسم، جہاری، شادی کے پہلے یا بعد میں جوا کھیلنا، ڈھول باجے، ناچنا گانا، گانے باجوں اور پٹاخوں کے ساتھ بارات نکالنا، ویڈیو ریکارڈنگ، وغیرہ وغیرہ۔ جبکہ ان رسموں میں بے پردگی، چھچورپن، عیاشی اور حرام کاموں کا وجود ہوتا ہے۔ جوان لڑکے اور لڑکیاں ہلدی ہندوؤں کے تہوار ہولی کی طرح کھیلتے ہیں۔ ناچنا گانا بے ہودہ ہنسی مذاق اور طرح طرح کی تہذیب سے گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں۔ اگر ان تمام رسموں کی پابندی کے لیے روپے نہ ہوں تو سود پر روپے قرض لینے سے بھی نہیں چوکتے۔

یہاں ممکن نہیں کہ ہر رسم پر الگ الگ عنوان قائم کر کے تفصیلی بحث کی جائے۔ لہٰذا ہم یہاں مختصر چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔ انصاف پسند کے لیے اسی قدر کافی اور ہٹ دھرم جاہل کے لیے قرآن واحادیث کے خزانے بھی نہ کافی۔

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ـــــ

ولا تبذر تبذیرا ، ان المبذرین کانوا اخوان الشیطین وکان الشیطن لربہ کفورا	اور فضول نہ اڑا، بیشک (فضول) اڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۳، آیت نمبر ۲۷)

حدیث : سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

"بیشک سود کا ایک روپیہ لینا چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بدتر ہے، بیشک سود لینا اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنے سے بھی بدتر ہے۔ حدیث میں ہے۔ الربوا سبعون حوبا ایسرھا ینکح الرجل امہ (حوالہ :۔ فتاویٰ مصطفویہ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۶)

حدیث : حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

"جس نے جوا کھیلا گویا اس نے خنزیر (سور) کے گوشت اور خون میں ہاتھ دھویا"۔ (مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۹۹، صفحہ نمبر ۶۲۵)

"فتاویٰ مصطفویہ" میں ہے ـــــ

"جوئے کا حرام ہونا زنا کے حرام ہونے کی طرح ہے کہ زنا بھی حرام قطعی اور جوا بھی حرام قطعی"۔ (فتاویٰ مصطفویہ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۷)

حدیث : نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

"سب سے پہلے گانا ابلیس مردود نے گایا"۔

(قرۃ الاسماع باختلاف اقوال المشائخ فی السماع۔ صفحہ نمبر ۱۴۔ از : حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی)

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــــ

"گانے باجے شیطان کی آوازیں ہیں۔ جس نے انھیں سنا گویا اس نے شیطان کی آواز سنی"۔ (هادی الناس فی رسوم الاعراس۔ صفحہ نمبر ۱۸۔ از :۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

حضرت شقیق بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا ــــــــــ "گیت گانے، ڈھول باجے دل میں یوں نفاق اگاتے ہیں جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے"۔ (تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۱۷۰)

سلطان المشائخ محبوب الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ملفوظات "فوائد الفواد شریف" میں ارشاد فرماتے ہیں ــــ

"مزامیر حرام است"۔ یعنی ڈھول باجے حرام ہیں۔

(فوائد الفواد شریف۔ باب سوم۔ پانچویں مجلس۔ صفحہ نمبر ۱۸۹)

"حضرت مخدوم شرف الملۃ والدین یحییٰ منیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈھول باجوں کو مثل زنا کے حرام فرمایا ہے"۔ (حوالہ:۔ احکام شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۵۶)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ــــ

اُبٹن ملنا جائز ہے۔ اور دولہا کی عمر نو دس سال کی ہو تو اجنبی عورتوں کا اس کو اُبٹن بدن پر ملنا بھی گناہ نہیں۔ ہاں بالغ کے بدن پر نامحرم عورتوں کا ملنا ناجائز ہے اور بدن کو ہاتھ تو ماں بھی نہیں لگا سکتی۔ یہ حرام اور سخت حرام ہے۔ اور عورت و مرد کے درمیان شریعت نے کوئی منہ بولا رشتہ نہ رکھا۔ یہ شیطانی و ہندوانی رسم ہے۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۱۷۰)

﴿ ویڈیو شوٹنگ ﴾

آج کل شادی بیاہ میں ویڈیو شوٹنگ کروانا شادی کا ایک حصہ بن چکا ہے۔

ادھر قاضی صاحب نکاح کا خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ قال النبی ﷺ النکاح من سنتی ــــ لیجئے صاحب! ادھر یہ شیطانی آلہ سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اب یہ شیطانی آلہ (یعنی ویڈیو کیمرہ) زنانہ کمرے میں پہونچا اور ہماری ماں بہنوں کو بے پردہ کرنے لگا۔ وہ لوگ جنھوں نے ہماری ماں بہنوں کو کبھی نہیں دیکھا تھا یا جن سے وہ پردہ کرتی تھیں وہ اب ویڈیو کے ذریعے کھلے عام مجلس میں دکھائی دینے لگیں۔

ایک شادی ہال میں ویڈیو شوٹنگ کی جارہی تھی جگہ جگہ ٹی۔وی نیٹ رکھے ہوئے تھے جو منظر کو ڈائریکٹ ٹیلی کاسٹ کر رہے تھے۔ عورتوں کے قیام کی جگہ ویڈیو شوٹنگ کی جارہی تھی محفل میں کوئی خاتون گرمی کی وجہ سے اپنے ساڑی کے پلو کو سینے سے ہٹائے ہوا کررہی تھیں کہ ویڈیو کیمرہ نے اس منظر کو اپنے اندر سمیٹ لیا۔ ایک اور تقریب میں یہ بھی واقعہ پیش آیا کہ ایک خاتون اپنے چھوٹے بچے کو دودھ پلا رہی تھیں اور اس کی توجہ اس بات کی طرف نہ تھی کہ کیمرہ کا رخ اسکی طرف بھی ہے۔ کیمرہ نے اس منظر کو قید کرنے میں کوئی کنجوسی نہ کی۔ غرض کہ بعض اوقات بے خیالی میں ہونیکی وجہ سے عورتوں کے وہ مناظر بھی ویڈیو فلم کی زینت بن جاتے ہیں جسے بعد میں دیکھنے میں شرم و حیاسے سر نیچا ہو جاتا ہے۔

حدیث: میرے پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ---

ان اشدّ الناس عذابایوم القیمة من قتل نبیا اوقتله نبیّ --- والمصوّرون۔

بے شک روز قیامت سب سے زیادہ سخت عذاب اُس پر ہوگا جس نے کسی نبی کو شہید کیا یا اُسے کسی نبی نے قتل فرمایا ہو اور تصویر بنانے والے پر۔

(امام احمد۔ طبرانی۔ ابو نعیم۔ بیہقی۔ حوالہ: شفاء الوالہ فی صور الحبیب و مزارہ و نعالہ۔ صفحہ ۳)

حدیث: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لا تدخل الملئکة بیتا فیه کلب ولا صورة۔

رحمت کے فرشتے اُس گھر میں نہیں جاتے جس گھر میں کتا یا جاندار کی تصویر ہو۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۵۴۷، حدیث نمبر ۹۰۰، صفحہ نمبر ۳۲۲)

حدیث: ایک حدیث پاک میں ہے ---

وبیت لا تدخل فیه الملئکة شر البیوت۔

اور وہ گھر جس میں رحمت کے فرشتے نہ آئے سب گھروں سے بدتر ہے۔

(عطایا القدیر فی حکم التصویر۔ صفحہ نمبر ۲۱)

تصویر کھینچنے اور کھنچوانے پر سیکڑوں وعیدیں آئی ہے۔ وہ سب بیان کرپانا یہاں ممکن نہیں زیادہ تفصیل کیلئے امام اہلسنت اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "شفاء الواله فی صور الحبیب و مزاره ونعاله" کا مطالعہ کیجئے جس میں اس کی کافی تفصیل موجود ہے۔

مُسلمانوں کے چند بہانے

جب یہ خرابیاں مسلمانوں کو بتائی جاتی ہیں تو ان کے چند بہانے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ ۔۔۔۔۔ کیا کریں صاحب ہماری عورتیں اور لڑکے نہیں مانتے ہم ان کی وجہ سے مجبور ہیں۔ یہ بہانہ محض بیکار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آدھی مرضی خود مردوں کی بھی ہوتی ہے تبھی ان کی عورتیں اور لڑکے اِشارہ یا نرمی پاکر ضد کرتے ہیں، ورنہ ممکن نہیں کہ ہمارے گھر میں ہماری مرضی کے بغیر کوئی کام ہو جائے۔ جان لیجئے کہ حق تعالیٰ نیت سے خبردار ہے۔ بعض گھر کے بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ آگے آگے فرزند کی بارات ناچ گانے کے ساتھ جاری ہے اور پیچھے پیچھے یہ حضرت بھی لاحول پڑھتے ہوئے چلے جارہے ہیں اور کہتے ہیں۔ "کیا کریں بچہ نہیں مانتا"۔ یقیناً یہ لاحول خوشی کی ہی ہے۔ ورنہ جب یہ کام اس قدر بُرا ہے کہ آپ کو لاحول پڑھنے کی ضرورت پڑ گئی تو آپ اِس بارات میں کر کیا رہے ہیں؟ حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے ۔۔۔۔ ؎

کہ لاحول گویند شادی کناں

دوسرا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ۔۔۔۔ ہم کو علمائے اہلسنت نے یہ باتیں بتائی ہی نہیں اور نہ اس سے روکا اس لیے ہم لوگ اس سے غافل رہے۔ اب جب کہ یہ رسوم چل پڑیں ہے لہٰذا ان کا بند ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ یقیناً یہ بہانہ بھی غلط ہے۔ علماء اہلسنت نے اِن رسموں سے ہمیشہ اپنے واعظ و تقاریر میں منع کیا، اس کے متعلق کتابیں لکھیں۔ جبکہ مسلمانوں نے ہمیشہ اسے نظر انداز کیا اور اسے قبول نہ کیا۔ چنانچہ امام اہلسنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سیدی الرحمٰن نے ہمیشہ بُری رسموں اور بُری بدعتوں کے خلاف رسائل لکھے۔ آپ نے ایک کتاب لکھی۔ "جَلِیُّ الصَّوتِ لِنَہیِ الدَّعوَۃِ اَمَامَ المَوتِ" جس میں صاف صاف فرمایا کہ میت کے چہلم کا کھانا امیروں کے لیے ناجائز ہے صرف غرباء و مساکین کھائیں۔ ایک کتاب لکھی "ھَادِیُ النَّاسِ فِی رُسُومِ الاَعرَاسِ" جس میں شادی بیاہ کی حرام رسموں کی برائیاں اور شرعی احکام و شرعی رسمیں بیان فرمائیں۔ ایک کتاب لکھی "مُرُوجَۃُ النَّجَا لِاخُرُوجِ النِّسَاءِ" جس میں یہ ثابت فرمایا کہ سوائے چند موقعوں کے باقی جگہ عورت کو گھر سے نکلنا حرام ہے۔ دو کتابیں لکھی "شِفَاءُ الوَالِہ

فِی صُوَرِ الحَبِیبِ وَ مَزَارِہٖ وَنِعَالِہٖ" اور "عَطَایَا لِقَدِیر فِی حُکمِ التَّصوِیر" جس میں تصویر کھنچوانے اور بنانے کو حرام ثابت فرمایا۔ کس کس کتاب کا ذکر کیا جائے۔ اعلیٰ حضرت نے سیکڑوں کتابیں ان عنوانات پر تصنیف فرمائی ہیں۔ آخر میں ایک اور کتاب کا نام سن لیجئے "اسلامی زندگی" جو حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے خاص شادی بیاہ کی رسموں کے متعلق لکھی ہے۔ غرض کہ بہت سے علماء نے ان عنوانات پر کتابیں لکھیں۔ ان سب کا نام اور ان کی کتابوں کا ذکر اس کتاب میں ممکن بھی تو نہیں کہ میری کتاب کا عنوان کچھ اور ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے کن کن عنوانات پر سیکڑوں تصانیف اپنی یادگار چھوڑی ہے اس کی تفصیل جاننے کے لیے ناچیز کی کتاب "امام احمد رضا تحقیق کے آئینہ میں" کا مطالعہ کریں۔

بہر حال مسلمانوں کا تیسرا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ۔۔۔ بہت سے عالموں کے یہاں بھی تو یہ سب رسمیں ہوتی ہیں۔ فلاں عالم کے لڑکے کی بارات ڈھول باجوں کے ساتھ گئی تھی، فلاں عالم صاحب ویڈیو شوٹنگ کو منع نہیں کرتے اور وہ خود نکاح کے وقت ویڈیو شوٹنگ کرواتے ہیں، فلاں بڑے عالم نے ویڈیو کو جائز کہا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس بہانہ کے جواب میں یہ ضرور کہوں گا کہ دراصل اہلسنت وجماعت کو جس قدر غیروں نے نقصان نہیں پہنچایا ہے اس سے کئی گناہ زیادہ ایسے مذبذب (ڈھل مل) مولویوں نے نقصان پہنچایا ہے۔ گویا۔۔۔۔۔۔

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

ہمیں اس سے قطعی انکار نہیں کہ اپنے ثمن قلیل چند روپیوں کی خاطر شریعت کے مسائل کو بھی مذاق بنا دیتے ہیں اور اپنی جھوٹی مولویت کا رعب جھاڑنے کے لیے انوکھے مسئلے بیان کرتے ہیں، اور اپنی نفسانی خواہشات کو غلط تاویلوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا پھر چارے سیٹھ صاحب کے احسانوں تلے دبے ہیں اس لیے سیٹھ صاحب کے لڑکے کی شادی میں زبان نہیں کھلتی لیکن اے عزیزوں! یاد رکھیئے! اسلام کی بنیاد ایسے گمراہ مولویوں پر نہیں کہ ہم ان کے افعال کو دلیل بنائیں۔ ہر مسلمان کے لیے قرآن واحادیث، ائمہ دین، بزرگان دین، اور علماء معتقدین کے اقوال ہی کافی ہیں۔ ہمیں کسی بھی کام کے ناجائز و حرام ہونے کا ثبوت قرآن واحادیث میں اور معتمد علماء دین وبزرگوں کے اقوال سے دیکھنا چاہیئے، نہ کہ ان نفس پرور، امیروں کے چاپلوس

مولویوں کے افعال سے۔اور یہ بھی یاد رکھیئے ! بروز محشر آپ کے کاموں کی پوچھ آپ سے ہوگی آپ یہ کہہ کر نہیں بچ جائیں گے کہ فلاں مولوی صاحب ایسا کرتے تھے اس لیے ہم نے بھی ایسا ہی کیا۔ علم دین حاصل کرنا آپ پر بھی تو فرض ہے۔ سنیئے ہمارے رحمت والے آقا ﷺ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں ــــ

حدیث: طلب العلم فریضة علیٰ کلّ مسلم وّ مسلمة۔ ‖ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

(مشکوٰۃ شریف جلد۱، حدیث نمبر ۲۰۲، صفحہ نمبر ۶۸۔ کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۱۲۷)

لہٰذا ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے اور حرام و حلال، جائز و ناجائز میں تمیز سیکھے۔

مسلمانوں کا چوتھا بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ـــ اگر ہم شادی دھوم دھام سے نہیں کرینگے تو لوگ ہم پر طعنہ کسے گے کہ کنجوسی کی وجہ سے یہ رسمیں نہیں کی۔ اور بعض احباب یہ کہیں گے کہ یہ ماتم کی مجلس ہے، یہاں ناچ گانا نہیں۔ گویا تیجہ پڑھا جارہا ہے ـــ

یہ بہانہ بھی بیکار ولغو ہے، ایک سنّت کو زندہ کرنے میں سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔ کیا یہ ثواب مفت ہی مل جائے گا۔ لوگوں کے طعنے اور عوام کے مذاق اوّل اوّل برداشت کرنے پڑیں گے۔ اور دوستو اب بھی لوگ طعنے دینے سے کب باز آتے ہیں۔ کوئی کھانے میں نقص نکالتا ہے، کوئی جہیز کا مذاق اڑاتا ہے، تو کوئی اور طرح کی شکایت کرتا ہے۔ غرض کہ لوگوں کے طعنے سے کوئی کسی وقت بچ نہیں سکتا۔ لوگوں نے اللہ ورسول کو عیب لگائے انھیں طعنے دیے۔ تو تم انکی زبان سے کس طرح بچ سکتے ہو۔ پہلے تو کچھ مشکل پڑے گی مگر بعد میں انشاء اللہ وہ ہی طعنے دینے والے لوگ تم کو دعائیں دینگے۔ اور غریب وغربا کی مشکلیں آسان ہوجائیں گی۔

پانچواں بہانہ یہ ہوتا ہے کہ ـــ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نوازہ ہے، ہمارے ارمان ہیں، اپنی دولت لٹارہے ہیں اس میں کسی کے باپ کا کیا جاتا ہے، بھلا شادی بھی کوئی باربار ہوتی ہے، مولویوں کو تو بس اتنے ہی کام ہیں یہ مت کرو وہ مت کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔

مسلمانوں کے اس بہانے میں غرور وتکبر کی بو آتی ہے۔ اکثر یہ بات دولت مند حضرات کہتے ہیں۔ سب سے بہتر تو یہ ہوتا کہ مسلمان اپنی اولاد کے نکاح کے لیے

خاتونِ جنت شہزادیِ رسول حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پاک کو نمونہ مانتے لیکن آہ افسوس ! آج مسلمان رسول اللہ ﷺ، حضرت مولیٰ علی و حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی محبت کا دعوا تو ضرور کرتے ہیں لیکن عمل اُن کے طریقہ پر کرنے کے لیے تیار نہیں۔
خدا کی قسم اگر سرکارِ کونوں مکاں ﷺ کی مرضی مبارک ہوتی کہ میری لختِ جگر کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہو تو دنیا کی ہر نعمت آپ اپنی صاحبزادی کے قدموں میں لاکر رکھ دیتے۔ اور اگر حضور صحابہ کرام کو شادی کے موقع پر دھوم دھام کرنے کا حکم فرمادیتے تو اس کیلئے حضرتِ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خزانہ موجود تھا، جو ایک ایک جنگ کے لیے ہزار ہزار اونٹ اور لاکھوں اشرفیاں حاضر بارگاہ کردیتے تھے۔ لیکن چونکہ منشا یہ تھا کہ قیامت تک یہ شادی مسلمانوں کے لئے نمونہ بن جائے اس لئے نہایت سادگی سے یہ اسلامی رسم ادا کی گئی۔ لہٰذا ہم گذارش کریں گے کہ اے میرے دینی بھائیوں اپنی شادی بیاہ سے ان تمام حرام رسموں کو نکال باہر کرو اور نہایت سادگی سے نکاح کی سنت کو ادا کرو۔

حدیث :۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔
" شادی کو اسقدر آسان کردو کہ زنا مشکل ہو جائے ۔ آسانی کرو مشکل میں نہ ڈالو"۔

دولہن دولھے کو سجانا

شادی کے موقع پر دولہن ، دولھے کو مہندی لگائی جاتی ہے۔ کنگن باندھا جاتا ہے۔ اور نکاح کے روز سہرا باندھ کر زیورات سے سجایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں چند اہم مسائل بیان کردینا نہایت ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ عورتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز ہے کہ یہ زینت کی چیز ہے۔ لیکن بلا ضرورت چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا نہ چاہیئے۔ لڑکیوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا سکتے ہیں جسطرح اُن کو زیور پہنا سکتے ہیں۔
(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۲۹)

اس مسئلہ سے پتہ چلا کہ عورتیں اور بڑی لڑکیاں مہندی لگا سکتی ہیں۔ چاہے شادی کے موقع پر لگائے یا اور کسی موقع پر۔

حدیث :۔ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

"عورتوں کو چاہیئے کہ ہاتھ پاؤں پر مہندی لگائیں تاکہ مردوں کے ہاتھ سے مشابہ نہ ہوں۔ اور اگر کسی وقت بے احتیاطی میں کسی غیر مرد کو دکھ جائے تو اسے فوراً پتہ نہ چلے گا کہ عورت کس رنگ کی ہے۔ یعنی کالی ہے یا گوری۔ کیونکہ ہاتھوں کے رنگ کو دیکھ کر بھی انسان کے چہرہ کے رنگ کا اندازہ ہو جاتا ہے"۔ ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔ "زیادہ نہ ہو تو ناخن ہی رنگین رکھیں"۔ (فتاوی رضویہ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۱۴۹)

لہذا عورتوں کو مہندی لگانا بے شک جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ یہ ہاتھوں کا پردہ ہے اور اسی طرح ہر قسم کے چاندی و سونے کے زیورات پہننا بھی جائز ہے۔ لیکن مردوں کو مہندی لگانا اور کسی بھی دھات کا زیور پہننا حرام ہے۔ چاہے دولہا ہی کیوں نہ ہو۔

شاہزادۂ اعلیحضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فتاوی میں ہے کہ آپ سے سوال پوچھا گیا ـــ

سوال :۔ دولہے کو مہندی لگانا درست ہے یا نہیں؟ دولہا چاندی کے زیورات پہنتا ہے۔ کنگن باندھتا ہے اس صورت میں نکاح پڑھادیا تو درست ہے یا نہیں؟

جواب :۔ (اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا) مرد کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے زیور پہننا گناہ ہے۔ کنگن ہندوؤں کی رسم ہے۔ یہ سب چیزیں پہلے اتروائے پھر نکاح پڑھائے کہ جتنی دیر نکاح میں ہوگی اتنی دیر وہ دولہا اور گناہ میں رہیگا۔ اور بُرے کام کو قدرت ہوتے ہوئے نہ روکنا اور دیر کرنا خود گناہ ہے۔ باقی اگر زیور پہنے ہوئے نکاح ہوا تو نکاح ہو جائے گا۔

(فتاوی مصطفویہ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۷۵)

حدیث :۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ـــ

"حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک ہیجڑا حاضر کیا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔ حضور نے اسے دیکھ کر ارشاد فرمایا۔ "اس نے مہندی کیوں

لگائی ہے؟" لوگوں نے عرض کیا۔ "یہ عورتوں کی نقل کرتا ہے"۔ سرکار ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے شہر بدر کردو۔ لہٰذا اسے شہر بدر کردیا گیا"۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۷۷، حدیث نمبر ۱۴۹۲، صفحہ نمبر ۵۴۴)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ" میں فرماتے ہیں۔

"ہاتھ پاؤں میں بلکہ ناخنوں میں ہی مہندی لگانا مرد کے لیے حرام ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۱۴۹)

ایک نیم مولوی صاحب نے ہمارے ایک عزیز سے کہا کہ مرد کو مہندی لگانا حرام ضرور ہے لیکن اگر اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں تھوڑی سی لگالیں تو حرج نہیں۔ (معاذ اللہ) ہمارے اس دوست نے جواب دیا۔ "تو پھر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ شراب حرام ضرور ہے مگر تھوڑی سی پی لی جائے تو حرج نہیں"؟!

غرض کہ آج کل کے چند نیم مولویوں نے یہ شعار بنا رکھا ہے کہ مسائل کی کتابیں پڑھنے کی بجائے اپنی نفس پرستی میں مجتہد بنے پھرتے ہیں اور اپنی ناقص عقل سے انٹ شنٹ نئے نئے مسئلے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ انھیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ جتنی دیر وہ اپنی ناقص عقل پر زور دیتے ہیں اتنی دیر کوئی مسائل کی کتاب ہی پڑھ لیں اور مسئلہ کو کتاب سے دیکھ کر بتائے، انھیں تو اپنی واہ واہی اور اپنے آپ کو علامہ کہلوانے میں ہی مزہ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انھیں توفیق دے کہ وہ علماء حق کے صحیح معنوں میں پیروبنیں کہ اسی میں ان کی نجات ہے۔

سہرا

سہرا پہننا مباح ہے۔ یعنی پہنے تو نہ کوئی ثواب اور اگر نہ پہنے تو نہ کوئی گناہ یہ جو عوام میں مشہور ہیں کہ سہرا پہننا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یہ محض باطل اور سراسر جھوٹ ہے۔

مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ــــ

"سہرانہ شریعت میں منع ہے نہ شریعت میں ضروری یا مستحب۔ بلکہ ایک دنیاوی رسم ہے۔ کی تو کیا ! نہ کی تو کیا ! اسکے علاوہ جو کوئی اسے حرام گناہ و بدعت و ضلالت

بتائے وہ سخت جھوٹا سراسر مکار ہے۔ اور جو اسے ضروری و لازم سمجھے اور ترک کو بُرا جانے اور سہرا نہ پہننے والوں کا مذاق اڑائے وہ نرا جاہل ہے"۔ (ھادی الناس فی رسوم الاعراس۔ صفحہ نمبر ۴۲)

دولہے کا سہرا خالص اصلی پھولوں کا ہونا چاہیئے۔ گلاب کے پھول ہوں تو بہت بہتر ہے کہ گلاب کے پھول حضور اکرم ﷺ کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوئے۔ اور اسے آپ ﷺ نے پسند فرمایا جیسا کہ احادیث کی اکثر کتابوں سے ثابت ہے۔

حدیث:۔ حضرت محدث سیدی امام شیخ شہاب الدین احمد قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "مواھب اللدنیہ" میں اور حضرت محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "مدارج النبوۃ" میں روایت کرتے ہیں کہ۔۔۔

"شبِ معراج حضور اکرم ﷺ کے پسینۂ مبارک سے گلاب کا پھول پیدا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ چنبیلی حضور کے پسینۂ مبارک سے پیدا ہوئی"۔

(مواہب لدنیہ۔ مدارج النبوۃ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۸)

حالانکہ محدثین کی اصطلاح میں یہ حدیث صحت کا درجہ نہیں رکھتی لیکن فضائل میں حدیثِ ضعیف بھی قابلِ اعتبار ہے۔ جیسا کہ یہ ہی حضرت امام قسطلانی، حضرت ابوالفرح نہروانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آگے روایت کرتے ہیں کہ۔۔۔

"یہ حدیثیں جن میں ذکر ہوا کہ حضور ﷺ کے پسینۂ مبارک سے گلاب پیدا ہوا اگرچہ محدثین کو اس میں کلام ہے لیکن ان حدیثوں سے جو کچھ آیا ہے وہ نبی کریم ﷺ کے دریائے فضل و کرم و معجزات میں سے ایک قطرہ ہے اور اُن کثرت میں سے بہت تھوڑا ہے جن سے پروردگارِ عالم نے اپنے حبیب ﷺ کو معزز فرمایا۔ محدثین کا ان میں کلام کرنا اسناد کی تحقیق و تصحیح کے لحاظ سے ہے، نا ممکن ہونے کی بنا پر نہیں"۔

(مواہب الدنیہ۔ حوالہ:۔ مدارج النبوۃ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۹)

حدیث:۔ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

"جو کوئی میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ گلاب کو سونگھے"۔

(مدارج النبوۃ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۹)

معلوم ہوا کہ گلاب کا وجود نبی کریم ﷺ کے پسینہ مبارک سے ہے۔ اور

گلاب کو سونگھنا گویا سرکار ﷺ کی خوشبو سونگھنے کے مثل ہے۔ اِسی لئے علماء کرام فرماتے ہیں۔
"جب بھی کوئی گلاب کے پھول کو سونگھے تو اُسے چاہیئے کہ وہ حضور ﷺ
پر دُرود شریف پڑھے"۔
لہٰذا اگر سہرا پہننا ہی ہو تو خالص گلاب یا چنبیلی کے پھولوں کا سہرا پہنے۔
سہرے میں چمک والی پنیاں نہ ہوں کہ یہ زینت ہے۔ اور مرد کو زینت کرنا اور ایسا لباس پہننا جو چمک دار ہو حرام ہے۔ دولہن کے سہرے میں اگر چمک والی پنیاں ہوں تو کوئی حرج نہیں کہ عورتوں کو زینت جائز ہے۔
کچھ لوگ سہرے میں روپے (نوٹ) وغیرہ لگاتے ہیں یہ فضول خرچی اور غرور و تکبر کی نشانی ہے۔ اور تکبر شریعت میں سخت حرام ہے۔ لہٰذا اگر سہرا صرف خوشبودار پھولوں کا ہی ہو اور اُس پر زیادہ روپے برباد نہ کیے جائے کہ شادی ایک دن کی ہوتی ہے دوسرے دن سہرے کو نہ تو پہنا جاتا ہے اور نہ ہی وہ کسی کام کا ہوتا ہے۔ سب سے بہتر تو یہ ہے کہ گلے میں ایک گلاب کا ہار ڈال لیا جائے یہ ہی زیادہ مناسب ہے۔

دولہن دولھے کو سجاتے وقت کی دُعا

دولہن کو جو عورتیں سجائیں اُنھیں، چاہیئے کہ وہ دلہن کو دعائیں دیں۔
حدیثِ پاک میں ہے۔
حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں ۔۔۔
"حضور ﷺ سے جب میرا نکاح ہوا تو میری والدہ ماجدہ مجھے سرکار ﷺ کے دولت کدہ پر لائی وہاں انصار کی کچھ عورتیں موجود تھیں انھوں نے مجھے سجایا اور یہ دعا دی۔

عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ ٥

ترجمہ:۔ خیر و برکت ہو اور اللہ نے تمہارا نصیبہ اچھا کیا۔

(بخاری شریف ۔ جلد ۳، باب نمبر ۸۷، حدیث نمبر ۱۳۲، صفحہ نمبر ۸۲)

لہٰذا ہماری اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ جب بھی وہ کسی کی شادی کے موقع پر جائیں تو دولہن سجاتے وقت یا پھر اس سے ملاقات کرتے وقت ان الفاظ میں دعا دیں۔ اسی طرح دولہے کے دوستوں کو بھی چاہئے کہ وہ دولہے کو سہرا باندھتے وقت یہی دعا دیں۔

بخاری شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ۔۔۔

"حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی شادی پر اس طرح برکت کی دعا ارشاد فرمائی"۔

نکاح کا بیان

اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

"کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح محرم کے مہینے میں نہیں کرنا چاہئے، یہ خیال فضول و غلط ہے۔ نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۱۷۹)

مسئلہ :۔ اکثر لوگ ماہ صفر میں شادی بیاہ نہیں کرتے، خصوصاً ماہ صفر کی ابتدائی تیرہ تاریخیں بہت زیادہ منحوس مانی جاتی ہیں اور ان کو "تیرہ تیزی" کہتے ہیں یہ سب جہالت کی باتیں ہیں حدیث پاک میں فرمایا کہ صفر کوئی چیز نہیں یعنی لوگوں کا اسے منحوس سمجھنا غلط ہے۔ اسی طرح ذیقعدہ کے مہینہ کو بھی بہت لوگ برا جانتے ہیں اور اس کو "خالی کا مہینہ" کہتے ہیں اور اس ماہ میں بھی شادی نہیں کرتے یہ بھی جہالت ولغویات ہے۔ غرض کہ شادی ہر ماہ کی ہر تاریخ کو ہو سکتی ہے

(بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۵۹)

لوگوں میں یہ بھی مشہور ہے کہ ہر ماہ کی چاند کی پندرہ تاریخ کے بعد نکاح نہیں کرنا چاہئے جسے وہ اپنی زبان میں اترتا چاند کہتے ہیں اور ان تاریخوں کو مبارک نہیں جانتے بلکہ چاند کی ایک تاریخ سے پندرہ تاریخ تک کی تاریخوں کو مبارک مانا جاتا ہے اور اسے چڑھتا چاند کہتے ہیں۔ یہ سب جہالت ولغویات ہے اسلام میں اس کی کوئی اصل نہیں۔ شریعت اسلامی کے مطابق کسی مہینے کی کوئی تاریخ منحوس نہیں ہوتی بلکہ ہر دن ہر تاریخ اللہ عزوجل کی بنائی ہوئی

ہیں۔ غرض کہ ہر مہینے کی کسی بھی تاریخ کو نکاح کرنا درست ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالی عنہ نقل فرماتے ہیں ----- "نکاح جمعرات یا جمعہ کو کرنا مستحب ہے۔ صبح کی جائے شام کے وقت نکاح کرنا بہتر وافضل ہے"۔ (غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالی عنہ "فتاوی رضویہ" میں نقل فرماتے ہیں ------ "جمعہ کے دن اگر جمعہ کی اذان ہو گئی ہو تو اسکے بعد جب تک نماز نہ پڑھ لی جائے نکاح کی اجازت نہیں کہ اذان ہوتے ہی جمعہ کی نماز کے لیے جلدی کرنا واجب ہے۔ پھر بھی اگر کوئی اذان کے بعد نکاح کرے گا تو گناہ ہوگا۔ مگر نکاح تو صحیح ہو جائے گا"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۱۵۸)

دولہا دولہن دونوں کے ماں باپ کا یا پھر کسی ذمہ دار رشتے دار کا فرض ہے کہ نکاح کے لئے صرف اور صرف سنی عالم یا قاضی کو ہی بلوائیں، قاضی۔ وہابی، دیوبندی، مودودی، نیچری، غیر مقلد، وغیرہ نہ ہو۔

امام عشق و محبت مجدد اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں ----- "وہابی سے نکاح پڑھوانے میں اس کی تعظیم ہوتی ہے جو کہ حرام ہے۔ لہذا اس سے بچنا ضروری ہے"۔ (الملفوظ۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۹)

نکاح کے شرائط میں یہ ہے کہ دو گواہ حاضر ہوں۔ اور ان دونوں گواہوں کا بھی سنی صحیح العقیدہ ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ ایک گواہ سے نکاح نہیں ہو سکتا جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں مسلم، سنی عاقلہ بالغہ نہ ہوں۔ (فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۱۶۳)

مسئلہ :۔ سب گواہ ایسے بدمذہب ہیں کہ جن کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہو جیسے وہابی دیوبندی، رافضی، نیچری، چکڑالوی، قادیانی، غیر مقلد، وغیرہ تو نکاح نہیں ہوگا۔

(فتاوی افریقہ۔ صفحہ نمبر ۶۱)

حدیث : حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

البغایا اللاتی ینکحن انفسھن بغیر	گواہوں کے بغیر نکاح کرنے والی عورتیں

بینۃ۔ زانیہ (زناکار) ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۵۱، حدیث نمبر ۱۰۹۵، صفحہ نمبر ۵۶۳)

نکاح کے بعد

نکاح کے بعد مصری و کھجور بانٹنا بہتر ہے۔ یہ رواج حضور ﷺ کے ظاہری زمانے میں بھی تھا۔ حضرت محقق شاہ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

" حضور ﷺ نے جب حضرت علی و حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح پڑھایا تو نکاح کے بعد حضور نے ایک طباق کھجوروں کا لیا اور جماعت صحابہ پر بکھیر کر لٹایا۔ اسی بنا پر فقہا کی ایک جماعت کہتی ہے کہ مصری و بادام وغیرہ کا بکھیر کر لٹانا نکاح کی ضیافت میں مستحب ہے

(مدارج النبوۃ۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۲۸)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"(نکاح کے بعد) چھوہارے (کھجور) حدیث میں لوٹنے کا حکم ہے اور لٹانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور یہ حدیث دار قطنی و بیہقی و طحطاوی سے مروی ہے"۔

(الملفوظ۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۶)

معلوم ہوا کہ نکاح کے بعد مصری و کھجور لٹانا چاہئے، یعنی لوگوں پر بکھیریں۔ لیکن لوگوں کو بھی چاہئے کہ وہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں اور جس قدر اُن کے دامن میں گرے وہ اُٹھالیں، زیادہ حاصل کرنے کے لیے کسی پر نہ گر پڑیں۔

دولہن دولھا کو مبارک باد

نکاح ہونے کے بعد دولھے کو اس کے دوست واحباب اور دولہن کو اس کی سہیلیاں مبارک باد اور برکت کی دعا کریں۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔

"جب کوئی شخص نکاح کرتا تو حضور ﷺ اسکو مبارکباد دیتے ہوئے اسکے لیے دعا فرماتے ۔۔۔

بارك الله لك وبارك عليك وجمع بينكما فى خير ۔

ترجمہ :۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور تم پر برکت نازل فرمائے اور تم دونوں میں بھلائی رکھیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۴۴، حدیث نمبر ۱۰۸۳، صفحہ نمبر ۵۵۷۔
ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۱۴، حدیث نمبر ۳۶۳، صفحہ نمبر ۱۲۹)

لڑکی کو جہیز دینا سنت ہے۔

حدیث : حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

ان عائشه زوّجت يتيمة كانت عندها فجهزّها رسول الله ﷺ من عنده۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک یتیم بچی کا نکاح کیا جسے آپ نے پالا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکو اپنے پاس سے جہیز دیا۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۲، صفحہ نمبر ۲۱۴)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہیز دینا سنت رسول ہے۔ مگر ضرورت سے زیادہ دینا اور قرض لے کر دینا درست نہیں۔ جہیز کے لیے بھی کوئی حد ہونی چاہیئے کہ جس کی ہر غریب و امیر پابندی کرے۔ امیروں کو چاہیئے کہ وہ اپنی بیٹیوں کو بہت زیادہ جہیز نہ دیں۔ سجا سجا کر دکھا دکھا کر جہیز دینا بالکل مناسب نہیں۔ ناموری کی لالچ میں اپنے گھر کو آگ نہ لگائیں۔ یاد رکھیئے کہ نام اور عزت تو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کی پیروی میں ہے۔

روایت : حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے قسم کھائی تھی کہ اپنی بیٹی کو جہیز میں دنیا کی ہر چیز دونگا۔ اور دنیا کی ہر شیئے تو بادشاہ بھی نہیں دے سکتا۔ اب میں کیا کروں کہ میری یہ قسم پوری ہو جائے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنی لڑکی کو جہیز

میں قرآن کریم دے دے کیونکہ قرآن شریف میں ہر چیز ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی ۔۔۔۔۔

ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین ط

(تفسیر روح البیان۔ پارہ گیارہواں، سورہ یونس کی پہلی آیت کی تفسیر میں)

لڑکے والوں کو چاہئے کہ لڑکی والے اپنی حیثیت کے مطابق جس قدر بھی جہیز دیں اسے خوشی خوشی قبول کرلیں کہ جہیز دراصل تحفہ ہے کسی قسم کی تجارت نہیں۔ لڑکے والوں کا اپنی طرف سے مانگ کرنا کہ یہ چیز دو، وہ چیز دو کسی ہٹ دھرم بھکاری کے بھیک مانگنے سے کسی طرح کم نہیں۔

مسئلہ :۔ جہیز کے تمام مال پر خاص عورت کا حق ہے۔ دوسرے کا اس میں کچھ حق نہیں۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۵۲۹)

ہمارے ملک میں یہ رواج ہر قوم میں پایا جاتا ہے کہ نکاح کے بعد دولہن والے دولہے کو کچھ تحفے دیتے ہیں جس میں کپڑے کا جوڑا، سونے کی انگوٹھی، اور گھڑی وغیرہ ہوتی ہیں۔ تحفہ دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس میں چند باتوں کی احتیاط بہت ضروری ہے، مثلاً آپ جو انگوٹھی دولہے کو دیں وہ سونے کی نہ ہو۔

مسئلہ :۔ مرد کو کسی بھی دھات کا زیور پہننا جائز نہیں۔ عورت کو سونے کی انگوٹھی اور سونے چاندی کے دوسرے زیور پہننا جائز ہے۔ مرد صرف چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہن سکتا ہے۔ لیکن اس کا وزن ساڑھے چار ماشہ سے کم ہونا چاہئے۔ دوسری دھاتیں جیسے لوہا، پیتل، تانبا، جست، وغیرہ ان دھاتوں کی انگوٹھی مرد اور عورت دونوں کو پہننا ناجائز ہے۔ (قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۹۶)

حدیث : حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ۔

ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں پیتل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "کیا بات ہے کہ تم سے بتوں کی بو آتی ہے"۔ انھوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی۔ پھر دوسرے دن لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوئے۔ فرمایا۔ "کیا بات ہے کہ تم پر جہنمیوں کا زیور دیکھتا ہوں"۔ عرض کیا۔ "یارسول اللہ ! پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں"؟ ارشاد فرمایا۔ "چاندی کی، اور اس کو ساڑھے چار ماشے سے زیادہ نہ کرنا"۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۹۲، حدیث نمبر ۸۲۱، صفحہ نمبر ۲۷۷)

مسئلہ :۔ مرد کو دو انگوٹھیاں پہننا، چاہے چاندی کی ہی کیوں نہ ہو۔ سخت ناجائز ہے۔ اسطرح ایک انگوٹھی میں کئی نگ ہوں، ساڑھے چار ماشے سے زیادہ وزن کی ہو تو وہ بھی ناجائز و گناہ ہے۔ (احکام شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۶۰)

مسئلہ :۔ انگوٹھی کا نگینہ (نگ) ہر قسم کے پتھر کا ہو سکتا ہے۔ عقیق، یاقوت، زمرد، فیروزہ وغیرہ سب کا نگینہ جائز ہے

(در مختار و رد المختار۔ قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۰۶)

لہٰذا دولہے کو سونے کی انگوٹھی نہ دے۔ بلکہ اس کی جائے اس کی قیمت کے برابر کوئی اور تحفہ یا پھر چاندی کی صرف ایک انگوٹھی ایک نگ والی ساڑھے چار ماشہ سے کم وزن کی ہی دیں۔ ورنہ دینے والے اور پہننے والا دونوں گنہگار ہونگے۔

ممکن ہے آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ اگر چاندی کی انگوٹھی دیجئے تو لوگ کیا کہیں گے، بہت زیادہ بدنامی ہوگی۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ تو ہوشیار! یہ سب شیطانی وسوسے ہیں ابلیس مردود اسی طرح بدنامی کا خوف دلا کر لوگوں سے غلط کام کرواتا ہے۔ ہم آپ سے ایک سیدھی سی بات پوچھتے ہیں کہ آپ کو اللہ اور اسکے رسول کی خوشنودی چاہئے یا لوگوں کی واہ۔ واہ۔ سوچئے اور اپنے ضمیر سے ہی اس کا جواب طلب کیجئے۔

شادی کے موقع پر اکثر دولہے کو گھڑی دی جاتی ہے۔ گھڑی کی زنجیر (چین) کے متعلق چند مسائل یہاں بیان کیے جارہے ہیں اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

سرکار سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک فتوی میں ارشاد فرماتے ہیں ـــــــ "گھڑی کی زنجیر (چین) سونے، چاندی کی مرد کو حرام ہے اور دوسری دھاتوں (جیسے لوہا، پیتل، اسٹیل وغیرہ) کی ممنوع۔ ان کو پہن کر نماز پڑھنا اور امامت کرنا مکروہ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔" (احکام شریعت۔ جلد ۲۔ صفحہ نمبر ۱۷۰)

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتوی میں ارشاد فرماتے ہیں ---

"وہ گھڑی جس کی چین سونے یا چاندی یا اسٹیل وغیرہ کسی بھی دھات کی ہو، اسکا استعمال ناجائز ہے۔ اور اس کو پہن کر نماز پڑھنا گناہ، اور جو نماز پڑھی واجب الاعادہ ہے

(یعنی اُس نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے ورنہ گنہگار ہوگا)

(حوالہ :۔ ماہنامہ استقامت، کانپور، جنوری ۱۹۷۸)

اس لیے ہمیشہ وہی گھڑی پہنے جس کا پٹہ چمڑے، پلاسٹک یا ریگزین، کا کپڑے وغیرہ کا ہو۔ اسٹیل یا کسی اور دوسری دھات کا نہ ہو۔ اور شادی کے موقع پر بھی اگر دولھے کو تحفہ میں گھڑی دینا ہو تو صرف چمڑے یا پلاسٹک کے پٹے والی ہی گھڑی دے۔

جب کوئی شخص اپنی لڑکی کی شادی کرے تو رخصتی کے وقت اپنی لڑکی اور داماد (یعنی دولہا دولہن) دونوں کو اپنے پاس بلوائے پھر اسکے بعد ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی لے کر یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهم انّی اعیذ ها بك و ذرّیتها من الشّیطان الرّجیم

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس لڑکی کو اور اس کی (جو ہوگی) اولادوں کو، شیطان مردود سے۔

اِس دعا کو پڑھنے کے بعد پیالے میں دم کرے اس کے بعد پہلے اپنی لڑکی (دولہن) کو اپنے سامنے کھڑا کرے اور پھر اس کے سر پر پانی کے چھینٹے مارے۔ پھر سینے اور اس کی پیٹھ پر چھینٹے مارے۔

اس کے بعد اسی طرح داماد کو (دولہے) کو بھی بلوائے اور پیالے میں دوسرا پانی لیکر یہ دعا پڑھے۔

اللّٰهم انّی اعیذه بك و ذرّیته من الشّیطان الرّجیم

ترجمہ :۔ اے اللہ میں تیری پناہ میں دیتا ہوں اس لڑکے کو اور اسکی (جو ہوگی) اولادیں انکو شیطان مردود سے۔

پانی پر دم کرنے کے بعد پہلے کی طرح داماد کے سَر اور سینے پر پھر پیٹھ پر

چھینٹے مارے اور اس کے بعد رخصت کر دے۔

(حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۹۳)

حدیث : حضرت امام محمد بن محمد بن محمد بن جزری شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور زمانہ کتاب "حصن حصین" میں حدیث نقل فرماتے ہیں ــــ

"جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت مولیٰ علی مشکل کشا کرم اللہ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت خاتون جنت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کر دیا تو آپ اُن کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت فاطمہ سے فرمایا۔ "تھوڑا سا پانی لاؤ"۔ چنانچہ وہ ایک لکڑی کے پیالے میں پانی لے کر حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان سے وہ پانی لیا اور ایک گھونٹ پانی دہن مبارک میں لے کر پیالے میں ڈال دیا اور ارشاد فرمایا۔ " آگے آؤ "۔ حضرت فاطمہ سامنے آکر کھڑی ہو گئیں تو آپ نے ان کے سر پر اور سینے پر وہ پانی چھڑکا اور یہ دعا فرمائی (وہ دعا جو ہم پہلے لکھ چکے ہے) اور اس کے بعد فرمایا "میری طرف پیٹھ کرو"۔ حضرت فاطمہ حضور کی طرف پیٹھ کرکے کھڑی ہو گئیں، تو آپ نے باقی پانی بھی یہی دعا پڑھ کر پیٹھ پر چھڑک دیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت علی کی جانب رخ کر کے فرمایا۔ "پانی لاؤ"۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ میں سمجھ گیا جو آپ چاہتے ہیں چنانچہ میں نے بھی پیالہ بھر کر پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا۔ "آگے آؤ"۔ میں آگے آیا۔ پھر حضور نے وہی کلمات پڑھ کر اور پیالے میں کلی فرما کر میرے سَر اور سینے پر پانی کے چھینٹے دیئے اور پھر وہی دعا پڑھ کر میرے مونڈھوں کے درمیان پانی کے چھینٹے دیئے اسکے بعد فرمایا۔ "اب اپنی دولہن کے پاس جاؤ"۔

(حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۹۳)

نوٹ :۔ پانی پر صرف دعا پڑھ کر دم کریں۔ اس میں کلی نہ کریں۔ حضور اکرم ﷺ کا لعاب دہن باعث برکت ہے اور بیماریوں سے شفا اور جہنم کی آگ کے حرام ہونے کا سبب ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

شبِ زُفاف (سہاگ رات) کے آداب

جب دولہا، دولہن کمرے میں جائیں اور تنہائی ہو تو بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے دولہن، دولہا دونوں وضو کرلیں اور پھر جاء نماز یا کوئی پاک کپڑا بچھا کر دو رکعت نماز نفل شکرانہ پڑھے۔ اگر دولہن حیض کی حالت میں ہو تو نماز نہ پڑھے لیکن دولہا ضرور پڑھے۔

حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ــــ

"ایک شخص نے اُن سے بیان کیا کہ میں نے ایک جوان لڑکی سے نکاح کر لیا ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھے پسند نہیں کرے گی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ "محبت و اُلفت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور نفرت شیطان کی طرف سے، جب تم اپنی بیوی کے پاس جاؤ تو سب سے پہلے اس سے کہو کہ وہ تمہارے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے۔ انشاء اللہ تم اُسے محبت کرنے والی اور وفا کرنے والی پاؤ گے"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۵)

نماز کی نیت :۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز نفل شکرانہ کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف ــــ اَللّٰہُ اَکْبَر ــــ

پھر جس طرح دوسری نمازیں پڑھی جاتی ہے اسی طرح یہ نماز بھی پڑھے

(یعنی پہلے الحمد شریف، پھر کوئی ایک سورت ملائے)

نماز کے بعد اس طرح سے دعا کرے ــــ

"اے اللہ ! تیرا شکر و احسان ہے کہ تو نے ہمیں یہ دن دکھایا اور ہمیں اس خوشی و نعمت سے نوازہ اور ہمیں اپنے پیارے حبیب ﷺ کی اس سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اے اللہ ! ہماری اس خوشی کو ہمیشہ اسی طرح قائم رکھ، ہمیں میل ملاپ، پیار و محبت کے ساتھ اتفاق و اتحاد کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرما۔ اے رب قدیر ہمیں نیک، صالح اور فرمانبردار اولاد عطا فرما۔ اے اللہ مجھے اس سے اور اس کو مجھ سے روزی عطا فرما اور ہم پر اپنی رحمت ہمیشہ قائم رکھ اور ہمیں ایمان کے ساتھ سلامت رکھ ۔ آمین۔

شب زُفاف کی خاص دُعا

نماز اور دعا پڑھ لینے کے بعد دولھن دولھا سکون واطمینان سے بیٹھ جائیں پھر اس کے بعد دولھا اپنی دولھن کی پیشانی کے تھوڑے سے بال اپنے سیدھے ہاتھ میں نرمی کے ساتھ محبت بھرے انداز میں پکڑے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهم انّی اسئلك من خیر ها و خیر ما جبلتها علیه و اعوذ بك من شرّ ها و شرّ ما جبلتها علیه۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے اس کی (بیوی کی) بھلائی اور خیر و برکت مانگتا ہوں۔ اور اسکی فطری عادتوں کی بھلائی اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی اور فطری عادتوں کی برائی سے۔

حدیث:۔ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار عالمیان ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ---

"جب کوئی شخص نکاح کرے اور پہلی رات کو اپنی دولھن کے پاس جائے تو نرمی کے ساتھ اُس کی پیشانی کے تھوڑے بال اپنے سیدھے ہاتھ میں لے کر یہ دعا پڑھے۔
(وہی دعا جو ہم اوپر بیان کر چکے)

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۸۰، حدیث نمبر ۳۰۹۳، صفحہ نمبر ۱۵۰۔ حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۳)

اس دعا کی فضیلت:۔ شب زُفاف کے روز اس دعا کو پڑھنے کی فضیلت میں علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں ---- "اللہ رب العزت اس کے پڑھنے کی برکت سے میاں بیوی کے درمیان اتحاد و اتفاق اور محبت قائم رکھے گا۔ اور عورت میں اگر برائی ہو تو اسے دور فرما کر اس کے ذریعے نیکی پھیلائیگا، اور عورت ہمیشہ شوہر کی خدمت گزار، وفادار اور فرمانبردار رہے گی۔"

اگر ہم اس دعا کے معنوں پر غور کریں تو ہم پائیں گے کہ اس میں ہمارے لیے کتنے امن و سکون کا پیغام ہے۔ یہ دعا ہمیں درس دیتی ہے کہ کسی بھی وقت انسان کو یاد الٰہی سے غافل نہ ہونا چاہیے بلکہ ہر وقت ہر معاملے میں اللہ کی رحمت کا طلبگار رہے۔ لہٰذا اس دعا کو شادی کی پہلی رات ضرور پڑھے

ایک بڑی غلط فہمی

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جب کسی باکرہ سے پہلی بار مجامعت کی جائے تو اس سے خون کا اخراج ضروری ہے۔ چنانچہ یہ خون کا آنا اس کے باعصمت، پاک دامن ہونے کا ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ اگر خون نہ دیکھا گیا تو عورت بد چلن، آوارہ سمجھی جاتی ہے اور عورت کے باعصمت ہونے اور اس کی دوشیزگی پر شبہ کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی یہ شک اس قدر زندگی کو کڑوا اور بدمزہ کر دیتا ہے کہ نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے۔ ممکن ہے اس کا بیان بظاہر طبع گرامی کو فحش معلوم ہو لیکن تجربہ شاہد ہے کہ سیکڑوں زندگیاں اسی شک وشبہ کی بنا پر تباہ ہو چکی ہیں۔ لہذا اس مسئلے پر روشنی ڈالنا نہایت ضروری ہے۔ کیا عجب کہ ہمارے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد کوئی طلاق نامی دریا میں غوطہ زن ہو کر اپنی خوشیوں کو موت کے گھاٹ اتارنے سے بچ جائے۔

کنواری لڑکیوں کے مقامِ مخصوص میں اندر کی جانب ایک پتلی سی جھلی ہوتی ہے جسے پردہ بکارت یا پردہ عصمت (Hymen) وغیرہ کہتے ہیں۔ اس جھلی میں ایک چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے جس سے سنِ بلوغ کے بعد حیض کا خون اپنے مخصوص ایام پر خارج ہوتا رہتا ہے۔ ایسی باکرہ سے پہلی بار جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے تو اس کے آلے کے ٹکرانے سے یہ جھلی پھٹ جاتی ہے جس کے نتیجہ میں تھوڑا سے خون کا اخراج ہوتا ہے اور عورت کو معمولی سی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ پھر یہ پردہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

چونکہ یہ جھلی پتلی اور نازک ہوتی ہے تو بعض اوقات کسی کسی باکرہ کی معمولی سی چوٹ یا کسی حادثے کی وجہ سے یا بعض اوقات کسی کی خود بخود بھی پھٹ جاتی ہے۔ آج کل اکثر لڑکیاں سائیکل وغیرہ چلاتی ہیں کچھ لڑکیاں کھیل کود اور ورزش وغیرہ بھی کرتی ہیں جسکی وجہ سے بھی یہ پردہ بکارت بعض اوقات پھٹ جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے ایسی لڑکیوں کی جب شادی ہوتی ہے تو مرد کچھ نہ پا کر شک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کسی کسی دوشیزہ کی یہ جھلی ایسی لچکدار ہوتی ہے کہ مباشرت کے بعد بھی نہیں پھٹتی اور جماع میں روکاوٹ کا سبب بھی نہیں بنتی ہے اور نہ ہی خون کا اخراج واقع ہوتا ہے۔

لاکھوں میں سے کسی ایک کی یہ جھلی اتنی موٹی اور سخت ہوتی ہے کہ پھٹتی ہی نہیں جس کے لیے آپریشن (Opration) کی ضرورت پڑتی ہے۔

لہٰذا اگر کسی شخص کی شادی ایسی باکرہ سے ہو جس نے پہلی مرتبہ قرابت ہونے پر خون کا اثر ظاہر نہ ہو تو ضروری نہیں کہ وہ آوارہ، عیاش، بدچلن رہ چکی ہو۔ اس لیے اس کی عصمت، پاک دامنی پر شک کرنا کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔ جب تک کہ بد چلنی کا مکمل شرعی ثبوت شرعی گواہوں کے ساتھ نہ ہو۔

فقہ کی مشہور زمانہ کتاب "تنویر الابصار" میں ہے ۔۔۔۔

من زالت بکارتها بوثبة او درورحیض او جراحة او کبر بکر حقیقة۔

یعنی جس کا پردہ عصمت کودنے، حیض آنے یا زخم یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے پھٹ جائے تو وہ عورت حقیقت میں باکرہ (کنواری، پاک دامن) ہے۔

(تنویر الابصار۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۲، صفحہ نمبر ۳۶)

شب زفاف کی باتیں دوستوں سے کہنا

کچھ لوگ اپنے دوستوں کو شب زفاف (پہلی رات) میں بیوی کے ساتھ کی ہوئی باتیں اور ۔۔۔۔۔ مزے لے کر سناتے ہیں۔ دولہا اپنے دوستوں کو سناتا ہے اور دولہن اپنی سہیلیوں کو سناتی ہے۔ سنانے والا اور سننے والے اسے بڑی دلچسپی کے ساتھ مزے لے لے کر سنتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی جاہلانہ طریقہ ہے بھلا اس سے زیادہ بے شرمی اور بے حیائی کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔۔

" زمانے جاہلیت میں لوگ اپنے دوستوں کو اور عورتیں اپنی سہیلیوں کو رات میں کی ہوئی باتیں اور حرکتیں بتایا کرتے تھے چنانچہ سرکار مدینہ ﷺ کو اس بات کی خبر

ہوئی تو آپ نے اسے سخت ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا ـــ

ذلك مثل شیطانه لقیت شیطانا فی السکة فقضی منها حاجته والناس ینظرون الیه۔

"جس کسی نے صحبت کی باتیں لوگوں میں بیان کی اس کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان عورت، شیطان مرد سے ملے اور لوگوں کے سامنے ہی کھلے عام صحبت کرنے لگے"

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۷ ۱۲، حدیث نمبر ۲۰۷، صفحہ نمبر ۱۵۵)

ولیمہ کا بیان

"ولیمہ کرنا سنت موکدہ ہے"۔ (جان بوجھ کر ولیمہ نہ کرنے والا سخت گناہ گار ہے)

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۱)

"ولیمہ یہ ہے کہ شب زفاف کی صبح کو اپنے دوست، احباب، عزیز و اقارب اور محلّے کے لوگوں کو حسب استطاعت (حیثیت کے مطابق) دعوت کرے۔ دعوت کرنے والوں کا مقصد سنت پر عمل کرنا ہو۔ نہ یہ کہ میری واہ واہ ہوگی"۔

(بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۳۲)

حدیث: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ مجھ سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

اولم ولوشاة۔

ولیمہ کرو چاہے ایک ہی بکری ذبح ہو۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۷، صفحہ نمبر ۸۵۔
مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۵۸۔ موطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب النکاح، صفحہ نمبر ۴۴۳)

استطاعت ہو تو ولیمہ میں کم از کم ایک بکری یا ایک بکرے کا گوشت ضرور ہو کہ سرکار ﷺ نے اسے پسند فرمایا۔ لیکن اگر حیثیت نہ ہو تو پھر اپنی حیثیت کے مطابق کسی بھی قسم کا کھانا کھلا سکتے ہیں کہ اس سے بھی ولیمہ ادا ہو جائے گا۔

حدیث : حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ۔۔۔

اولم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی بعض نسآئہ بمدین من شعیر۔

نبی کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا ولیمہ دو سیر جَو کے ساتھ کیا تھا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۰۰، حدیث نمبر ۱۵۸، صفحہ نمبر ۸۷)

سیدنا امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کیمیائے سعادت" میں ارشاد فرماتے ہیں "ولیمہ میں تاخیر کرنا ٹھیک نہیں اگر کسی شرعی وجہ سے تاخیر ہو جائے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر ولیمہ کرلینا چاہیئے اس سے زیادہ دن گزرنے نہ پائے"۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۱)

مسئلہ :۔ دعوت ولیمہ صرف پہلے دن یا اس کے بعد دوسرے دن کریں۔ یعنی دو ہی دن تک یہ دعوت ہو سکتی ہے اس کے بعد ولیمہ اور شادی ختم۔

(بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۳۳)

حدیث : حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

طعام اوّل یوم حق وطعام یوم الثانی وسنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمّع سمّع اللہ بہ۔

پہلے دن کا کھانا (یعنی شب زفاف کے دوسرے روز ولیمہ کرنا) حق ہے۔ (اسے کرنا ہی چاہیئے) دوسرے دن کا سنت ہے۔ اور تیسرے دن کا کھانا سنانے اور شہرت کے لیے ہے۔ اور جو کوئی سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا۔ (یعنی اسکی سزا ملے گی)

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۴۶، حدیث نمبر ۱۰۸۹، صفحہ نمبر ۵۵۹۔
ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۳۱، حدیث نمبر ۳۲۹، صفحہ نمبر ۱۳۲)

حدیث : حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ۔۔۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ولیمہ میں پہلے روز بلایا گیا تو دعوت منظور فرمائی۔ دوسرے روز دعوت دی گئی تب بھی قبول فرمائی۔ اور تیسرے روز بلایا گیا تو دعوت منظور نہ کی، بلانے والے کو کنکریاں ماریں اور فرمایا کہ۔ "یہ شیخی بگھارنے والے اور دکھاوا کرنے والے ہیں"۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۳۱، حدیث نمبر ۳۲۹، صفحہ نمبر ۱۳۲)

دعوت قبول کرنا

دعوت قبول کرنا سنت ہے۔ بعض علما کے نزدیک دعوت قبول کرنا واجب ہے۔ دونوں قول ہیں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اجابت سنت موکدہ ہے۔ ولیمہ کے سوا دوسری دعوتوں میں بھی جانا افضل ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۳۲)

حدیث : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

اذادعی احدکم الی الولیمة فلیا تھا۔	جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کھانے کے لیے بلایا جائے تو وہ ضرور جائے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۰۲، حدیث نمبر ۱۵۹، صفحہ نمبر ۸۷۔
مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۲۔ موطا امام مالک۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۳۴)

حدیث : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من ترک الدعوۃ فقد عصی اللہ ورسولہ۔	جو دعوت قبول کر کے نہ جائے اس نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۰۲، حدیث نمبر ۱۶۳، صفحہ نمبر ۸۸۔
مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۲)

حدیث : حضرت حمید بن عبدالرحمٰن حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا گھر تمہارے گھر سے قریب ہو اُس کی دعوت قبول کرو اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی دعوت قبول کرو"۔

(امام احمد۔ ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۳۶، حدیث نمبر ۳۷۵۷، صفحہ نمبر ۱۳۴)

بغیر دعوت جانا

دعوت میں بغیر بُلائے نہیں جانا چاہیے۔ آج کل عام طور پر کئی لوگ دعوتوں میں بن بُلائے ہی چلے جاتے ہیں اور انھیں نہ ہی شرم آتی ہے اور نہ ہی اپنی عزت کا کچھ خیال ہوتا ہے۔۔۔۔ گویا ۔۔۔ ع

مان نہ مان میں تیرا مہمان ۔

حدیث : سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"دعوت میں جاؤ جب کہ بلائے جاؤ"۔۔۔ اور ۔۔۔ فرمایا ۔۔۔

ومن دخل غیر دعوۃ دخل سارقاو خرج مغیرا۔

جو بغیر بلائے دعوت میں گیا وہ چور ہو کر داخل ہوا اور غارت گیری کر کے لٹیرے کی صورت میں باہر نکلا۔ (یعنی گناہوں کو ساتھ لے کر نکلا)

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۲۷، حدیث نمبر ۳۲۲، صفحہ نمبر ۱۳۰)

بُرا ولیمہ

حدیث پاک میں اس ولیمہ کو بہت بُرا مانا گیا ہے جس میں اُمیروں کو تو بُلایا جائے اور غربا و مساکین کو فراموش کر دیا جائے۔ ایسی دعوت یقیناً بہت بُری ہے جس میں اُمیروں کی خاطر تواضع خوب بڑھ چڑھ کی جائے اور غریبوں کو نظر انداز کر دیا جائے یا اُنھیں حقارت کی نظر سے دیکھا جائے ۔

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

شرّ الطّعام طعام الولیمۃ یدعیٰ لھا الاغنیاء ویترک الفقرآء۔

سب سے بُرا ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو تو بلایا جائے اور غریبوں کا نظر انداز کر دیا جائے

(بخاری شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۱۶۳، صفحہ نمبر ۸۸۔ مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۲۔

ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۲۷، حدیث نمبر ۳۴۳، صفحہ نمبر ۱۲۰۔

موطا امام مالک۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۳۳)

آج کل مسلمانوں میں ایک اور نئی بدعت پیدا ہو چلی ہے۔ وہ کہ دعوت میں دو قسم کے کھانے ہوتے ہیں۔ سادہ اور کم لاگت والا کھانا مسلمانوں کے لیے اور بہترین قسم کے پکوان غیر مسلم دوستوں کیلئے رکھے جاتے ہیں۔ غیر مسلم دعوتیوں کی خاطر تواضع میں اسقدر غلو کیا جاتا ہے کہ پوچھیے مت۔

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

ان اللہ بریٓء من المشرکین ۵ و رسولہ ط ۔۔۔ الخ	اللہ بیزار ہے مشرکوں سے، اور (بیزار ہے) اس کا رسول ۔۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۰، سورہ توبہ، رکوع ۷، آیت ۳)

آیت: اور فرماتا اللہ تبارک و تعالی ۔۔۔

یا یّھا الذین امنوا انما المشرکون نجس ۔۔۔ الخ	اے ایمان والو ! مشرک نرے ناپاک ہیں ۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۰، سورہ التوبہ، رکوع ۱۰، آیت ۲۸)

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"جو کافروں کی تعظیم و توقیر کرے یقیناً اس نے دینِ اسلام کو ڈھانے میں مدد کی"۔ (ابن عدی، ابن عساکر، طبرانی، بیہقی، ابو نعیم فی الحلیۃ)

بتایئے جن لوگوں کے متعلق اللہ و رسول کے یہ احکام ہے۔ انکی خاطر تواضع میں اسقدر مبالغہ کرنا اور مسلمانوں کو ان سے کم درجہ میں شمار کرنا کہاں تک صحیح ہے ؟ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ۔ "صاحب ! ہم ہندوستان میں رہتے ہیں دن رات اُن کے بیچ اُٹھنا بیٹھنا ہے ہمارے کاروباری تعلقات ہے، اس لئے یہ سب کچھ کرنا ضروری ہے"۔ اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہوں گا کہ۔ "اے میرے بھائی ! ذرا یہ تو بتاؤ کہ کیا عموماً یہ غیر مسلم بھی اپنی شادی بیاہ کے موقع پر مسلمانوں کے لیے الگ اُن کا پسندیدہ کھانا رکھتے ہیں ؟ جی نہیں ! تو پھر

ہم کیوں گنہگاروں سے مصلحت (Compormoise) کریں"۔ یقیناً ایسی دعوت اور ایسے ولیمہ کا کوئی ثواب نہیں ملتا جس میں مسلمانوں سے زیادہ گنہگاروں کو اہمیت دی جائے۔

ٹیبل کرسی پر کھانا

آج کل ٹیبل کرسی پر جوتے پہنے ہوئے کھانا، کھانے کا فیشن ہو چکا ہے۔
جس دعوت میں ٹیبل کرسی کا انتظام نہ ہو وہ دعوت گھٹیا قسم کی دعوت سمجھی جاتی ہے۔
یاد رکھیئے ! ہماری شریعت میں ٹیبل کرسی پر کھانا ممنوع ہے۔ کھلانے والے اور کھانے والے دونوں گناہگار ہے، اس لیے کہ یہ نصاریٰ کا طریقہ ہے اور عموماً ٹیبل کرسی پر کھانا ہو تو لوگ جوتے پہنے ہوئے کھانا کھاتے ہیں۔

حدیث : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

اذا کلتم الطعام فاخلعو انعالکم فانہ اروح لا قدامکم وانھا سنۃ جمیلہ۔

جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کے لیے زیادہ راحت ہے، اور یہ اچھی سنت ہے ۔

(طبرانی شریف۔ مشکوۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۴۰۵۴، صفحہ نمبر ۳۱۵)

ٹیبل کرسی پر کھانے کے متعلق مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ـــــ

"ٹیبل کرسی پر جوتے پہنے ہوئے کھانا، کھانا عیسائیوں کی نقل ہے اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد یاد کرے من تشبہ بقوم فھو منھم۔ یعنی جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔ اسے روایت کیا امام احمد، ابو داؤد، ابویعلی، والطبرانی نے صحیح سند کے ساتھ۔ (فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۵۳)

یہ تو ٹیبل کرسی پر کھانے کے متعلق حکم تھا مگر موجودہ دور میں تو اتنی ترقی ہو گئی ہے کہ اکثر جگہ کھڑے کھڑے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ اس میں ایسے مسلمان زیادہ

شریک ہیں جن کے سر پر سوسائٹی میں موڈرن کہلانے کا بھوت سوار ہے۔ اور حیرت بالائے حیرت کہ اس بھکاری طرز کی دعوت کو اسٹینڈرڈ (Standard) کا نام دے دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، اور اسے کھانے پینے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے غرض کے ہر معاملے میں جانوروں سے الگ منفرد امتیازی خصوصیات سے نوازہ ..... لیکن ..... تعجب ! آج کا انسان جانوروں کے طریقوں کو اپنانے میں ہی اپنی ترقی سمجھ رہا ہیں اور اس پر پھولے نہیں سمارہا ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جانوروں کی طرح کھڑے رہ کر کھانے پینے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسئلہ :۔ بھوک سے کم کھانا سنت ہے، بھوک بھر کر کھانا مباح ہے (یعنی نہ ثواب نہ ہی گناہ) اور بھوک سے زیادہ کھانا حرام ہے۔ زیادہ کھانے کا مطلب یہ ہے کہ اتنا کھایا جس سے پیٹ خراب ہونے (یعنی بد ہضمی ہونے) کا گمان ہے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۷۸)

نئی خرافات

آج کل مسلمانوں میں ایک نئی چیز اور رائج ہو گئی ہے۔ وہ یہ کہ خواتین میں مرد اور نوجوان لڑکے کھانا پروستے ہیں۔ کھانے کے دوران بیہودہ گندہ مذاق، لڑکیوں سے چھیڑ چھاڑ اور بد تمیزی کی ہر حد کو پار کر لیا جاتا ہے، کیا اس کے حرام و گناہ ہونے میں کسی کو کوئی شک ہے۔

حدیث :۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا .....

لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ۔	اللہ کی لعنت بد نگاہی کرنے والے پر اور جس کی طرف بد نگاہی کی جائے۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ حوالہ :۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۹۱، صفحہ نمبر ۷۷)

حدیث :۔ اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ .....

"جو شخص کسی عورت کو بد نگاہی سے دیکھے گا قیامت کے دن اسکی

آنکھوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔"

اس بُرے طریقے پر پابندی لگانا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ خاص کر ہمارے گھر کے بڑے بزرگوں پر خاص ذِمہ داری ہے کہ وہ شادی بیاہ کے موقع پر عورتوں میں مردوں کو جانے اور کھانا کھلانے سے روکے، ورنہ یاد رکھیئے! محشر میں سخت پوچھ ہوگی اور آپ سے پوچھا جائے گا۔" تم قوم میں بزرگ تھے تم نے اپنی جوان نسلوں کو حرام کاموں سے کیوں نہ روکا تھا، اس بے حیائی کے خلاف تم نے کیوں اقدام نہ کیا"۔ بتایئے اس وقت آپ کے پاس کیا جواب ہوگا۔

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

الساکت عن الحق شیطان اخرس۔	یعنی حق بات کہنے سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔

آیت: اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے ـــ

فالئٰن باشروھنّ وابتغوا ما کتب اللّٰہ لکم ـــ	تو اب ان سے صحبت کرو اور طلب کرو جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقر، رکوع ۷، آیت ۱۸۷)

حدیث: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

"تم میں سے کسی کا اپنی بیوی سے مباشرت کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہء کرام نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! کوئی شخص اپنی شہوت پوری کرے گا اور اسے اجر بھی ملے گا"؟ حضور نے ارشاد فرمایا۔ "ہاں! اگر وہ حرام مباشرت کرتا تو کیا وہ گنہگار نہ ہوتا! اسی طرح وہ جائز مباشرت کرنے پر اجر کا مستحق ہے"۔

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھے کہ جب بھی مباشرت کا ارادہ ہو تو یہ معلوم کرلے کہ کہیں عورت حیض سے تو نہیں ہے۔ چنانچہ عورت سے صاف صاف پوچھ لے۔

اور عورت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو بے جھجک اپنے شوہر کو اس سے آگاہ کرے۔ اگر عورت حالت حیض میں ہو تو ہرگز ہرگز مباشرت نہ کرے کہ ان ایام میں مباشرت کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اس مسئلہ کا مفصّل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا۔

اکثر عورتیں شادی کی پہلی رات حالت حیض میں ہونے کے باوجود شرم کی وجہ سے بتاتی نہیں ہیں، یا اگر کہہ بھی دے تو بہت کم مرد ہوتے ہیں جو صبر سے کام لیتے ہیں۔ پھر اس جلد بازی کی سزا عمر بھر ڈاکٹروں اور حکیموں کی فیس کی شکل میں بھگتتے پھرتے ہیں۔ لہذا مرد اور عورت دونوں کو ایسے موقعوں پر صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔

کچھ مرد مطلب پرست ہوتے ہیں انہیں صرف اپنے مطلب سے ہی لینا ہوتا ہے۔ وہ دوسروں کی خوشی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، اور یہ ہی اصول وہ اپنی بیوی کے ساتھ بھی روا رکھتے ہیں۔ چنانچہ جب ان کے دل میں خواہش جماع ہوتی ہے تو یہ نہیں دیکھتے کہ عورت اس کے لیے تیار ہے یا نہیں، وہ کہیں کسی دُکھ درد یا بیماری میں مبتلا تو نہیں ہے۔ ان سب باتوں سے انہیں کوئی مطلب نہیں ہوتا وہ بے صبری کے ساتھ عورت سے اپنی خواہش کی تکمیل کر لیتے ہیں۔ اس حرکت سے عورت کی نگاہ میں مرد کی عزت کم ہو جاتی ہے اور وہ مرد کو مطلب پرست سمجھنے لگتی ہے، ساتھ ہی مباشرت کا وہ لطف بھی حاصل نہیں ہو پاتا ہے جو ـــ ع ـــ
دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی ـــ کا منظر پیش کر سکے۔

حدیث : عتبہ بن اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اذا اتی احدکم اھلہ فلیستتر ولا یتجرّد تجرّد الحمیرین۔	تم میں سے جو کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو پردہ کرلے اور گدھوں کی طرح ننگے شروع ہو جائے۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۱۶، حدیث نمبر ۱۹۹۰، صفحہ نمبر ۵۳۸)

حدیث : سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

"مرد کو چاہیے کہ اپنی عورت پر جانوروں کی طرح نہ گرے۔ صحبت سے پہلے قاصد ہوتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ! وہ قاصد کیا ہے ؟ ارشاد فرمایا۔

وہ بوس کنار اور محبت آمیز گفتگو وغیرہ ہیں"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۲)

حدیث : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ...... "جو مرد اپنی بیوی کا ہاتھ اُس کو بہلانے کے لیے پکڑتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ جب مرد محبت سے عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالتا ہے اس کے حق میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جب عورت سے جماع کرتا ہے تو دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جاتا ہے"۔ (غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۳)

صحبت سے پہلے خود بے چین نہ ہو جائے اپنے آپ پر پورا اطمینان رکھے جلد بازی نہ کرے۔ پہلے بیوی سے پیار و محبت بھری گفتگو کرے پھر بوس و کنار کے ذریعے اسے مباشرت کے لئے آمادہ کرے اور اس دوران دل ہی دل میں یہ دعا پڑھے ۔

بسم اللہ العلیّ العظیم اللہ اکبر اللہ اکبر

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے جو بزرگ و برتر عظمت والا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے۔

اس کے بعد جب مرد، عورت صحبت کا ارادہ کرلیں تو برہنہ ہونے سے قبل ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

قل ہو اللہ احد ، اللہ الصمد ، لم یلد ، ولم یولد ، ولم یکن لہ کفوا احد

سورہ اخلاص پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں

بسم اللہ اللّٰھمّ جنّبنا الشیطان وجنّب الشیطان ما رزقتنا ۔

ترجمہ :۔ اللہ کے نام سے۔ اے اللہ دور کر ہم سے شیطان مردود کو اور دور کر شیطان مردود کو اس اولاد سے جو تو ہمیں عطا کرے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر صفحہ نمبر ۲۷ ۲۔ مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۴ ۴۔

احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۳ ۔ حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۵)

حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

قد ربینھا فی ذلک او قضی ولد لم یضرہ شیطان ابدا۔	جو شخص اس دُعا کو صحبت کے وقت پڑھے گا (وہی دعا جو اوپر لکھی گئی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس

پڑھنے والے کو اگر اولاد عطا فرمائے تو اس اولاد کو شیطان کبھی بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳۔ حدیث نمبر ۱۵۰، صفحہ نمبر ۸۵۔ مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۳۔
ترمذی شریف۔ جلد ۱، حدیث نمبر ۱۰۸۷، صفحہ نمبر ۵۵)

خبردار :۔ اس حدیث کی شرح میں حضور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب "غنیۃ الطالبین" میں۔ حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ" میں۔ اور سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ" میں ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

" اگر کوئی شخص صحبت کے وقت دعا نہ پڑھے (یعنی شیطان مردود سے اللہ کی پناہ نہ مانگے) تو اس شخص کی شرمگاہ سے شیطان لپٹ جاتا ہے اور اُس مرد کے ساتھ شیطان بھی اُس کی بیوی سے صحبت کرنے لگتا ہے۔ اور اس جماع سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ نافرمان، بُری خصلتوں والی، بے غیرت، اور بد دین و گمراہ ہوتی ہے۔ شیطان کی اِس دخل اندازی کے سبب اولاد میں تباہ کاری آجاتی ہے"۔ (والعیاذ باللہ)

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۶، اشعۃ اللمعات۔ فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ ۴۶)

حدیث :۔ بخاری شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔۔۔

"اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو دیکھ لوں تو تلوار سے اس کا کام تمام کردوں۔ ان کی اس بات کو سُن کر لوگوں نے تعجب کیا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ لوگو تمہیں سعد کی اس بات پر تعجب آتا ہے حالانکہ میں تو ان سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۷۱۳، صفحہ نمبر ۱۰۴)

کیا آپ گوارہ کرینگے کہ آپ کی بیوی کے ساتھ کوئی اور مرد مباشرت کرے۔ یقیناً اگر آپ میں غیرت کا تھوڑا سا بھی حصہ موجود ہے تو آپ یہ ہرگز گوارہ نہیں کرینگے۔ پھر بتایئے آپ یہ کیسے گوارہ کرلیتے ہیں کہ آپ کی بیوی کے ساتھ شیطان مردود بھی صحبت کرے۔ (والعیاذباللہ)۔ لہذا اس مصیبت سے بچنے کے لیے جب بھی صحبت کرے تو یاد کرکے دعا پڑھ لے یا کم از کم اعوذ باللہ من الشیطان الرّجیم ہ بسم اللہ الرّحمن الرّحیم۔ ضرور پڑھ لیا کرے۔

غالباً آج کل بہت سے ہمارے بھائی ایسے ہونگے جو صحبت کے وقت دعا نہیں پڑھتے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ نسلیں بے غیرت، نافرمان، اور دین سے دور نظر آرہی ہیں۔ ہمارا اور آپ کا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ۔۔ اولاد سے باپ کہتا ہے کہ بزرگوں کی مزارات پر حاضر ہونا چاہیئے۔ بیٹا بزرگوں کے مزاروں پر جانے کو زنا اور قتل سے بدتر سمجھتا ہے۔ باپ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے آقا و مولیٰ ہیں۔ بیٹا رسول اللہ کو اپنے جیسا بشر اور بڑے بھائی سے زیادہ سمجھنے کو تیار نہیں۔ (معاذ اللہ) غرض کہ اسطرح کی سیکڑوں مثالیں ہیں کہ دنیاوی معاملہ ہو یا پھر دینی، اولاد اپنے ماں باپ اور بزرگوں سے باغی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے

جماع کا صحیح مقام

آیت: رب تبارک وتعالیٰ قرآن عظیم میں ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ط ۔۔۔الخ ۔۔

تمہاری عورتیں تمہارے لیے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتوں میں جس طرح چاہو، اور اپنے بھلے کا کام پہلے کرو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقرہ رکوع ۱۲، آیت ۲۲۳)

حدیث: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

"یہ آیت کریمہ مباشرت کے متعلق نازل ہوئی"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۹۱۳، حدیث نمبر ۱۶۹۰، صفحہ نمبر ۷۲۹)

حدیث : اللہ کے پیارے حبیب سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"صحبت صرف عورت کی فرج میں ہی ہونی چاہئے، چاہے آگے سے کرے یا پیچھے سے، دائیں کروٹ سے ہو یا بائیں کروٹ سے، جس طرح کوئی شخص اپنے کھیت میں جس طرف سے آنا چاہے آتا ہے اسی طرح اسکی بیوی اس کے لیے کھیت کی مانند ہے اس سے وطی کسی بھی سمت سے کی جاسکتی ہے لیکن وطی صرف فرج میں ہی ہونی چاہئے"۔ (احیاء العلوم)

انزال کے وقت کی دعا

جس وقت انزال ہو یعنی مرد کی منی اسکے آلے سے نکل کر عورت کی فرج میں داخل ہونے لگے اس وقت دل ہی دل میں یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطٰنِ فِيْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِيْباً۔

ترجمہ :۔ اے اللہ شیطان کے لے حصہ نہ بنا اس میں جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے۔

(حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۵۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۹۔ نصف آخر، صفحہ نمبر ۱۶۱)

اِس دُعا کی تعلیم دینا اس بات کی شہادت ہے کہ اِسلام ایک مکمل دین ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر اپنا حکم نافذ کرتا ہے تاکہ مسلمان کسی بھی معاملے میں کسی دوسرے دھرم و قانون کا محتاج نہ رہے اور اس دعا میں دوسری حکمت یہ بھی ہے کہ مسلمان کسی بھی حال میں یادِ الٰہی سے غافل نہ رہے بلکہ ہر حال میں اللہ کی رحمت کا اُمیدوار رہے۔

ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ آنے والی اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا تو کی جائے کہ اللہ تعالیٰ اُسے شیطان سے محفوظ رکھے لیکن جب اولاد پیدا ہو جائے اور اُسے شیطانی کاموں سے نہ روکے، اُسے بُری باتوں سے منع نہ کرے اور اچھی باتوں کا حکم نہ دے تو بڑی عجیب و تعجب خیز بات ہو گی۔ اس لیے آگاہ ہو جایئے کہ یہ دعا ہمیں آئندہ کے لیے بھی عملِ خیر کرنے کی دعوت فکر دیتی ہے۔

انزال کے فوراً بعد الگ نہ ہو

حدیث: حضرت سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ "مرد میں یہ کمزوری کی نشانی ہے کہ جب مباشرت کا ارادہ کرے تو بوس و کنار سے پہلے جماع کرنے لگے اور جب انزال ہو جائے تو صبر نہ کرے اور فوراً الگ ہو جائے کہ عورت کی حاجت پوری نہیں ہوتی"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۶)

امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــ

"انزال ہونے کے بعد فوراً عورت سے جُدا نہ ہو یہاں تک کہ عورت کی بھی حاجت پوری ہو۔ حدیث پاک میں اس کا بھی حکم ہے۔ اللہ عزوجل کی بے شمار درودیں اس نبی رحمت ﷺ پر جنھوں نے ہم کو ہر باب میں تعلیم خیر دی اور ہماری دنیاوی و دینی ضرورتوں کی کو بغیر کسی دوسرے کے سہارے نہ چھوڑا"۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹۔ نصف اول۔ صفحہ نمبر ۱۹۱)

چنانچہ مرد کو انزال ہو بھی جائے تو فوراً عورت سے الگ نہ ہو جائے بلکہ اسی طرح کچھ دیر اور ٹھہرے رہے تاکہ عورت کا بھی مطلب پورا ہو جائے۔ کیونکہ عورت کو دیر میں انزال ہوتا ہے۔

مباشرت کے بعد عضو مخصوص کی صفائی

صحبت کے بعد مرد اور عورت الگ ہو جائیں۔ پھر کسی صاف کپڑے سے پہلے دونوں اپنے اپنے مقام مخصوص کو صاف کریں تاکہ بستر پر گندگی نہ لگنے پائے۔ صفائی کے بعد پیشاب کرلیں کہ اس کے بہت سے فائدے اطباء نے بیان کیے ہیں۔ جن میں سے چند یہاں ذکر کیے جاتے ہیں ـــ

۱) اگر مرد کے آلے میں کچھ منی باقی رہ گئی ہو تو پیشاب کے ذریعے نکل جاتی ہے۔ کیونکہ اگر تھوڑی سی منی عضو میں اوپر رہ جائے تو بعد میں پیشاب میں جلن اور

کھجلی کی بیماری ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

۲) پیشاب جراثیم کش ہوتا ہے۔(کیونکہ پیشاب میں جراثیم کو ختم کرنے والے اجزا پائے جاتے ہیں)اس لیے پیشاب کے وہاں سے گزرنے سے اس جگہ کی ساری گندگی ختم ہو جاتی ہے اور اس جگہ کے جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔اور شرمگاہ کی نالی صاف ہو جاتی ہے۔اس طرح کے اور بھی کئی فائدے ہیں جن کی تفصیل یہاں طوالت کا سبب ہیں۔

نوٹ :۔ پیشاب کے عضو تناسل سے جدا ہونے کے بعد اور ٹھنڈے ہونے پر خود پیشاب کے کروڑہا جراثیم بڑھ کر نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں اس لیے اسلامی شریعت میں پیشاب کا کسی طرح کا بھی استعمال حرام ہے۔

پیشاب کر لینے کے بعد شرمگاہ اور اسکے اطراف کے حصہ کو اچھی طرح سے دھولیں اس سے بدن تندرست رہتا ہے اور کھجلی کی بیماری سے بچاؤ ہو جاتا ہے۔

لیکن یاد رکھیئے ! مباشرت کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئے کہ اس سے بخار ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔اس لیے کہ صحبت کے بعد جسم کا درجہ حرارت (Body Tempreture) بڑھ جاتا ہے۔اور جسم میں گرمی آجاتی ہے اگر گرم جسم پر ٹھنڈا پانی ڈالا جائیگا تو بخار جلد ہونے کا خطرہ ہے۔ لہٰذا صحبت کرنے کے بعد تقریباً پانچ،دس منٹ بیٹھ جائے یا لیٹ جائے تاکہ بدن کی حرارت اعتدال پر آجائے۔پھر اس کے بعد پانی کا استعمال کرے۔اگر جلدی ہو تو ہلکے گرم گنگنے پانی سے شرمگاہ دھونے میں کوئی نقصان نہیں۔

مُباشِرت کے چند مزِید آداب

جیسا کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ مذہب اسلام ہماری ہر جگہ ہر حال میں رہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کے آپسی تعلقات میں بھی ایک بہترین دوست ورہنما بن کر ابھرتا ہے اور ہماری بھرپور رہنمائی کرتا ہے۔

یہاں ہم شرعی روشنی میں مباشرت کے چند مزید آداب بیان کررہے ہیں جنھیں یاد رکھنا اور اس پر عمل کرنا ہر شادی شدہ مسلمان مرد وعورت پر ضروری ہے۔

صحبت تنہائی میں کریں

آپ نے سڑکوں پر سینما ہال میں اور باغوں میں کھلے عام کچھ پڑھے لکھے کہلانے والے موڈرن انسان دیکھے ہوں گے جو انسانی شکل میں جانور نظر آتے ہیں کیونکہ وہ سڑکوں وباغوں میں ہی وہ سب کچھ کرلیتے ہیں جو انھیں نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن الحمدللہ ! ہم مسلمان ہیں اور اشرف المخلوقات، اس لئے ہم پر ضروری ہے کہ ہم اسلام کا حکم مانیں اور موڈرن جانور نما انسانوں کی نقل سے بچیں۔ لہذا یاد رکھیے صحبت ہمیشہ تنہائی میں کرے اور ایسی جگہ کرے جہاں کسی کے اچانک آنے کا خطرہ نہ ہو۔ اور اس وقت کمرہ میں اندھیرا کرلیں روشنی میں ہرگز نہ ہو

مسئلہ :۔ بیوی کا ہاتھ پکڑ کر مکان کے اندر لے گیا اور دروازہ بند کرلیا اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ ذطی (مباشرت) کرنے کے لیے ایسا کیا ہے تو یہ مکروہ ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۵۷)

مسئلہ :۔ جہاں قرآن کریم کی کوئی آیت کریمہ کسی چیز پر لکھی ہوئی ہو۔ اگرچہ اوپر شیشہ (کانچ) ہو۔ جب تک اس پر کپڑے کا غلاف نہ ڈال لے وہاں صحبت کرنا یا برہنہ ہونا بے ادبی ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۲۵۸)

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غنیۃ الطالبین" میں اور اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ملفوظات "الملفوظ" میں فرماتے ہیں ــــ

"جو بچہ سمجھتا ہے اور دوسروں کے سامنے بیان کر سکتا ہے اس کے سامنے صحبت کرنا مکروہ (تحریمی) ہے۔ (یعنی شریعت میں ناپسندہ و ناجائز ہے)"

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۲، صفحہ نمبر ۹۶ اور الملفوظ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۳)

مسئلہ :۔ کسی کی دو بیویاں ہوں تو ایک بیوی سے دوسری بیوی کے سامنے صحبت کرنا جائز نہیں۔ مرد کو اپنی بیوی سے تو حجاب نہیں لیکن ایک بیوی کو دوسری بیوی سے تو پردہ فرض ہے اور شرم و حیا ضروری ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۲۰۷)

مباشرت سے پہلے وضو

مباشرت سے پہلے وضو کر لینا چاہیئے کہ اسکے بہت سے فائدے ہیں۔ جن میں سے چند ہم یہاں بیان کرتے ہیں ــــ

۱) اوّل وضو کرنا ثواب اور باعثِ برکت۔

۲) مباشرت سے پہلے وضو کرنے کی حکمت ایک یہ بھی ہے کہ مرد و عورت دونوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ صحبت ہم صرف اپنی خواہشات نفسانی کی تکمیل کے لیے نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ نیک صالح اولاد پیدا کرنا مقصود ہے۔ اور دوسری حکمت یہ ہے کہ کسی بھی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔

۳) مرد باہر کے کاموں سے اور عورت گھر کے کاموں کی وجہ سے دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں۔ تھکا جسم دوسرے کے لیے فائدہ بخش ثابت نہیں ہوتا، لہٰذا وضو کر لینا چستی، قوت، اور خود اعتمادی کا سبب بنتا ہے۔

۴) دن بھر کی بھاگ دوڑ میں جسم و چہرہ پر دھول مٹی اور جراثیم موجود رہتے ہیں۔ جب مرد و عورت بوس و کنار کرتے ہیں تو یہ جراثیم منہ اور سانسوں کے ذریعے

جسم میں داخل ہو سکتے ہیں جس سے آگے مختلف امراض کے پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایسے سیکڑوں فائدے ہیں جو وضو کر لینے سے حاصل ہوتے ہیں۔

نشے کی حالت میں مُباشرت

شریعتِ اسلامی میں ہر قسم کا نشہ حرام ہے۔ اور اسلام میں شراب کو تو ام الخبائث (یعنی تمام برائیوں کی ماں) تک بتایا گیا ہے۔

حدیث: دو حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ۔۔۔

"جس نے شراب پی گویا اس نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا"۔

(حوالہ فتاوی مصطفویہ۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۶)

حدیث: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

الا یشرب الخمر حین یشر بھا و ھو مؤمن۔	شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۶۸، حدیث نمبر ۱۷۱۲، صفحہ نمبر ۹۱۴)

حدیث: اور فرماتے ہیں پیارے آقا ﷺ۔۔۔

مدمن الخمر ان مات لقی اللہ کعابدوثن۔	شرابی اگر بغیر توبہ کیے مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے بتوں کی پوجا کرنے والا۔

(امام احمد۔ ابن حبان۔ حوالہ:۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۴۸)

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا

من زنی اوشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسہ۔	جو زنا کرے یا شراب پیے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان ایسے کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے (آسانی کے ساتھ) کرتہ کھینچ لیتا ہے۔

(حاکم شریف۔ حوالہ:۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۴۷)

حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ---

"خدا کی قسم ! شراب اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ اور اگر کسی کے دل میں ایمان ہو اور وہ شراب پیئے تو شراب اس کے ایمان کو ختم کر دیتی ہے۔ (اس لیے کہ شرابی آدمی نشے میں ہوتا ہے تو اس کی زبان سے کلمہ کفر جاری ہو جاتے ہیں)

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۱۶۰)

حدیث : حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

"ایک دفعہ شراب (کا ایک گھونٹ) پینے سے چالیس روز تک شرابی کی نماز، روزہ اور دیگر اعمال قبول نہیں ہوتے دوسری دفعہ پینے سے اسی روز تک، تیسری دفعہ پینے سے ایک سو بیس روز تک ----

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۱۶۸)

حدیث : حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم، سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا------------"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قسم میری عزت کی، جو کوئی میرا بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اسے اتنا ہی پیپ پلاؤنگا"۔

(امام احمد۔ حوالہ :۔ بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۹، صفحہ نمبر ۵۲)

اسی طرح وہسکی، بی ئر، تاڑی، گانجہ، براون شوگر، وغیرہ۔ جتنی بھی ایسی چیزیں ہیں جن سے نشہ آتا ہو وہ شریعت میں حرام ہے۔

حدیث : حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں۔

نہی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر ومفتر۔	رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز جو نشہ لائے اور ہر چیز کہ عقل میں فتور ڈالے حرام فرمائی۔

(امام احمد۔ ابو داؤد۔ حوالہ :۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۴۹)

حکیموں اور ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ ---

"نشے کی حالت میں مباشرت کرنے سے رہومیٹک پین (Rheumatic Pain) نامی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اولاد اپاہج (لنگڑی لولی) پیدا ہوتی ہے"۔

خوشبو کا استعمال

مباشرت سے پہلے خوشبو لگانا بہتر ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔ آپ ہمیشہ خوشبو کا استعمال فرمایا کرتے تھے تاکہ ہم غلام بھی سنت پر عمل کرنے کی نیت سے خوشبو لگایا کریں۔ ورنہ اس بات میں کسی کو کوئی شک وشبہ نہیں کہ آپ کا وجودِ مبارک خود ہی مہکتا رہتا اور آپ کا مبارک پسینہ خود کائنات کی سب سے بہترین خوشبو ہے۔ مباشرت سے قبل خوشبو کا استعمال کرنا سنت ہے۔ خوشبو سے دل و دماغ کو تازگی اور سکون ملتا ہے اور جماع میں دلچسپی بڑھتی ہے۔

حافظ الحدیث حضرت امام قاضی فضیل عیاض اندلسی مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف "کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ" میں ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"حضور ﷺ کو خوشبو بہت زیادہ پسند تھی۔ رہا آپ کا خوشبو استعمال کرنا تو وہ اس وجہ سے تھا کہ آپ کی بارگاہ میں ملائکہ حاضر ہوتے تھے۔ اور دوسری وجہ یہ تھی کہ خوشبو جماع اور اسبابِ جماع میں معین ومددگار ہے۔ خوشبو آپ کو بالذات محبوب نہیں تھی بلکہ بالواسطہ یعنی شہوت کا زور کم کرنے کی غرض سے محبوب تھی ورنہ حقیقی محبت تو آپ کو ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ مخصوص تھی"۔

(شفا شریف۔ جلد ۱۔ باب نمبر ۲۔ صفحہ نمبر ۱۵۷)

لیکن یاد رہے کہ صرف عطر کا ہی استعمال کرے۔ افسوس کہ آج کل خالص عطر کا ملنا بھی دشوار ہو گیا ہے اب عموماً جو عطریات بازاروں میں ملتے ہیں ان میں کیمیکلس (Chemicals) ہوتے ہیں۔ ان کا لباس میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن سر اور داڑھی میں لگانا نقصان دہ ہے۔ اسپرے میں اسپرٹ (Alkohal) کی ملاوٹ ہوتی ہے جو کہ شراب کے حکم میں ہے

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"الکوحل (شراب) والے عطر (یا اسپرے) کا استعمال گناہ ہے، بلکہ ایسے

عطر کی خوشبو سونگھنا بھی ناجائز ہے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۸۸)

اس لئے صرف ایسے عطر کا استعمال کرے جسمیں اسپرٹ (الکوہل) نہ ہو۔

الکوہل والے سینٹ یا عطر کی پہچان یہ ہے کہ اُسے اگر ہتھیلی پر لگایا جائے تو ٹھنڈک محسوس ہو گی اور فوراً اڑ بھی جائے گا۔

عورتیں ایسے عطر کا استعمال کریں جس کی خوشبو ہلکی ہو۔ ایسی نہ ہو کہ جس کی خوشبو اڑ کر مردوں تک پہنچ جائے۔ آج کل اکثر عورتیں ایسے اسپرے، عطر یا پھر پوڈر، کریم وغیرہ کا استعمال کرتی ہے کہ جس گلی سے گزر جائے ساری گلی مہک اٹھتی ہے، اور من چلے لڑکے ہائے ہائے پکارنے لگتے ہیں اور سیٹیاں بجا بجا کر بیہودہ حرکتیں کرتے ہیں۔ ایسی عورتیں اس حدیث کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔

حدیث: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

ایما امراۃ استعطرت فمرّت علی قوم لیجد وامن ریحھا فھی زانیۃ۔	جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ انھیں خوشبو پہنچے تو وہ عورت زانیہ (زنا کرنے والی پیشہ ور) ہے۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۷۴، حدیث نمبر ۱۷۷، صفحہ نمبر ۲۶۴۔

نسائی شریف۔ جلد ۳، باب کتاب الزینۃ، صفحہ نمبر ۳۹۸)

مُباشرت کھڑے کھڑے نہ کریں

مباشرت کھڑے کھڑے نہ کریں کہ یہ جانوروں کا طریقہ ہے۔

اور نہ ہی بیٹھے بیٹھے کہ یہ مرد اور عورت دونوں کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس طریقے سے مباشرت کرنے سے بدن لاغر اور خاص کر مرد کا عضوہ تناسل جڑ سے کمزور ہو جاتا ہے۔ اور اگر حمل قرار پا جائے تو بچہ کمزور، اپنگ (ہاتھ پاؤں سے اپاہج) پیدا ہوتا ہے یا پھر جسم کا کوئی حصہ ادھورا ہو گا۔

بعض معتمد علماء دین نے فرمایا ہے کہ ----

"کھڑے کھڑے مباشرت کرنے سے اگر عورت کو حمل قرار پا جائے تو اولاد بد دماغ، اور بیوقوف ہو گی یا پیدائشی طور پر نیم پاگل پیدا ہو گی"۔

حکیموں کی اس متعلق تحقیق یہ ہے کہ ----

"کھڑے رہ کر مباشرت کرنے سے رعشہ (بدن ہلنے) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ (والعیاذ باللہ)

مباشرت کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بستر پر لیٹے لیٹے ہو۔ اور عورت نیچے کی جانب اور مرد اوپر کی جانب ہو جیسا کہ قرآن کریم میں بھی حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا رضی اللہ عنہا کے واقعہ میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے ---- چنانچہ ----

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ----

فلما تغشٰها حملت حملا خفيفا ۔۔	پھر جب مرد اس پر چھایا اُسے ایک ہلکا سا پیٹ رہ گیا۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۹، سورہ اعراف، رکوع ۱۴، آیت ۱۸۹)

اس آیت کریمہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ جماع کے وقت عورت چت لیٹے اور مرد اس پر ہمٹ (الخ) لیٹے کہ اس طریقہ سے مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھک بھی جائے گا، جیسا کہ آیت کریمہ میں ان جملوں کے ساتھ کہ "پھر مرد اس پر (یعنی عورت پر) چھایا" سے اشارہ کیا گیا ہے۔ اور اس طریقہ سے مباشرت قانون فطرت کے مطابق ہے۔ اب اگر اس کے خلاف ورزی کی گئی تو بہر حال نقصان تو ضرور ہو گا۔ دیکھا جائے تو اس طریقے میں زیادہ راحت و آسانی ہے۔ عورت کو اس سے مشقت نہیں ہوتی اور مرد کی منی کا آسانی سے خروج ہو کر عورت کے فرج میں دخول ہوتا ہے۔ اور استقرار حمل جلد قرار پاتا ہے۔

حکیم بو علی سینا جو اپنے زمانے کا ایک مشہور و معروف حکیم گزرا ہے، اس نے لکھا ہے کہ ----

"اگر عورت اوپر اور مرد نیچے ہو تو اس صورت میں مرد کی کچھ منی اسکے عضو میں باقی رہ کر تعفن پیدا کرے گی اور پھر بعد میں تکلیف و اذیت کا باعث بنے گی"۔

قبلہ کی طرف رُخ نہ ہو

حضور سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔
"صحبت کرنے کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ صحبت کے وقت منہ قبلہ کی طرف سے پھیر لیں"۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۶)

حضور سیدی اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔
"صحبت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ و خلاف ادب ہے جیسا کہ درمختار میں اس کا بیان ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۱۴۰)

جماع کے وقت قبلہ کی طرف سے رخ پھیرنے کے لیے غالباً اس لیے کہا گیا ہے کہ قبلہ کی تعظیم ہر مسلمان پر ضروری ہے، اس کی طرف رُخ کر کے بندہ اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہے، اور قبلہ کی طرف تھوکنے، پیشاب پاخانہ کرنے اور برہنہ اس کی طرف رُخ کرنے کی سخت ممانعت آئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے کہ ۔۔۔

حدیث: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ان احدکم اذ اقام فی صلاتہ فانہ ینا جی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ ۔۔۔ الخ

جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے یا اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔ (یعنی قبلہ کی جانب اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ ہوتی ہے)

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۷۲، حدیث نمبر ۳۹۳، صفحہ نمبر ۲۲۳)

اب چونکہ جماع کے وقت مرد و عورت برہنگی کی حالت میں ہوتے ہیں تو بھلا اس حالت میں قبلہ کی طرف رخ کیسے کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ادباً مباشرت کے وقت قبلہ کی جانب رخ کرنے سے منع فرمایا گیا۔

برہنہ صحبت کرنا

مباشرت کے دوران مرد اور عورت کوئی چادر وغیرہ اوڑھ لیں، جانوروں کی طرح برہنہ صحبت نہ کریں۔

حدیث: حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ....

"جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرے تو پردہ کرلے، بے پردہ ہوگا تو فرشتے حیا کی وجہ سے باہر نکل جائیں گے اور شیطان آجائے گا۔ اب کوئی بچہ ہوا تو شیطان کی اس میں شرکت ہوگی"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۶)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ....

"صحبت کے وقت اگر کپڑا اوڑھے ہے بدن چھپا ہوا ہے تو کچھ حرج نہیں اور اگر برہنہ ہے تو ایک تو برہنہ صحبت کرنا خود مکروہ ہے۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحبت کے وقت مرد و عورت کو کپڑا اوڑھ لینے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ولا یتجرد ان تجرد والعیر .... یعنی گدھے کی طرح برہنہ نہ ہو"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۱۴۰)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں ....

"برہنہ رہ کر صحبت کرنے سے اولاد کے بے شرم و بے حیا ہونے کا خطرہ ہے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۴۶)

سوچئے انسان کی ذرا سی لاپرواہی کہاں تک نقصان کا سبب بن جاتی ہے۔ غالباً زمانے میں جو شرم و حیا کا جنازہ نکلتا جارہا ہے اُس کی سیکڑوں وجوہات میں سے یہ بھی ایک وجہ رہی ہو کہ مُباشرت برہنہ ہو کر کی گئی اور یہ اثر نسل میں آیا، نتیجہ یہ کہ شرم و حیا کو موجودہ نسل نے زندہ درگور کردیا ہے۔

دورانِ جماع شرمگاہ دیکھنا

مسئلہ :۔ میاں بیوی کا صحبت کے وقت ایک دوسرے کی شرمگاہ کو مَس کرنا بے شک جائز ہے بلکہ نیک نیت سے ہو تو مستحب وثواب ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۵۷۱۔ اور جلد ۹، صفحہ نمبر ۷۲)

مسئلہ :۔ مرد اپنی بیوی کے ہر عضو کو چھو سکتا ہے اور عورت بھی اپنے شوہر کے ہر عضو کو چھو سکتی ہے خواہ شہوت سے ہو یا بلا شہوت۔ یہاں تک کہ ہر ایک دوسرے کی شرمگاہ کو چھو بھی سکتے ہیں، مگر بغیر ضرورت کے شرمگاہ کا دیکھنا اور چھونا خلاف اولیٰ و مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۳۲۷۔ بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۵۷)

دورانِ صحبت مرد اور عورت نے ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اس کے بہت سے نقصانات ہیں۔

حدیث :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہے ۔۔۔

"حضور اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا لیکن نہ کبھی آپ نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں آپ کا ستر دیکھا"۔

(ابن ماجہ شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۱۶، حدیث نمبر ۱۹۹۱، صفحہ نمبر ۵۳۸)۔

حدیث :۔ حضرت ابن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی سے مباشرت کرے تو اس کی فرج (شرمگاہ) کو نہ دیکھے کہ اس سے آنکھوں کی بینائی ختم ہو جاتی ہے"۔

(حاشیہ مسند امام اعظم۔ صفحہ نمبر ۲۲۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ۔۔۔

"جماع کے وقت شرمگاہ دیکھنے سے حدیث میں ممانعت فرمائی اور فرمایا،

فانه یورث العمی ۔ یعنی وہ اندھے ہونے کا سبب ہے۔ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ۔ "اس سے اندھے ہونے کا سبب یا وہ اولاد اندھی ہو جو اس جماع سے پیدا ہوگی، یا معاذ اللہ ! دل کا اندھا ہونا ہے کہ سب سے بدتر ہے"۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۵۷۰)

"قانون شریعت" میں ہے ---

"(دوران صحبت) عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرے کیونکہ اس سے نسیان (بھولنے کی بیماری) پیدا ہوتی ہے اور نظر بھی کمزور ہوتی ہے"۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۰۲)

پستان چومنا

مباشرت کے وقت عورت کے پستان چومنے یا چوسنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن خیال رہے کہ دودھ حلق میں نہ جائے۔ اگر حلق میں دودھ آگیا تو فوراً تھوک دے، جان بوجھ کر دودھ پینا ناجائز و حرام ہے۔

امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ المولیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ" میں نقل فرماتے ہیں ---

"صحبت کے وقت اپنی بیوی کے پستان منہ میں لینا جائز ہے بلکہ اچھی نیت سے ہو تو ثواب کی امید ہے جیسا کہ ہمارے امام، امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو مس کرنے کے بارے میں فرمایا۔ "ارجو انها یوجران علیه۔ یعنی میں امید کرتا ہوں کہ وہ دونوں اس پر اجر (ثواب) دیئے جائیں گے۔ ہاں اگر عورت دودھ والی ہو تو ایسا چوسنا نہ چاہئے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آجائے اور حلق میں نہ جانے دے تو حرج نہیں کہ عورت کا دودھ حرام ہے نجس نہیں۔ البتہ روزے میں اس خاص صورت سے پرہیز کرنا چاہئے"۔

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۱۰، نصف آخر۔ صفحہ نمبر ۷۲)

کچھ لوگوں میں یہ غلط فہمی ہے کہ دوران جماع اگر عورت کا دودھ مرد کے منہ میں چلا گیا تو عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور خود بخود طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات غلط ہے اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

فقہ کی مشہور کتاب "درِ مختار" میں ہے۔۔۔

"مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی تو نکاح میں کوئی خرابی نہ آئی چاہے دودھ منہ میں آگیا ہو، بلکہ حلق سے اتر گیا ہو تب بھی نکاح نہ ٹوٹے گا۔ لیکن حلق میں جان بوجھ کر لینا جائز نہیں۔ (درمختار۔ حوالہ : قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۲)

اسی طرح بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نے بھی نقل فرمایا ہے غرض کہ عوام کا یہ خیال محض غلط ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ اعلم)

جماع کے دوران گفتگو کرنا

جماع کے دوران بات چیت نہ کرے خاموش رہے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

"مباشرت کے دوران بات چیت کرنا مکروہ ہے۔ بلکہ بچے کے گونگے یا توتلے ہونے کا خطرہ ہے"۔ (فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۴۹)

دورانِ مباشرت کسی اور کا خیال

صحبت کے دوران مرد کسی دوسری عورت کا اور عورت کسی دوسرے مرد کا خیال نہ لائے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ مرد جماع تو اپنی بیوی سے کرے اور تصور کرے کہ فلاں عورت سے جماع کر رہا ہوں۔ اسی طرح عورت کسی اور مرد کا تصور کرے، تو یہ سخت گناہ ہے۔

حضور پر نور سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی

مشہور تصنیف " غنیۃ الطالبین " میں نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

" مباشرت کے دوران مرد اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسری عورت کا خیال لائے تو سخت گناہ ہے اور ایک طرح کا چھوٹی قسم کا زنا ہے "۔

(غنیۃ الطالبین۔ از ۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مباشرت کے بعد پانی نہ پیئے

اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ مباشرت کے بعد جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اس لیے اس وقت پیاس بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ لیکن خبردار مباشرت کے فوراً بعد پانی ہرگز نہ پیئے۔

حکیموں نے لکھا ہے کہ ۔۔۔

" صحبت کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیئے کیونکہ اس سے دمہ (سانس) کی بیماری ہونے کا خطرہ ہے "۔

دوبارہ صحبت کرنا ہو تو

ایک رات میں مباشرت کے بعد اسی رات میں دوسری مرتبہ صحبت کا ارادہ ہو تو مرد اور عورت دونوں وضو کرلیں کہ یہ فائدے مند ہے، اور اگر صحبت نہ بھی کرنا ہو تو وضو کر کے سو جائیں۔

حدیث : حضرت عمر ابن خطاب و حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

اذا اتی احد کم اھلہ ثم ارادان یعود فلیتو ضابینھما وضوء۔

جب تم میں کوئی اپنی بیوی سے ایک مرتبہ صحبت کے بعد دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے

تو اُسے وضو کرنا چاہیئے۔

(ترمذی شریف۔ جلد۱، باب نمبر۱۰۶، حدیث نمبر۱۳۳، صفحہ نمبر۱۳۹۔

ابن ماجہ۔ جلد۱، باب نمبر۱۳۵، حدیث نمبر۶۲۹، صفحہ نمبر۱۸۸)

حضرت امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــ

حدیث ابی سعید حدیث حسن صحیح وھو قول عمر ابن خطاب وقال بہ غیر واحد من اھل العلم ـــ ابو سعید خدری کی یہ حدیث حسن صحیح ہے، عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے اور متعدد علماء اسی کے قائل ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد۱، صفحہ نمبر۱۳۹)

امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــ

"ایک بار صحبت کر چکے، اور دوبارہ کا ارادہ ہو تو چاہیئے کہ اپنا بدن دھو ڈالے (وضو کرلے) اور اگر ناپاک آدمی کوئی چیز کھانا چاہئے تو چاہیئے کہ پہلے وضو کرلے پھر کھائے۔ اور سونے کا ارادہ ہو تو بھی وضو کر کے سوئے۔ حالانکہ (وضو کرنے کے بعد بھی) ناپاک ہی رہے گا (جب تک غسل نہ کرلے) لیکن سنت یہی ہے"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر۲۶۷)

وضو کر کے سوئے

مباشرت کے بعد سونے کا ارادہ ہو تو مرد اور عورت دونوں پہلے اپنے مقام مخصوص کو دھولیں اور وضو کرلیں پھر اس کے بعد سو جائیں۔

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ـــ

کان النبی ﷺ اذا ارادان ینام وھو جنب غسل فرجہ وتوضأ للصلوٰۃ۔

نبی ﷺ حالت جنابت (مباشرت کے بعد) سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنی شرمگاہ دھو کر نماز جیسا وضو کرلیتے تھے۔ (پھر آپ سو جاتے)

(بخاری شریف۔ جلد۱، باب نمبر۲۰۰، حدیث نمبر۲۸۱، صفحہ نمبر۱۹۳۔

ترمذی شریف۔ جلد۱، باب نمبر۸۷، حدیث نمبر۱۱۲، صفحہ نمبر۱۲۹)

بیماری میں مباشرت

عورت اگر کسی دکھ، پریشانی یا بیماری میں مبتلا ہو تو اس کی صحت کا خیال کئے بغیر ہرگز مباشرت نہ کرے۔ ویسے انسانیت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ دکھی یا بیمار انسان کو تکلیف نہ دی جائے بلکہ اسے آرام اور سکون فراہم کرے۔

حدیث: ام المومنین حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں۔۔۔

"حضور علیہ السلام کی کسی اہلیہ کی اگر آنکھیں دکھ رہی ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مباشرت نہ فرماتے، جب تک وہ تندرست نہ ہو جاتی"۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کسی بیماری یا تکلیف میں ہو تو اس کی صحت کا خیال کیے بغیر مجامعت کرنا مناسب نہیں۔

طب کی بعض کتابوں میں نقل ہے کہ۔۔۔

"بخار کی حالت میں مباشرت نہ کرے کہ بدن میں حرارت بس جاتی ہے، اور پھیپھڑوں کے خراب ہونے کا قوی اندیشہ ہے"۔

صحبت محض مزہ کیلئے نہ ہو

حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی "وصایا" میں اور حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں۔۔۔

"جب کبھی مباشرت کرے تو نیت صرف مزہ لینے یا شہوت کی آگ بجھانے کی نہ ہو، بلکہ نیت یہ رکھے کہ زنا سے بچوں گا اور اولاد صالح و نیک سیرت پیدا ہوگی۔ اگر اس نیت سے مباشرت کرے گا تو ثواب پائے گا"۔

(وصایا شریف۔ کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۵۵)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔۔۔

"میں نکاح صرف اس لیے کرتا ہوں کہ صالح اولاد حاصل کروں"۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۴)

زیادہ صحبت نقصان دہ

مسئلہ :۔ بیوی سے زندگی میں ایک مرتبہ صحبت کرنا قضاءً واجب ہے، اور حکم یہ ہے کہ عورت سے صحبت کبھی کبھی کرتا رہے اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں۔ مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اٹھے، اور اتنا زیادہ بھی جائز نہیں کہ عورت کو نقصان پہنچے۔ (قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۶۴)

حد سے زیادہ مباشرت کرنے سے مرد اور عورت دونوں کے لیے نقصان ہے۔ بالخصوص زیادہ صحبت سے مرد کی صحت پر زیادہ اثر پڑتا ہے، صحت کی کمزوری پھر طرح طرح کی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ اکثر شہوت پرست عورتوں کے شوہر مسلسل مباشرت کی وجہ سے اپنی صحت کھو بیٹھتے ہیں اور صحت کی کمزوری کی وجہ سے جب وہ عورت کی پہلے کی طرح خواہش کی تکمیل نہیں کر پاتے، اور عورت کو جب عادت کے مطابق تسلی نہیں ہو پاتی ہے تو وہ پھر پڑوس اور باہر وہ چیز تلاش کرنے کی کوشش کرتی ہے اور پھر ایک نئی برائی کا جنم ہوتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ قدرت کی اس انمول چیز (صحت و قوت) کا استعمال بے دردی سے نہ کیا جائے۔

حکیموں نے لکھا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہفتہ میں دو مرتبہ مباشرت کی جائے۔ حکیم بقراط جو ایک بہت بڑا حکیم تھا اور حضرت عیسٰی علیہ السلام سے ساڑھے چار سو سال پہلے گزرا ہے۔ اس سے کسی نے پوچھا۔ "مباشرت ہفتہ میں کتنی مرتبہ کرنی چاہیے"؟ اس نے جواب دیا۔ "صرف ایک مرتبہ"۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا۔ "ایک مرتبہ کیوں، اس سے زیادہ کیوں نہیں"؟ بقراط نے جھلا کر جواب دیا۔ "تمہاری زندگی ہے تم جانو مجھ سے کیا پوچھتے ہو"! گویا یہ اشارہ تھا کہ زیادہ صحبت کرو گے تو کمزور ہو جاؤ گے اور پھر بیمار ہو جاؤ گے اور زندگی خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔

غالباً حکیم رازی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ۔۔۔

"زیادہ صحبت موٹوں کو دبلا، اور دبلوں کو مردہ، جوانوں کو بوڑھا اور بوڑھوں کو موت کی طرف دھکیل دیتی ہے"۔

حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اسکی صحت اچھی ہو اور زیادہ دنوں تک قائم رہے تو اسے چاہئے کہ وہ کم کھایا کرے اور عورت سے کم مباشرت کیا کرے"۔

(بستان شریف)

آج کل اس فیشن اور عریانی کے دور میں جذبات بہت جلد بے قابو ہو جاتے ہیں اسلئے دھیان رکھیں کہ اگر بیوی کی خواہش ہو تو انکار بھی نہ کریں ورنہ ذہن بھٹکنے کا اندیشہ ہے

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور زمانہ تصنیف "احیاء العلوم" میں فرماتے ہیں ۔۔۔

"مرد چار دنوں میں ایک بار عورت سے جماع کر سکتا ہے، نیز عورت کی ضرورت پورا کرنے اور اس کی پرہیزگاری کے اعتبار سے اس حد سے کم و بیش بھی مباشرت کر سکتا ہے، کیونکہ عورت کو پاکدامن رکھنا مرد پر واجب ہے"۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۵)

کچھ لوگ شادی کے بعد شروع میں عورت پر اپنی مردانگی و قوت کا رعب ڈالنے کے لیے دواؤں کا یا کسی اسپرے یا پھر تیل وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں، جس سے عورت اور وہ خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لیکن بعد میں اس کا الٹا اثر ہوتا ہے، مرد و عورت اس چیز کے عادی ہو جاتے ہیں۔ پھر بعد میں اگر مرد وہ اسپرے یا دوا استعمال نہ کرے تو عورت کو تسلی نہیں ہوتی اور وہ اپنی خواہش کی تکمیل کیلئے مرد کو اس کا استعمال کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ دواؤں کے مسلسل استعمال سے مرد کی صحت پر برا اثر پڑنے لگتا ہے اور وہ دواؤں کا عادی بن کر جلد ہی طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مرد اگر یہ دوائیں استعمال نہ کرے تو عورت کو پہلے کی طرح اطمینان نہیں ہوتا جس کی وہ عادی ہو چکی ہے، چنانچہ ایسی حالت میں عورت کے

بد چلن ہونے کا خطرہ ہے۔ بعض حکماء نے لکھا ہے کہ۔۔ "ایسی حالت میں عورت کے دماغی مریض ہونے کا بھی خطرہ ہے"۔

لہٰذا قوت مردانہ کو بڑھانے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے مصنوعی دواؤں، اسپرے، تیل وغیرہ کی بجائے طاقت ور غذاؤں کا استعمال کرے۔ غذا کے ذریعے بڑھائی ہوئی طاقت ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس سے کسی قسم کا کوئی نقصان ہوتا ہے۔ (طاقت بخش غذاؤں کا بیان انشاء اللہ آگے آئے گا)

مُباشرت کے اوقات

شریعت اسلامی میں مباشرت کے لیے کوئی خاص وقت نہیں بتایا گیا ہے۔

شریعت میں (علاوہ نماز کے اوقات کے) دن ورات کے ہر حصہ میں صحبت کرنا جائز ہے، لیکن بزرگوں نے کچھ ایسے اوقات بتائے ہیں جن میں صحبت کرنا صحت کے لیے فائدے مند ہے۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "احیاء العلوم" میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی کہ فرماتی ہیں ۔۔۔

"رسول کریم ﷺ رات کے آخری حصہ میں (تقریباً ۲ بجے سے لیکر فجر کی اذان سے پہلے) جب وتر کی نماز پڑھ چکے ہوتے تو اگر آپ کو اپنی کسی بیوی کی حاجت ہوتی تو ان سے مباشرت فرماتے"۔ (احیاء العلوم)

حدیثوں میں ہے کہ سرکار ﷺ عشاء کی نماز پڑھتے اور صرف عشاء کی وتر نہیں پڑھتے۔ پھر آپ کچھ گھنٹے آرام فرماتے اور پھر اٹھ بیٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے اور کچھ نفل نمازیں ادا فرماتے اور آخر میں عشاء کی وتر پڑھتے۔ اسکے بعد اگر آپ کو اپنی کسی بیوی کی حاجت ہوتی تو ان سے مباشرت فرماتے یا اگر حاجت نہ ہوتی تو آپ آرام فرماتے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر کے لیے اذان کے وقت آپ کو اطلاع دیتے۔

اس حدیث کے تحت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"رات کے پہلے حصہ (تقریباً رات ۹ بجے سے ۱۲ بجے کے درمیان) میں صحبت کرنا مکروہ ہے کہ صحبت کے بعد پوری رات ناپاکی کی حالت میں سونا پڑے گا"۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۶)

حضرت امام فقیہہ ابو اللیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب " بستان شریف " میں نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"مباشرت کے لیے سب سے بہتر وقت رات کا آخری حصہ ہے (یعنی تقریباً رات ۲ بجے سے ۴ بجے کے درمیان) کیونکہ رات کے پہلے حصہ میں پیٹ غذا سے بھرا ہوتا ہے اور بھرے پیٹ مباشرت کرنے سے صحت کو نقصان ہے، جب کہ رات کے آخری حصہ میں صحبت کرنے سے فائدے ہے۔ (جیسے آدمی دن بھر کا تھکا ہوا ہوتا ہے، اور رات کے پہلے حصہ میں اسکی نیند ہو جاتی ہے جس سے اس کی دن بھر کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے، اس کے علاوہ دوسرا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ) رات کے آخری حصہ تک کھانا اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے"۔

(بستان شریف)

اطبا کی تحقیق کے مطابق پیٹ بھرا ہونے کی حالت میں مباشرت نہیں کرنا چاہیے نہ اس سے اولاد غبی ذہن پیدا ہوتی ہے۔

راقم الحروف نے ایک غیر مسلم ڈاکٹر کی کتاب میں یہ لفظ دیکھا کہ ۔۔۔

"پیٹ بھرا ہونے کی حالت میں اگر مباشرت کی جائے تو انزال جلد ہوتا ہے۔ معدہ کمزور، ہاضمہ کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اور جگر پر ورم اور شوگر وغیرہ کے امراض ہو جاتے ہیں"۔

یہ تمام باتیں حکمت کے مطابق ہے۔ شرع میں مباشرت کے لیے کوئی خاص وقت متعین نہیں کہ اسی متعین وقت پر کی جائے اور دیگر اوقات میں کرنا جائز یا گناہ ہو! شریعت کے مطابق ہر وقت صحبت کی اجازت ہے، حضور اکرم ﷺ کا ازواج مطہرات سے دن اور رات کے دیگر وقتوں میں مباشرت کرنا ثابت ہے۔ ہاں! کچھ دنوں کی فضیلت احادیث میں وارد ہے جیسا کہ ۔۔۔ حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ۔۔۔

"بعض علماء نے شب جمعہ اور دن جمعہ کو مباشرت کرنا مستحب کہا ہے"۔
(احیاء العلوم، جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۳) واللہ تعالیٰ اعلم وشم رسول اللہ اعلم

ان راتوں میں مُباشرت نہ کریں

حدیث :۔ امیر المومنین حضرت علی، حضرت ابو ہریرہ، اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ۔۔۔

"(ہر مہینے کی) چاند رات، اور چاند کی پندرھویں شب، اور چاند کے مہینے کی آخری شب، مباشرت کرنا مکروہ ہے کہ ان راتوں میں جماع کے وقت شیطان موجود ہوتے ہیں"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۶)

تحقیق یہ ہے کہ ان راتوں میں مباشرت جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ مباشرت کرنے سے ان راتوں میں پرہیز کرے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)

اذان و نماز کے اوقات میں بھی مباشرت نہیں کرنا چاہیئے۔

بزرگانِ دین فرماتے ہیں ۔۔۔

" اذان و نماز کے وقت مباشرت کرنے سے اولاد نافرمان، مذہب سے بے گانہ پیدا ہوتی ہے"۔ (واللہ تعالیٰ اعلم شم رسول اللہ اعلم)

آیت :۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا تمہارے لیے حلال ہوا۔	احلّ لکم لیلة الصیام الرّفث الی نسائکم ط

(ترجمہ کنز الایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقرہ، رکوع ۷، آیت ۱۸۷)

رمضان کے مہینے میں رات کو صحبت کر سکتے ہیں۔ ناپاکی کی حالت میں اگر سحری کیا تو جائز ہے اور روزہ بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔

مسئلہ :۔ روزے کی حالت میں مرد اور عورت نے مباشرت کی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ مرد نے عورت کا بوسہ لیا، یا چھوا یا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اور عورت کو کپڑے کے اوپر سے چھوا اور کپڑا اتنا موٹا ہے کہ بدن کی گرمی محسوس نہیں ہوتی تو روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ مرد کو انزال ہو گیا ہو۔ اور اگر عورت نے مرد کو چھوا اور مرد کو انزال ہو گیا تو روزہ نہ گیا۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۵۹)

مسئلہ :۔ کسی نے مرد کو یا عورت کو روزے کی حالت میں مجبور کیا کہ جماع کرے اور قتل کر دینے یا عضو کاٹ ڈالنے کی یا کسی اور طرح کے جانی نقصان پہنچانے کی دھمکی دی، اور روزہ دار کو یہ یقین ہے کہ اگر میں اس کا کہنا نہ مانوں گا تو جو کہتا ہے کر گزرے گا لہذا اس نے جماع کیا تو روزہ ٹوٹ گیا، لیکن کفارہ لازم نہ ہوا، صرف قضا روزہ رکھنا ہو گا۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۶۱)

مسئلہ :۔ عورت نے مرد کو جماع کرنے پر مجبور کیا تو مرد اور عورت کا روزہ ٹوٹ گیا، لیکن عورت پر کفارہ واجب ہے مرد پر نہیں بلکہ وہ صرف قضا روزہ رکھے گا۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۶۲)

مسئلہ :۔ جان بوجھ کر مرد نے روزے کی حالت میں عورت سے جماع کیا چاہے انزال ہو یا نہ ہو (یعنی منی نکلے یا نہ نکلے) روزہ ٹوٹ گیا اور کفارہ بھی لازم ہو گیا۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۶۱)

کفارہ :۔ کفارہ یہ کہ ایک غلام آزاد کرے (اور موجودہ دور میں یہ ہندوستان ہی نہیں دنیا کے کسی بھی ملک میں ممکن نہیں)، دوسری صورت یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر ساٹھ مسکینوں (غریبوں، محتاجوں) کو پیٹ بھر کر دونوں وقتوں کا کھانا کھلائے۔ اور روزے رکھنے کی صورت میں اگر بیچ میں ایک دن کا بھی روزہ چھوٹ گیا تو اب پھر سے ساٹھ روزے رکھنے ہونگے۔ پہلے رکھے ہوئے روزوں کو گنا نہیں جائے گا۔ مثلاً انسٹھ رکھ چکا تھا اور ساٹھواں نہیں رکھ سکا تو پھر سے روزے رکھیں۔ پہلے کے انسٹھ بیکار گئے۔ لیکن اگر عورت کو

روزے رکھنے کے دوران حیض شروع ہو جائے تو روزے رکھنا چھوڑ دے پھر حیض سے پاک ہو جانے کے بعد بچے ہوئے روزے پورے کر لے۔ یعنی حیض سے پہلے کے روزے اور حیض کے بعد کے روزے دونوں ملا کر ساٹھ ہو جانے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔ اگر کفارہ ادا نہ کیا تو سخت گناہ گار ہوگا۔ اور بروز محشر سخت عذاب میں ہوگا۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۲)

حیض (ماہواری) کا بیان

آیت :۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ویسئلونک عن المحیض ، قل ھو اذی ۔۔۔الخ	اور (اے محبوب) تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ وہ ناپاکی ہے۔

(ترجمہ کنز الایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقرہ، رکوع ۱۲، آیت ۲۲۲)

بالغہ عورت کے بدن میں فطرۃً ضرورت سے کچھ زیادہ خون پیدا ہوتا ہے کہ حمل کی حالت میں وہ خون بچے کی غذا میں کام آئے اور بچے کے دودھ پینے کے زمانے میں وہی خون دودھ ہو جائے۔ اگر ایسا نہ ہو تو حمل اور دودھ پلانے کے زمانے میں عورت کی جان پر بن جائے، یہی وجہ ہے کہ حمل اور ابتدائے شیر خوارگی میں خون نہیں آتا۔ جس زمانہ میں حمل نہ ہو اور نہ دودھ پلانا اگر وہ خون بدن سے نہ نکلے تو قسم قسم کی بیماریاں ہو جائیں۔

بالغہ لڑکی کے آگے کے مقام سے جو خون عادت کے مطابق نکلتا ہے اسے حیض (ماہواری، M.C. Period) کہتے ہیں۔ لڑکی کو جس عمر سے یہ خون آنا شروع ہو جائے شرعی رو سے وہ اس وقت سے بالغ سمجھی جائے گی۔

مسئلہ :۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہے، یعنی پورے بہتر گھنٹے۔ ایک منٹ بھی اگر کم ہے تو حیض نہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۲۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۱)

مسئلہ :۔ یہ ضروری نہیں کہ مدت میں ہر وقت خون جاری رہے، بلکہ اگر کچھ کچھ وقت

آئے جب بھی حیض ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۲)

مسئلہ :۔ حیض میں جو خون آتا ہے اس کے چھ رنگ ہیں۔ کالا، لال، ہرا، پیلا، گدلا (کیچڑ کے رنگ جیسا)، اور مٹیلا (مٹی کے رنگ جیسا) ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کا خون آئے تو حیض ہے، سفید رنگ کی رطوبت (گیلا پن، Moisture) حیض نہیں۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۳۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۲)

مسئلہ :۔ حیض اور نفاس (نفاس کا بیان آگے تفصیل سے آئے گا) کی حالت میں قرآن کریم چھونا، دیکھ کر یا زبانی پڑھنا، نماز پڑھنا، دینی کتابوں کو چھونا، یہ سب حرام ہے۔ لیکن درود شریف، کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۶)

مسئلہ :۔ حالت حیض میں عورت کو نماز معاف ہے اور اس کی قضا بھی نہیں، یعنی پاک ہونے کے بعد چھٹی ہوئی نمازیں پڑھنا بھی نہیں ہے۔ رمضان شریف کے روزے حالتِ حیض میں نہ رکھے لیکن حیض سے فراغت کے بعد جتنے روزے چھٹے تھے وہ سب قضا رکھنے ہوں گے۔

(فتاوی مصطفویہ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۳۔ قانون شریعت۔ جلد ۱۔ صفحہ نمبر ۴۶)

﴿ حالت حیض میں مباشرت حرام ﴾

آیت :۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ـــــ

فاعتزلوا النسآء فی المحیض ولا تقربوھنّ حتی یطھرن فاذا تطھّرن فاتوھنّ من حیث امرکم اللہ ط

تو عورتوں سے الگ رہو حیض کے دنوں میں اور ان سے نزدیکی نہ کرو جب تک پاک نہ ہولیں، پھر جب پاک ہو جائیں تو انکے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقر، رکوع ۱۲، آیت ۲۲۲)

جب عورت حائضہ (حیض کی حالت میں) ہو تو اس سے جماع کرنا سخت گناہ کبیرہ، ناجائز و سخت حرام ــ حرام ــ حرام ہے۔ اس بات کا خیال ہمیشہ رکھے کہ جب کبھی صحبت کا ارادہ ہو تو پہلے عورت سے دریافت کر لے، اور عورت پر لازم ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو مرد کو اس بات سے آگاہ کر دے اور مباشرت سے باز رکھے۔

حضرت علامہ طحطاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتویٰ میں ہے کہ ــــ

"عورت پر واجب ہے کہ اگر وہ حائضہ ہو تو اپنی حالت سے شوہر کو واقف کر دے تاکہ شوہر مباشرت نہ کرے ورنہ عورت سخت گناہگار ہو گی"۔

اکثر مرد شادی کی پہلی رات بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ عورت حائضہ ہوتی ہے جماع کر بیٹھتے ہیں۔ یاد رکھیے! اگر عورت حائضہ ہو تو اس سے کسی بھی طرح مباشرت کرنا جائز نہیں چاہے شادی کی پہلی ہی رات کیوں نہ ہو۔ اس لیے مرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ شادی کی پہلی ہی رات سے اپنی بیوی کو ان مسائل سے آگاہ کرے۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ــــ

"علم دین جو نماز، طہارت وغیرہ میں کام آتا ہے عورت کو سکھائے اگر نہ سکھائے گا تو عورت کو باہر جا کر عالم دین سے پوچھنا واجب اور فرض ہے۔ اگر شوہر نے سکھا دیا ہے تو اس کی بے اجازت باہر جانا اور کسی سے پوچھنا عورت کو درست نہیں، اگر دین سکھانے میں قصور کرے گا تو خود گناہگار ہو گا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ــــ قو اانفسکم واھلیکم نارا ــــ اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۵)

حالت حیض میں عورت سے صحبت کرنا سخت حرام ہے۔ جو کہ نص سے ثابت ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ نے ایسے شخص سے بیزاری کا اظہار فرمایا ہے جو حائضہ عورت سے وطی کرتا ہے۔

حدیث: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من اتی کاھنا فصدقہ ــــ امراۃ حائضا او اتی امراۃ فقد بری مما

جو کاہن (جادوگر) کے پاس گیا یا اپنی حائضہ عورت سے صحبت کی وہ اس چیز سے لاتعلق

انزال علی محمد ﷺ۔ ہو گیا جو محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے۔ (یعنی اس نے اللہ کی کتاب قرآن کریم کا انکار کیا)

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۰۳، حدیث نمبر ۵۰۷، صفحہ نمبر ۱۸۲)

حیض میں مباشرت سے نقصان

حکیموں نے لکھا ہے کہ عورت سے حیض کی حالت میں مباشرت کرنے سے مرد اور عورت کو جذام (کوڑھ Leprosy) کی بیماری ہو جاتی ہے۔ اور کچھ حکماء کا کہنا ہے کہ۔۔ حیض کی حالت میں صحبت کیا اور اگر حمل ٹھہر گیا تو اولاد ناقص (لوعوری) یا پھر جذامی پیدا ہوگی۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۵)

حالتِ حیض میں صحبت کرنے سے عورت کو سخت نقصان ہے کیونکہ عورت کی فرج سے لگاتار گندہ خون خارج ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے وہ مقام انتہائی نرم ونازک ہو جاتا ہے، اور اگر اب ایسی حالت میں جماع کیا گیا تو اس مقام میں رگڑ کی وجہ سے وہاں زخم بن جاتا ہے اور پھر مزید یہ کہ زخم میں گرمی کی وجہ سے پیپ بھر جاتا ہے اور بعد میں مختلف بیماریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

اطبا کے مطابق حالت حیض میں مباشرت کرنے سے سوزش رحم، سوزاک، و آتشک وغیرہ جیسے امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ اسلئے حالت حیض میں جنسی اختلاط مضر صحت ہے۔

مسئلہ:۔ عورت حیض کی حالت میں ہے اور مرد کو شہوت کا زور ہے۔ اور ڈر یہ ہے کہ کہیں زنا میں نہ پھنس جاؤں۔ تو ایسی حالت میں عورت کے پیٹ پر اپنے آلے کو مَس کر کے انزال کر سکتا ہے۔ جو جائز ہے لیکن ران پر نا جائز ہے کہ حالت حیض میں ناف کے نیچے سے گھٹنے تک اپنی عورت کے بدن سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

(احیاء العلوم، جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۵۔ فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۱۷۱)

یاد رہے یہ مسئلہ ایسے شخص کے لیے ہے جسے زنا ہو جانے کا غالب گمان ہو تو وہ اس طرح سے فراغت حاصل کر سکتا ہے، لیکن صبر کرنا اور ان دنوں مباشرت سے پرہیز کرنا ہی افضل ہے۔ (بہار شریعت۔ جلد ا حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۲)

حیض میں عورت اَچھوت کیوں؟

کچھ لوگ عورت کو حالت حیض میں ایسا ناپاک اور اچھوت سمجھ لیتے ہیں کہ اُسکے ہاتھ کا کھانا، اسکے ہاتھ کا چھوا پانی، وغیرہ کھانے پینے سے اعتراض کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کے ساتھ بیٹھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عام خیال ہے کہ جس کمرہ میں حائضہ عورت ہو وہ کمرہ ناپاک ہے اور اگر ایسے مواقع پر کسی بزرگ کی فاتحہ آجائے تو اس گھر میں فاتحہ نہیں ہوتی، یا اگر فاتحہ دی بھی جائے تو یہ خیال رکھا جاتا ہے کہ ایسی عورت کا ہاتھ بھی ان چیزوں کو نہیں لگنا چاہیے جو فاتحہ کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ غرض کے حائضہ عورت کے متعلق کئی طرح کی جاہلانہ باتیں آج قوم مسلم میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ یہ سب لغو و فضول و جہالت ہیں۔ یاد رکھیے حائضہ عورت فاتحہ کا کھانا پکا سکتی ہے اس میں کوئی قباحت نہیں، ہاں فاتحہ نہیں دلا سکتی کہ اُس میں قرآن کریم کی سورتیں پڑھی جاتی ہے۔

ایسے لوگ جو حالت حیض میں عورت کو اچھوت سمجھتے ہیں ان کے متعلق شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں ــــ

"جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ ناجائز و گناہ کا کام کرتے ہیں اور مشرکین، یہود اور مجوس کی رسم مردود کی پیروی کرتے ہیں۔ حالت حیض میں صرف صحبت ناجائز ہے بس اس سے پرہیز ضروری ہے۔ مشرکین و یہود اور مجوس کی طرح حیض والی عورت کو بھنگن (مہتر) سے بھی بدتر سمجھنا بہت ناپاک خیال نرا ظلم، عظیم وبال ہے یہ ان کی من گھڑت ہے۔

(فتاویٰ مصطفویہ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۱۳)

حدیث:۔ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں ــــ

"حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "اے عائشہ! ہاتھ بڑھا کر مسجد

سے معلی اٹھا کر دو"۔ میں نے عرض کیا۔ "میں حیض سے ہوں"۔ فرمایا۔ "تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں"۔

(صحیح مسلم شریف۔ جلد ا، کتاب الحیض، باب نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۳)

حدیث :۔ حالت حیض میں صحبت کرنا بہت بڑا گناہ، حرام وناجائز ہے۔ لیکن عورت کا بوسہ لے سکتے ہیں، خبردار بات بوس وکنار تک ہی رہے اس سے آگے مباشرت تک نہ پہنچ جائے۔ اسی طرح ایک ہی پلیٹ میں ساتھ کھانے پینے یہاں تک کہ حائضہ عورت کا جوٹھا کھانے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ غرض کہ عورت سے ویسا ہی سلوک رکھے جیسا عام دنوں میں رہتا ہے۔

(ملخص :۔ ترمذی شریف۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۱۳۶)

حدیث :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ۔۔۔۔

"زمانہ حیض میں، میں پانی پیتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو جس جگہ میرے لب لگے ہوتے حضور ﷺ وہیں دہن مبارک رکھ کر پیتے اور حالتِ حیض میں، میں ہڈی سے گوشت منہ سے توڑ کر کھاتی پھر حضور ﷺ کو دے دیتی تو حضور ﷺ اپنا دہن شریف اس جگہ پر رکھتے جہاں میرا منہ لگا تھا"۔

(صحیح مسلم شریف۔ جلد ا، کتاب الحیض، باب نمبر ۳، صفحہ نمبر ۱۴۳)

مسئلہ :۔ حالت حیض میں عورت کے ساتھ شوہر کا سونا جائز ہے۔ اور اگر ساتھ سونے میں شہوت کا غلبہ اور اپنے آپ کو قابو میں نہ رکھنے کا شبہ ہو تو ساتھ نہ سوئے۔ اور اگر خود پر اعتماد وپکا یقین ہو تو ساتھ سونا گناہ نہیں ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ا، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۲)

حیض کے بعد صحبت کب جائز ہے

ہمارے امام۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک جب عورت کو حیض کا خون دس دنوں کے بعد آنا بند ہو جائے تو غسل سے پہلے بھی مباشرت کرنا جائز ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ عورت غسل کر لے اس کے بعد ہی مباشرت کی جائے۔

حدیث : حضرت سالم بن عبداللہ اور حضرت سلیمان بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حیض والی عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ ـــــ

" کیا اس کا شوہر اسے پاک دیکھے تو غسل سے پہلے صحبت کر سکتا ہے یا نہیں "؟ دونوں نے جواب دیا۔ " نہ کرے یہاں تک کہ وہ غسل کرلے "۔

(مؤطا امام مالک۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۶، حدیث نمبر ۹۰، صفحہ نمبر ۹۷)

مسئلہ :۔ دس دن سے کم میں خون آنا بند ہو گیا ہو جب تک عورت غسل نہ کرے صحبت جائز نہیں۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۲)

مسئلہ :۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض کا خون آنا بند ہو گیا تو اگر چہ عورت غسل کرلے صحبت جائز نہیں۔ مثلاً کسی عورت کو حیض کی عادت چار دن و چار رات تھی اور اس مرتبہ آیا تین دن اور تین رات تو چار دن و چار رات جب تک پورے نہ ہو جائیں صحبت جائز نہیں۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۷۲)

﴿ حیض سے پاک ہونے کا طریقہ ﴾

مسئلہ :۔ عورت کو جب حیض بند ہو جائے تو اسے غسل کرنا فرض ہے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۸)

حیض سے فراغت کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے بلا کسی عذر شرعی کے غسل میں تاخیر کرنا سخت حرام ہے۔

حدیث : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ـــــ

انّ امراۃ سالت النبی ﷺ عن غسلھا من الحیض فامرھا کیف تغتسل قال خذی فرصۃ من مسك فتطھّری بھا

ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے حیض کے غسل کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے اُسے بتایا " یوں غسل کرے "۔ اور پھر فرمایا

قالت کیف اتطهرّ بها ؟ قال تطهّری بها ۔ قالت کیف ؟ قال سبحان الله تطهّر ی فاجتذبتها الیّ فقلت تتبّعی بها اثر الدّم۔

" مشک میں بسا ہوا روئی کا پھایا لے اور اس سے طہارت حاصل کر"۔ وہ عورت سمجھ نہ سکی اور عرض کیا۔ "کس طرح سے طہارت کروں" ؟ فرمایا۔ "سبحان اللہ ! اس سے طہارت کرو" (حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں) "میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور اسے بتایا کہ اسے خون کے مقام پر پھیرے"۔

(بخاری شریف۔ جلد ا، باب نمبر ۲۱۵، حدیث نمبر ۳۰۵، صفحہ نمبر ۲۰۱)

نوٹ :۔ اس زمانے میں مشک ملنا دشوار ہے اس لیے اس کی جگہ گلاب پانی، عطر وغیرہ میں بسا ہوا پھایا لے۔

اسی حدیث کے تحت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ" میں نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"زنِ حائضہ کو مستحب ہے کہ بعد فراغ حیض جب غسل کرے ایک پرانے کپڑے سے فرج داخل کے اندر سے خون کا اثر صاف کر لے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ا، کتاب الطہارت، باب الوضوء، صفحہ نمبر ۵۴)

آگے مزید "ردالمحتا، فتاوی شامی، اور فتاوی تاتر خانیہ" وغیرہ کے حوالے سے فرماتے ہیں ـــــ

"غسل میں عورت کو مستحب ہے کہ فرج داخل کے اندر انگلی ڈال کر دھولے ہاں واجب نہیں بغیر اسکے بھی غسل اتر جائیگا"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ا، کتاب الطہارت، باب الوضوء، صفحہ نمبر ۵۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حیض جب بند ہو جائے تو عورت جب غُسل کرنے بیٹھے تو پہلے روئی (کپاس۔ Cotton) کو عطر وغیرہ کی خوشبو میں بسالے پھر اُسے خون کے مقام پر اچھی طرح پھیرے تاکہ وہاں کی گندگی اچھی طرح سے صاف ہو جائے، پھر اُس کے بعد غسل کرے۔ (غسل کا طریقہ ہم آگے تفصیل سے بیان کریں گے)

دُبُر (پیچھے کے مقام) میں صحبت

کچھ کم عقل جاہل، حالت حیض میں عورت سے اُسکے دُبُر (پیچھے کے مقام) میں مباشرت کر بیٹھتے ہیں اور دین و دنیا دونوں اپنے ہاتھوں برباد کر ڈالتے ہیں۔ ہوش میں آیئے یہ کوئی معمولی سا گناہ نہیں ہے بلکہ شریعت میں سخت حرام --- حرام --- حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اور کچھ حدیثوں میں تو اسے کفر تک بتایا گیا ہے۔ (اللہ کی پناہ)

حدیث : حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ایبان النساء نحو الحاش حرام۔	پیچھے کے مقام میں عورت سے وطی کرنا حرام ہے۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۹، صفحہ نمبر ۲۲۳)

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من اتی شیئا من النساء اولرّجال فی ادبارھنّ فقد کفر۔	جس نے عورت یا مرد سے اس کے پیچھے کے مقام میں (جائز سمجھتے ہوئے) صحبت کی اس نے یقیناً کفر کیا۔

(نسائی شریف۔ ابن ماجہ۔ ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۰۳، حدیث نمبر ۷۵۰، صفحہ نمبر ۱۸۲)

حدیث : صحاح ستہ (یعنی احادیث کی چھ مستند کتابوں۔ بخاری، مسلم، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ) میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ---

لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی رجل اتی امراۃ فی دبرھا۔	اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جس نے اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں صحبت کی ہوگی۔

(بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابو داؤد شریف، نسائی شریف، ابن ماجہ شریف)

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ملعون من اتی امراۃ فی دبرھا۔ | دُبُر میں جماع کرنے والا ملعون ہے۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۳، حدیث نمبر ۳۹۵، صفحہ نمبر ۱۵۰)

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ ۔۔۔

"عورت کے دُبُر میں جماع دُرست نہیں اس لیے کہ اس کا حرام ہونا ایسا ہی ہے جیسے حالت حیض میں جماع حرام ہے۔ علاوہ ازیں دُبُر میں جماع سے عورت کو اذیت پہنچتی ہے چنانچہ اس کا حرام و ناجائز ہونا بہ نسبت حیض کی حرمت سے زیادہ سخت تر ہے"۔

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۵)

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوگا کہ عقل کی رُو سے بھی یہ کام نہایت ہی گندہ مکروہ و ناپسندیدہ ہے۔ ہر مزاج سلیم اور طبع مستقیم اس سے خود بخود گھن کھاتی ہے۔ اور اس کو ایک کریہہ بدمزہ کام جانتی ہے۔ علماء کرام نے عورت سے اس کے دُبُر میں وطی کرنے سے ہونے والے جو نقصانات پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے، ان میں سے صرف چند ایک یہاں بغرض فائدہ بیان کیے جاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ یہ فعل کس قدر قبیح ہے۔

اوّل تو یہ غلاظت و گندگی کے خارج ہونے کا مقام ہے۔ وطی کی لذّت و لطف اندوزی کو اس گندگی و غلاظت کی جگہ سے کیا علاقہ! بلکہ ایسے موقعہ پر تو انسان لطافت و پاکیزگی کا متلاشی ہوتا ہے۔ دوسرا یہ کہ وطی عورت کا مرد پر ایک حق ہے، اور وہ حق اس شکل میں تباہ ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ قدرت نے اس مقام کو اس بُرے، بیہودہ فعل کے لیے نہیں بنایا ہے تو گویا اس فعل کا ارتکاب قدرت کے بنائے ہوئے اصول سے بغاوت ہے۔ چوتھا یہ کہ مرد کے لیے وطی کی یہ شکل نہایت ہی مضرِ صحت ہے، کیونکہ عورت کی فرج میں جذبیت (کھینچنے (Absorbent) کی تاثیر ہوتی ہے جو مادۂ منویہ کو ذکر سے پورا جذب کر لیتی ہے۔ جب کہ پاخانے کے مقام میں اخراج (پھینکنے Throw) کی قوت ہے جذب کی نہیں، لہٰذا منی کا کچھ حصہ مرد کی منی کے راستے میں ہی رہ جاتا ہے جو بعد میں کئی بیماریوں کا باعث بنتا ہے۔ پانچواں یہ کہ اس صورت میں رگوں پر خلافِ فطری زور پڑتا ہے جو رگوں کے لیے مضر ہے۔ اس طرح کے دیگر متعدد معائب ہیں۔ لہٰذا انہیں نقائص کے پیش نظر شریعت نے سخت انتہائی احکام سے اس بلائے بد کا انسداد کیا۔

اِستحاضہ کا بیان

وہ خون جو عورت کے آگے کے مقام سے نکلے اور حیض و نفاس کا نہ ہو وہ اِستحاضہ ہے۔ اِستحاضہ کا خون بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔

مسئلہ :۔ حیض کی مدّت زیادہ سے زیادہ دس دن اور دس راتیں ہیں۔ اور کم سے کم تین دن اور تین راتیں ہیں۔ اگر خون دس دن دس رات سے کچھ زیادہ آیا۔ یا۔ تین دن، تین رات سے کچھ بھی کم آیا تو وہ خون حیض کا نہیں استحاضہ ہے۔ اگر کسی عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہے تو دس دن رات حیض ہے اور بعد کا استحاضہ ہے اور اگر پہلے اُسے حیض آچکے ہیں اور عادت دس دن دس رات سے کم کی تھی تو عادت سے جتنا زیادہ آیا وہ استحاضہ ہے۔ اسے یوں سمجھئے کہ کسی عورت کو پانچ دن پانچ رات کی عادت تھی (یعنی اسے ہمیشہ حیض پانچ دن و رات آتا پھر بند ہو جاتا تھا) لیکن اگر بارہ دن آیا تو پانچ دن و رات (جو عادت کے تھے) حیض کے ہیں باقی سات دن و سات راتیں استحاضہ کے ہیں۔ اور اگر حالت مقرر نہ تھی بلکہ حیض کبھی چار دن، کبھی پانچ دن، اور کبھی چھ دن وغیرہ آتا تھا۔ تو پچھلی مرتبہ جتنے دن آیا اتنے دن حیض کے سمجھے جائیں گے اور باقی استحاضہ کے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۲۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۲)

مسئلہ :۔ اِستحاضہ میں نماز معاف نہیں (بلکہ نماز کا چھوڑنا گناہ ہے) نہ ہی رمضان شریف کے روزے معاف ہیں، اور اس حالت میں عورت سے وطی بھی حرام نہیں۔

مسئلہ :۔ اگر اِستحاضہ کا خون اس قدر آرہا ہے کہ اتنی مہلت نہیں ملتی کہ وضو کر کے فرض نماز ادا کر سکے تو ایک وضو سے اس ایک وقت میں جتنی نمازیں چاہے پڑھے، خون آنے سے بھی اس پورے وقت کے اندر وضو نہ جائے گا۔ اگر کپڑا وغیرہ رکھ کر نماز پڑھنے تک خون روک سکتی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۲)

طہارت کا بیان

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :۔

انّ اللّٰہ یحبّ التوّابین ویحبّ المتطھّرین۔	بیشک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند کرتا ہے ستھروں کو۔

(ترجمہ کنزالایمان پارہ ۲، سورہ بقرہ، رکوع ۱۲، آیت ۲۲۲)

حدیث : اللہ کے رسول حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ---

الطھور شطر الایمان۔	پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

حدیث : اور فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ ---

بنی الدّین علی النّظافۃ۔	دین کی بنیاد پاکیزگی پر ہے۔

(کیمیائے سعادت صفحہ نمبر ۱۳۲)

غسل کب فرض ہوتا ہے ؟

غسل پانچ چیزوں سے فرض ہوتا ہے۔ یعنی ان پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی صورت پائی جائے تو غسل فرض ہے۔ اب ہم آپ کو ہر ایک کے بارے میں قدرے تفصیل سے بتاتے ہیں۔

۱) منی نکلنے سے :۔ مرد نے عورت کو چھوا یا دیکھا یا صرف عورت کے تصور سے ہی مزے کے ساتھ منی اپنے مقام سے نکلی تو غسل فرض ہو گیا۔ چاہے سوتے میں ہو یا جاگتے میں۔ اسی طرح عورت نے مرد کو چھوا یا دیکھا یا اسکا خیال لائی اور لذت کے ساتھ منی نکلی تو عورت پر بھی غسل فرض ہو گیا۔ ان تمام باتوں کا حاصل یہ ہے کہ اگر مزے کے ساتھ منی اپنے مقام سے نکلے چاہے عورت سے ہو یا مرد

سے تو غسل فرض ہو جاتا ہے۔

۲) احتلام سے :۔ یعنی سوتے میں منی کا نکلنا جسے نائٹ فال بھی کہتے ہیں اس سے بھی غسل فرض ہو جاتا ہے، یہ مرد اور عورت دونوں کو ہوتا ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے

حدیث :۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا۔"یارسول اللہ ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے میں نہیں شرماتا جب عورت کو احتلام ہو جائے یعنی وہ مرد کو خواب میں دیکھے تو اس کے لیے بھی غسل ضروری ہے"؟ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ۔۔ "ہاں ! اگر وہ تری (گیلاپن) دیکھے تو غسل کرے"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۱۹۵، حدیث نمبر ۲۷۵، صفحہ نمبر ۱۹۳۔

ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۸۹، حدیث نمبر ۱۱۲، صفحہ نمبر ۱۴۰)

مسئلہ :۔ روزے کی حالت میں تھا اور احتلام ہو گیا تو روزہ نہ ٹوٹا اور نہ ہی روزے میں کوئی خرابی آئی لیکن غسل فرض ہو گیا۔

(بہار شریعت و قانون شریعت و کتب کثیرہ)

۳) مباشرت کرنے سے :۔ مرد نے عورت سے جماع کیا، مرد اپنے آلے کو عورت کے آگے کے مقام یا پیچھے کے مقام میں حشفہ تک داخل کیا چاہے شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت۔ انزال ہو یا نہ ہو (صرف مرد کا اپنے ذکر کو عورت کی فرج میں حشفہ تک داخل کر دینے سے ہی) مرد اور عورت دونوں پر غسل فرض ہو گیا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۰۱، حدیث نمبر ۲۸۴، صفحہ نمبر ۱۹۵)

۴) حیض کے بعد :۔ عورت کو حیض کا خون آتا جب بند ہو جائے تو اس کے بعد اسے غسل کرنا فرض ہے۔

۵) نفاس کے بعد :۔ عورت کو بچہ جننے کے بعد جو خون فرج سے آتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں اس خون کے بند ہو جانے کے بعد عورت کو غسل کرنا فرض ہے۔ یہ جو مشہور ہے کہ عورت بچہ جننے کے چالیس دن بعد پاک ہوتی ہے، غلط ہے۔ (اس کی تفصیل اور نفاس کا مفصل بیان آگے آئے گا)

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۸)

ان پانچ چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ اب اس کے علاوہ چند اور ضروری مسائل ہیں جن کا ہر مسلمان کو جاننا اور یاد رکھنا ضروری ہے۔

۱) **منی** :۔ منی وہ ہے جو شہوت کے ساتھ نکلتی ہے۔

۲) **مذی** :۔ مذی وہ ہے جو بغیر مزہ کے ایسے ہی عضوِ تناسل پر چپ چپا سا مادہ نکلتا ہے۔ کھوپرے کے تیل کی طرح کا مادہ کبھی قبض سے کبھی ہاضمہ کی خرابی سے بھی نکلتا ہے۔

۳) **ودی** :۔ گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں، جو عالباً دیکھنے میں گاڑھے دودھ کی طرح کا مادہ ہوتا ہے۔

منی نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔ جبکہ مذی اور ودی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا لیکن وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ :۔ اگر منی اتنی پتلی پڑ گئی کہ پیشاب کے ساتھ یا ویسے ہی کچھ قطرے بغیر شہوت (مزہ) کے نکل جائیں تو غسل فرض نہ ہوا لیکن وضو ہو تو وضو ٹوٹ گیا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۸)

بیماری سے منی نکلنا :۔ کسی نے بوجھ اٹھایا یا اونچائی سے نیچے گرا، یا بیماری کی وجہ سے بغیر کسی مزے کے منی نکل گئی تو غسل فرض نہ ہوا، البتہ وضو ٹوٹ گیا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۸)

پیشاب کے ساتھ منی نکلنا :۔ اگر کسی نے پیشاب کیا اور منی نکلی تو دیکھا جائے کہ اس وقت عضوِ تناسل میں تناؤ تھا یا نہیں اگر تناؤ تھا تو غسل فرض ہو گیا، اور اگر تناؤ نہ تھا اور بغیر کسی مزے کے پیشاب کے ساتھ منی نکل گئی تھی تو غسل فرض نہ ہوا۔

(فتاویٰ عالمگیری، بہار شریعت وکتب کثیرہ)

کس پر غسل فرض ہوا ؟ :۔ مرد اور عورت ایک بستر پر سوئے لیکن مباشرت نہ کیا، صبح بیدار ہونے کے بعد بستر پر منی کے دھبے کا نشان پایا۔ مرد اور عورت دونوں کو یاد نہیں کہ دونوں میں سے کسے احتلام ہوا ہے، تو اب اس دھبے کو دیکھیں اگر وہ دھبہ لمبا سفید رنگ کا اور گندہ سا ہے تو مرد پر غسل فرض ہوا (یعنی مرد کو احتلام ہوا ہے) اور اگر وہ دھبہ گول، پتلا اور پیلے رنگ کا ہے تو عورت پر غسل فرض ہوا (بہار شر

مسئلہ :۔ مرد و عورت ایک بستر پر سوئے، بیداری کے بعد بستر پر منی کا نشان پایا گیا اور ان میں سے کسی کو احتلام یاد نہیں تو احتیاط یہ ہے کہ دونوں غسل کریں۔ یہ ہی صحیح ہے۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱ حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۱)

مباشرت کے بعد منی نکلنا :۔ کسی عورت نے اپنے شوہر سے مباشرت کی۔ مباشرت کے بعد غسل کیا۔ پھر اُس کی شرمگاہ سے اس کے شوہر کی منی نکلی تو اس پر غسل واجب نہ ہوگا لیکن وضو جاتا رہے گا۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۲۲)

ناپاک کے لیے کونسی باتیں حرام ہیں :۔

جس کو نہانے کی ضرورت ہو، اس کو مسجد میں جانا، کعبہ کا طواف کرنا، قرآن کریم کو چھونا، بے دیکھے یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا، یا ایسی انگوٹھی پہننا یا چھونا جس پر قرآن کی کوئی آیت یا عدد یا حروف مقطعات (Arbic Alphabets) لکھے ہوئے ہو، دینی کتابیں جیسے حدیث، تفسیر اور فقہ وغیرہ کی کتابیں چھونا، یہ سب حرام ہے۔ اگر قرآن کریم جزدان میں ہو یا رومال و کپڑے میں لپٹا ہو تو اس پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں۔ اگر قرآن کی کوئی آیت قرآن کی نیت سے نہ پڑھی صرف تبرک کے لیے بسم اللہ، الحمد اللہ، یا سورۃ فاتحہ یا آیت الکرسی یا ایسی ہی کوئی آیت پڑھی تو کچھ حرج نہیں۔ اسی طرح درود شریف اور کلمہ شریف بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۸)

ناپاک کا جوٹھا :۔ ناپاک مرد و عورت کا اور حیض و نفاس والی عورت کا جوٹھا پاک ہے۔ اسی طرح ان کا پسینہ یا تھوک کسی کپڑے یا جسم سے لگ جائے تو ناپاک نہیں ہوگا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۹۳۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶)

ناپاک کا نماز پڑھنا :۔ رات میں صحبت کی ہو تو نماز فجر سے پہلے، اور اگر دن میں صحبت کی ہو تو اگلی نماز سے پہلے غسل کر لیں تاکہ نماز قضا نہ ہو جائے اور زیادہ وقت تک ناپاکی کی حالت میں رہنا نہ پڑے کہ ناپاک شخص سے رحمت کے فرشتے دور رہتے ہیں۔ غسل کی حاجت ہے اور وقت تنگ ہے کہ اگر غسل کرتا ہے تو فجر کی نماز کا وقت ختم ہو جائے گا اور نماز قضا ہو جائے گی تو ایسی حالت میں تیمم کر کے گھر پر

ہی نماز پڑھ لے، پھر اس کے بعد غسل کر کے اسی نماز کو دوبارہ پڑھے۔ (اس طرح سے دوا نماز پڑھنے کا ہی ثواب ملے گا)

(احکام شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۷۲)

جس گھر میں ناپاک ہو:۔ اکثر مرد اور عورتیں شرم وحیا سے غسل نہیں کرتے اور ناپاکی کی حالت میں کئی کئی دن گزار دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی بڑی نحوست کی بات اور جاہلانہ طریقہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے جس گھر میں ناپاک مرد یا عورت ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، اس گھر میں نحوست و بے برکتی آجاتی ہے کاروبار و رزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے اور مفلسی، غربت، تنگ دستی کا بسیرا ہو جاتا ہے۔

غسل سے پہلے بال کاٹنا:۔ غسل کرنے سے پہلے ناپاکی کی حالت میں زیر ناف بال، بغل کے بال، سر کے بال، ناک کے بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹیں کہ یہ مکروہ ہے اور اس سے سخت بُری لاعلاج بیماریوں کے ہو جانے کا بھی خطرہ ہے۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۷۔ بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۲۳)

احیاء العلوم میں ہے کہ ــــ

"ناپاک حالت میں زیر ناف بال، ناخن، سر کے بال وغیرہ کاٹنا منع ہے کیونکہ آخرت میں تمام اجزاء اس کے پاس واپس آئیں گے تو ناپاک اجزاء کا ملنا اچھا نہیں۔ یہ بھی مذکور ہے کہ ہر بال انسان سے اپنی ناپاکی کا مطالبہ کرے گا"

(احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۶)

ایک ضروری مسئلہ:۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ شریف" میں نقل فرماتے ہیں کہ ــــ

"بدھ کے دن ناخن کتروانے سے حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ حضور ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ــــ "بدھ کے دن ناخن نہ کترا کرو کہ اس سے کوڑھ ہونے کا خطرہ ہے"۔ (کوڑھ ایک خطرناک بیماری ہے جس میں جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہیں)

(فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۹، نصف اوّل، صفحہ نمبر ۳۷)

نجاستوں کے پاک کرنے کا طریقہ

غسل سے پہلے کپڑوں کو پاک کرنا ضروری ہے۔

کپڑوں کو پاک کرنا :۔ وہ کپڑا جس پر نجاست (گندگی) لگی ہو اس پر پہلے صاف پانی بہا کر خوب اچھی طرح ملیں۔ پھر کپڑے کو اچھی طرح نچوڑ لیں۔ پھر دوسرا صاف پانی لیں اور کپڑے پر بہائیں پھر صابن یا سَرف سے اچھی طرح دھوئے پھر اس کپڑے کو نچوڑ لیں۔ اب تیسری مرتبہ صاف نیا پانی لے کر کپڑے پر بہائیں اور پھر نچوڑ لیں۔ اب آپ کا کپڑا شرعی رو سے پاک ہو گیا۔ یعنی تین مرتبہ نیا پانی لینا اور تین مرتبہ اچھی طرح کپڑے پر بہانا اور پھر اچھی طرح نچوڑ لینا ضروری ہے۔

مسئلہ :۔ نجاست اگر پتلی ہے تو کپڑا تین مرتبہ دھونے اور تین بار اچھی طرح نچوڑنے سے پاک ہو گا۔ کپڑے کو اچھی طرح نچوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر بار اپنی پوری قوت سے اس طرح نچوڑے کہ پانی کے قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو کپڑا شریعت کے مطابق پاک نہیں سمجھا جائے گا۔

مسئلہ :۔ کپڑے کو تین مرتبہ دھو کر ہر بار خوب نچوڑ لیا ہے کہ اب نچوڑنے سے پانی کے قطرے ٹپکتے نہیں پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے۔ اور اگر خوب اچھی طرح نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے اور کپڑا بھی ناپاک ہے۔

مسئلہ :۔ اگر ایک شخص نے ناپاک کپڑے دھو کر اچھی طرح نچوڑ لیا، مگر ایک دوسرا شخص ایسا ہے جو اس پہلے شخص سے زیادہ طاقتور ہے اگر وہ کپڑا نچوڑے تو ایک دو بوندیں اور ٹپک سکتی تھیں تو وہ کپڑا پہلے والے شخص کے لیے پاک ہے اور اس دوسرے طاقتور شخص کے لیے ناپاک ہے، کیونکہ دوسرا شخص پہلے شخص سے طاقت میں زیادہ ہے اگر یہ خود دھوتا اور نچوڑتا تو وہ کپڑا اس کیلئے اور پہلے شخص کے لئے بھی پاک ہوتا۔

اس مسئلہ سے معلوم ہوا کہ مرد کو اپنے ناپاک کپڑے خود ہی دھونے چاہئے بیوی سے نہ دھلوائے، کیونکہ عام طور پر عورت کی طاقت مرد کی طاقت سے کم ہوتی ہے اگر مرد خود نچوڑے تو ایک دو بوندیں کپڑے سے اور نکال سکتا ہے اس لیے مرد کے حق میں کپڑے ناپاک

ہی ہوں گے۔ لیکن کسی کی بیوی اس سے زیادہ طاقتور ہو اور اس نے اچھی طرح سے نچوڑا ہے تو مرد کے لیے کپڑے پاک ہے۔ ایسے مرد جن کی بیوی ان سے زیادہ طاقتور ہے اس کے ہاتھوں دھلے کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ :۔ کپڑے کو پہلی مرتبہ دھونے، نچوڑنے کے بعد ہاتھ دوسرے نئے پانی سے اچھی طرح دھوئے، پھر دوسری مرتبہ کپڑا دھونے اور نچوڑنے کے بعد ہاتھ دوسرے پانی سے پھر اچھی طرح دھوئے۔ تیسری مرتبہ کپڑا دھونے اور نچوڑنے سے کپڑا اور ہاتھ دونوں پاک ہو گئے۔

مسئلہ :۔ ایسی چیزیں جنھیں نچوڑا نہیں جاسکتا، جیسے روئی کا گدا، دری، چٹائی، کارپیٹ، شطرنجی، وغیرہ تو انھیں پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اُن پر پہلے اتنا پانی بہائے کہ وہ پوری طرح بھیگ جائے اور پانی بہنے لگے اس کے بعد ہاتھ سے اچھی طرح ملیں اور اسے اس وقت تک چھوڑ دے جب تک کہ پانی گدے، چٹائی وغیرہ سے ٹپکنا بند نہ ہو جائے۔ پھر دوسری مرتبہ پانی بہائے پھر چھوڑ دے جب پانی کی بوندیں ٹپکنا بند ہو جائیں تو اب تیسری مرتبہ اس پر پانی بہائے اور سوکھنے کے لیے چھوڑ دے۔ اب وہ گدا یا چٹائی پاک ہو گئی۔ تین مرتبہ نیا پانی اس چیز پر بہانا اور ہر مرتبہ پانی ٹپکنے تک انتظار کرنا ضروری ہے۔

(احکام شریعت۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۲۵۲۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۶، ۷۵)

غسل کا بیان

آیت : اللہ ربّ العزت ارشاد فرماتا ہے ـــــ

وَاِن كُنتُم جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ؕ	اور اگر تمھیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب سُتھرے ہو لو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۶، سورہ مائدہ، رکوع ۶، آیت ۶)

حدیث :۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

"جب مرد مباشرت کے بعد غسل کرتا ہے تو بدن کے جس بال پر سے پانی گزرتا ہے اس کے ہر بال کے بدلے اس کی ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک گناہ کم کر دیا جاتا ہے اور ایک درجہ اونچا کر دیا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر فخر فرماتا ہے اور فرشتوں سے فرماتا ہے کہ "میرے اس بندے کی طرف دیکھو کہ اس سرد رات میں غسل جنابت کے لیے اٹھا ہے، اسے میرے پروردگار ہونے کا یقین ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۳)

غسل میں تین فرض ہیں۔ ان میں سے اگر کوئی ایک بھی فرض چھوٹ گیا تو چاہے سمندر میں بھی نہا لیں تو بھی غسل نہ ہوگا اور اسلامی شریعت کے مطابق ناپاک ہی رہے گا غسل کے تین فرض یہ ہیں۔

(۱) غرارہ کرنا :۔ منہ بھر کر غرارہ کرنا، اس طرح کہ حلق کا آخری حصہ، دانتوں کی کھڑکیاں، مسوڑے وغیرہ سب سے پانی بہہ جائے۔ دانتوں میں اگر کوئی چیز اٹکی ہوئی ہو تو اسے نکالنا ضروری ہے اگر وہاں پانی نہ لگا تو غسل نہ ہوگا۔ اگر روزہ ہو تو غرارہ نہ کرے صرف کلی کرے کہ اگر غلطی سے پانی حلق کے نیچے چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ : کوئی شخص پان کتھا وغیرہ کھاتا ہے اور چونا و کتھا دانتوں کی جڑوں میں ایسا جم گیا کہ اس کا چھڑانا بہت زیادہ نقصان کا سبب ہے تو معاف ہے اور اگر بغیر کسی نقصان کے چھڑا سکتا ہے تو چھڑانا واجب ہے بغیر اسکے چھڑائے غسل نہ ہوگا۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۲، کتاب الطہارۃ، باب الغسل، صفحہ نمبر ۱۸)

(۲) ناک میں پانی ڈالنا :۔ ناک کے آخری نرم حصہ تک پانی پہنچانا فرض ہے ناک کی گندگی کو انگلی سے اچھی طرح سے نکالے، پانی ناک کی ہڈی تک لگنا چاہیے اور ناک میں پانی محسوس ہونے لگے۔

(۳) تمام بدن پر پانی بہانا :۔ تمام بدن پر پانی بہانا کہ بال برابر بھی بدن کا کوئی حصہ

سوکھا نہ رہے، بغل، ناف، کان کے سوراخ، وغیرہ تک پانی بہنا ضروری ہے۔
(بہار شریعت۔ جلد۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۸۔ قانون شریعت۔ جلد۱، صفحہ نمبر ۴۷)

غسل کرنے کا طریقہ

غسل میں نیت کرنا سنت ہے اگر نہ بھی کی تب بھی غسل ہو جائیگا۔ غسل کی نیت یہ ہے کہ "میں پاک ہونے اور نماز کے جائز ہونے کے واسطے غسل کر رہا ہوں / کر رہی ہوں۔
نیت کے بعد پہلے دونوں ہاتھ گٹوں (کلائی) سمیت تین مرتبہ اچھی طرح دھوئے، پھر شرمگاہ اور اسکے اطراف کے حصوں کو دھوئے چاہے وہاں گندگی لگی ہو یا نہ لگی ہو۔ پھر بدن پر جہاں جہاں گندگی ہو ان جگہوں کو دھوئے۔ اس کے بعد غرارہ کرے کہ پانی حلق کے آخری حصے، دانتوں کی کھڑکیوں، مسوڑوں وغیرہ میں بہہ جائے، کوئی چیز دانتوں میں اٹکی ہو تو لکڑی وغیرہ سے اسے نکال لے، پھر ناک میں پانی ڈالے اس طرح کہ ناک کے آخری حصہ (ہڈی) تک پہنچ جائے اور وہ ناک میں ہلکا تیز معلوم ہو۔ پھر چہرہ کو دھوئے اس طرح کہ پیشانی سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان کی لو تک، پھر تین مرتبہ کہنیوں سمیت ہاتھوں پر پانی بہائے پھر سر کا مسح کرے جس طرح وضو میں کرتے ہیں۔ اسکے بعد بدن پر تیل کی طرح پانی ملیں۔ پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں پھر تین مرتبہ سیدھے مونڈھے پر اور تین مرتبہ دائیں مونڈھے پر لوٹے یا مگ وغیرہ سے پانی ڈالے اور جسم کو ملتے بھی جائے اس طرح کہ بدن کا کوئی حصہ سوکھا نہ رہے۔ سر کے بالوں کی جڑوں بغل میں شرمگاہ اور اسکے آس پاس کے حصوں پر سب جگہ پانی پہنچ جائے۔ اسی طرح عورت اپنے کان کی بالی، ناک کی نتھنی وغیرہ کو گھما گھما کر وہاں پانی پہنچائے۔ سر کی جڑوں تک پانی ضرور پہنچے۔ اب اسلامی شریعت کے مطابق آپ پاک ہو گئے، آپ کا غسل صحیح ہو گیا۔ اس کے بعد صابن وغیرہ جو بھی جائز چیز لگانا ہو وہ لگا سکتے ہیں، آخر میں پیر دھو کر الگ ہو جائیں۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۸۔ بہار شریعت۔ جلد۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۱۸)

مسئلہ:۔ نماز کے پانی میں بے وضو شخص کا ہاتھ، انگلی، ناخن، یا بدن کا کوئی اور حصہ پانی

میں بے دھوئے چلا گیا تو وہ پانی غسل اور وضو کے لائق نہ رہا۔ اسی طرح جس شخص پر غسل فرض ہے اس کے جسم کا کوئی بھی حصہ بے دھوئے پانی سے چھو گیا تو وہ پانی غسل کے لائق نہیں۔ اس لیے ناکے وغیرہ کا پانی جس میں گھر کے کئی لوگوں کے ہاتھ بغیر دھلے ہوئے پڑتے ہیں اس پانی سے غسل اور وضو نہیں ہو سکتا۔ غسل کے لیے پہلے سے ہی احتیاط سے کسی بالٹی یا ڈرام میں الگ ہی نل سے پانی بھر لیں۔ اگر ایسا ناکا ہے کہ جس میں کسی کا ہاتھ نہیں جاتا اور اس میں نل وغیرہ لگا ہے جیسے عموماً مساجد میں ہوتے ہیں یا آج کل بلڈنگوں میں چھت کے اوپر پلاسٹک کے بڑے بڑے ٹینک لگائے جاتے ہیں تو ایسے ناکے و ٹینک کے پانی سے غسل کرنا صحیح ہے۔ اگر غسل کے پانی میں دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پانی میں چلا گیا یا چھو گیا تو کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح غسل کرتے وقت بھی یہ احتیاط رکھیں کہ ناپاک بدن سے پانی کے چھینٹے ں میں موجود پانی جس سے غسل کر رہا ہے اس میں جانے نہ پائیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۹)

مسئلہ :۔ ایسا حوض یا تالاب جو کم سے کم دس ہاتھ لمبا، دس ہاتھ چوڑا (یعنی کم از کم 10×10 کا) ہو تو اسکے پانی میں اگر ہاتھ یا نجاست چلے گئی تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا، جب تک کہ اسکا رنگ یا مزہ یا اسکی بو نہ بدل جائے۔ اس سے غسل اور وضو جائز ہے۔ ہاں اگر نجاست اتنی چلے گئی کہ رنگ یا مزہ یا بو بدل گئی تو اس پانی سے وضو و غسل نہ ہوگا۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۹)

مسئلہ :۔ غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف رُخ کر کے نہانا منع ہے۔ غسل خانے میں جس کی چھت ہو اور بند دروازے ہو یا ایسی جگہ جہاں کسی کے اچانک دیکھنے کا گمان نہ ہو تو وہاں برہنہ نہانے میں کوئی حرج نہیں، عورتوں کو زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے یہاں تک کہ بیٹھ کر نہانا بہتر ہے۔ ایسی جگہ نہائے جہاں کسی کے دیکھنے کا اندیشہ نہ ہو۔ نہاتے وقت بات چیت کرنا، کچھ پڑھنا، چاہے کوئی دعا کیوں نہ ہو، کلمہ شریف، درود شریف، وغیرہ پڑھنا سخت منع ہے۔

مسئلہ :۔ کچھ لوگ نہاتے وقت فلمی گیت گاتے ہیں۔ اور کچھ تو معاذ اللہ بے خیالی میں نعت وغیرہ گنگنانے لگتے ہیں۔ یاد رکھیے اوّل تو گانا ہی گانا جائز نہیں۔ پھر نہاتے وقت چاہے غسل خانے میں نہا رہا ہو یا اور کسی جگہ گیت، گانا سخت ناجائز ہے۔ اسی طرح غسل کرتے وقت نعت شریف وغیرہ پڑھنا بھی سخت ناجائز و گناہ ہے۔

مسئلہ :۔ کچھ لوگ چڈی پہن کر سڑکوں کے کنارے سرکاری نل میں نہاتے ہیں یہ جائز نہیں۔ بلکہ سخت ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ کیونکہ مرد کو مرد سے بھی گھٹنے سے ناف تک کا حصہ چھپانا فرض ہے۔

(قانون شریعت۔ جلد۱، صفحہ نمبر ۳۰)

مسئلہ :۔ کچھ لوگ ناپاک چڈی یا کپڑا پہنے ہوئے ہی غسل کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ نہانے میں سب کچھ پاک ہو جائے گا یہ بیوقوفی ہے۔ اس سے تو گندگی پھیل کر پورے بدن کو ناپاک کر دیتی ہے۔ اور ویسے بھی اس طریقے سے چڈی پاک نہیں ہو جائے گی، کیونکہ ناپاک کپڑے کو تین بار دھونا، اور ہر بار اچھی طرح نچوڑنا ضروری ہے (جس کا بیان پہلے گزر چکا ہے) اس لیے پہلے ناپاک چڈی یا کپڑے کو اُتار لیں، پاک چڈی یا کپڑا ہی باندھ کر غسل کرے۔

ناخن پالش ہونے پر غسل نہ ہوگا :۔

اکثر عورتیں اپنے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پر اور کچھ مرد بھی اپنے ہاتھوں کے ناخنوں پر پالش لگاتے ہیں۔ ناخن پالش میں اسپرٹ (شراب، Alcohal) ہوتا ہے جو کہ شریعت میں حرام ہے، مردوں کے لیے تو بہت ہی زیادہ سخت حرام و گناہ ہے کہ یہ عورتوں سے مشابہت پیدا کرنا ہے۔ ناخنوں پر پالش ہونے کی وجہ سے غسل اور وضو کرتے وقت پانی ناخنوں پر نہیں لگتا بلکہ پالش پر لگ کر پھسل جاتا ہے اور سرے سے ہی غسل نہیں ہوتا۔ جب غسل ہی نہ ہوا تو ناپاک ہی رہا اور ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی اور جان بوجھ کر ناپاک رہنا سخت گناہ ہے۔ اللہ نہ کرے اگر اس حالت میں موت آگئی تو اس کا وبال الگ، اور ناپاکی میں اکثر شریر جنات کا اثر ہو جاتا ہے۔ اس لیے عورتوں کو چاہیئے کہ ناخن پالش نہ لگائیں۔

میاں بیوی کے حقوق

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ــــ

هنّ لباس لکم و انتم لباس لهنّ ط | وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ بقر، رکوع ۷، آیت ۱۸۷)

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے کیا ہی خوب بہترین مثال کے ذریعے میاں بیوی کے ایک دوسرے پر حقوق کے متعلق اپنے بندوں کو سمجھایا ہے۔

لباس جسم کے عیوب کو چھپاتا ہے اسی طرح بیوی اپنے شوہر کے عیوب کو اور شوہر اپنی بیوی کے عیوب کو چھپانے والے ہیں۔ ایک مہذب انسان بغیر لباس کے نہیں رہ سکتا اسی طرح تمدن یافتہ مرد یا عورت بغیر نکاح کے نہیں رہ سکتے۔ لباس کے میلے ہونے پر دھویا جاتا ہے اسی طرح شوہر اور بیوی غم و پریشانی کے موقع پر ایک دوسرے کا مکمل سہارا بنیں اور غموں کو دھو ڈالیں۔ لباس میں اگر کوئی معمولی سا داغ لگ بھی جائے تو لباس پھینکا نہیں جاتا بلکہ اسے دھو کر صاف کر لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کی چھوٹی موٹی غلطیوں کو معاف کریں اور غلطیوں کے داغ کو معافی کے پانی سے دھو کر صاف کر لیں۔

شوہر کے حقوق

بیوی کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی عزت کا خیال رکھے۔ اور اس کے ادب و احترام سے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے اور زبان سے ایسی کوئی بات نہ نکالے جو شوہر کی شان کے خلاف ہو۔

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ــــ

لو کنت امر احدا ان یسجد لاحد لا | اگر میں کسی کو کسی کے لئے سجدہ کا حکم دیتا تو

مرت المراۃ ان تسجد لزوجھا | عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۸۸، حدیث نمبر ۱۱۵۸، صفحہ نمبر ۵۹۴)

اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئی۔ ایک تو یہ کہ خدا کے سوا کسی کے لیے سجدہ کرنا جائز نہیں۔ اور دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ شوہر کا درجہ اتنا بلند ہے کہ مخلوق میں اگر کسی کے لیے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

حدیث : ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ۔ " بہترین عورت کی پہچان کیا ہے"؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ " التی تطیعه اذا امر۔ یعنی جو عورت اپنے شوہر کی عزت و فرمانبرداری کرے"۔ (نسائی شریف۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۹۴)

عورت کا فرض ہے کہ اپنے شوہر کی خدمت سے کسی قسم کی کوتاہی نہ برتے بلکہ زندگی کے ہر موڑ پر نہایت ہی خندہ پیشانی سے شوہر کی خدمت کر کے اپنی وفاداری کا عملی ثبوت دے۔ یہاں تک کہ اگر شوہر اپنی عورت کو کسی ایسے کام کا حکم دے جو اس کو بے کار و فضول محسوس ہو تب بھی عورت کا فرض ہے کہ شوہر کے حکم کی تعمیل کرے۔

حدیث : ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

"میری امت میں سب سے بہتر وہ عورتیں ہیں جو اپنے شوہر کے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہیں۔ ایسی عورت کو ایسے ایک ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے جو خدا کی راہ میں صبر کے ساتھ شہید ہوئے۔ ان عورتوں میں سے ہر عورت جنت کی حوروں پر ایسی فضیلت رکھتی ہے جیسے مجھے (یعنی حضور ﷺ) کو تم پر فضیلت حاصل ہے"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۳)

حدیث : حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــــ

"قیامت کے روز عورت سے پہلے نماز کے متعلق پوچھا جائے گا اور پھر اسکے بعد خاوند کے حقوق کے متعلق سوال ہوگا"۔

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۵۰۱)

حدیث : حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ۔۔۔

"کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے بھاگ نکلے تو اسکی نماز قبول نہیں ہوتی اور عورت جب نماز پڑھے مگر اپنے خاوند کیلئے دعا نہ کرے تو اس کی دعا مردود ہوتی ہے"۔

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۵۴۱)

حدیث : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

کفر ان العشیر کفر دون کفر فیہ۔

شوہر کی ناشکری کرنا ایک طرح کا کفر ہے اور ایک کفر دوسرے سے کم ہوتا ہے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۱، حدیث نمبر ۲۸، صفحہ نمبر ۱۰۹)

حدیث : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"مجھے دوزخ دکھائی گئی میں نے وہاں عورتوں کو زیادہ پایا وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا۔ "کیا وہ اللہ کے ساتھ کفر کرتی ہیں"؟ ارشاد فرمایا۔ "نہیں! وہ شوہر کی ناشکری کرتی ہیں (جو کہ ایک طرح کا کفر ہے) اور احسان نہیں مانتیں، اگر تو کسی عورت سے عمر بھر احسان اور نیکی کا سلوک کرے لیکن ایک بات بھی خلاف طبیعت ہو جائے تو جھٹ کہہ دے گی میں نے تجھ سے کبھی آرام اور سکون نہیں پایا"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۱، حدیث نمبر ۲۸، صفحہ نمبر ۱۰۹)

حدیث : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"کیا تم کو نہیں معلوم کہ عورت کے لیے شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ شوہر کی نافرمانی ہے"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۴)

لہٰذا عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے شوہر کی نافرمانی اور ناشکری نہ کرے، ورنہ پھر جہنم کے عذاب کے لیے تیار رہے۔ عورت اگر یہ چاہتی ہے کہ شوہر کو اپنا گرویدہ بنائے رکھے تو اس کی خدمت میں کوتاہی نہ کرے اس کی پُرخلوص خدمتوں کو دیکھ کر شوہر خود ہی اس کا

گرویدہ ہو جائے گا۔

حدیث : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا .... "شوہر اپنی بیوی کو جس وقت بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو اس عورت پر خدا کے فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۱۵، حدیث نمبر ۱۷۸، صفحہ نمبر ۹۲۔ مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۳)

حدیث : ایک روایت میں ہے کہ.....

"جب شوہر اپنی حاجت کے لیے بیوی کو بلائے تو بیوی اگر روٹی پکا رہی ہو تو اس کو لازم ہے کہ سب کام چھوڑ کر شوہر کے پاس حاضر ہو جائے"۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۸۸، حدیث نمبر ۱۱۵۹، صفحہ نمبر ۵۹۵)

حدیث : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ.....

"حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک جوان عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ ! میں جوان عورت ہوں مجھے نکاح کے لیے پیغام آتے ہیں مگر میں شادی کو برا سمجھتی ہوں، آپ مجھے بتایئے بیوی پر شوہر کے کیا حقوق ہیں"؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "اگر شوہر کی چوٹی سے ایڑی تک پیپ ہو اور وہ اسے زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کر پائے گی"۔ اس عورت نے پوچھا۔ "تو حضور میں شادی نہ کروں"؟ آپ نے فرمایا۔ "تم شادی کر لو کیونکہ اس میں بھلائی ہے"۔

(تحیۃ الاشمئن۔ صفحہ نمبر ۵۲۲۔ مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۹۵، صفحہ نمبر ۷۱)

افسوس آج کل کی زیادہ تر عورتیں اپنے شوہروں کو برا بھلا کہتی اور گالیاں دیتی ہیں۔ کچھ بے باک بے شرم عورتیں اپنے شوہروں کو مارنے سے بھی نہیں چوکتی۔ اور کچھ عیاش بدچلن عورتیں اپنے بیمار شوہر کو گھر پر چھوڑ کر دوسرے مردوں کے ساتھ رنگ رلیاں منانے میں مست رہتی ہیں۔

خدارا ایسی عورتیں ہوش میں آئیں۔ اپنے شوہر کے مرتبے کو پہچانیں اور اپنی دنیا میں تھوڑی سی مستی و رنگ رلیوں اور تھوڑے سے جھوٹے مزے کی خاطر ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی آخرت کی زندگی کو تباہ و برباد نہ کریں۔

ایک خاص عمل :۔ جس شخص کی بیوی اس کا کہنا نہ مانتی ہو، نافرمان، زبان دراز، اور جھگڑالو ہو تو وہ شخص سوتے وقت ۔۔ المانع ۔۔ خلوص کے ساتھ بہت زیادہ پڑھے، بفضلہٖ تعالیٰ عورت فرمانبردار اور محبت کرنے والی ہو جائے گی۔

(وظائف رضویہ۔ صفحہ نمبر ۲۲۴)

﴿بیوی کے حقوق﴾

جس طرح بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کے حقوق ادا کرے اسی طرح شوہر پر بھی فرض ہے کہ بیوی کے حقوق ادا کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

وعاشروھنّ بالمعروف ۔۔ ﴿۱۹﴾	اور ان سے (عورتوں سے) اچھا برتاؤ کرو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۴، سورہ النساء رکوع ۱۴، آیت ۱۹)

شوہر پر بیوی کی جو ذمہ داریاں عائد ہیں ان سب میں ایک بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ وہ بیوی کا مہر ادا کرے۔

حدیث : حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"نکاح کی شرط یعنی مہر ادا کرنے کا سب سے زیادہ خیال رکھو"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۸۱، حدیث نمبر ۱۴۷، صفحہ نمبر ۸۰)

بیوی کا مہر شوہر کے ذمہ ادا کرنا واجب اور ضروری ہے اگر اس کے ادا کرنے میں کوتاہی ہوگی تو قیامت کے روز سخت گرفت اور سزا ہوگی۔ شوہر کا اپنی بیوی کو ستانا، گالیاں دینا، اور اس پر ظلم وزیادتی کرنا بدترین گناہ ہے۔

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"سب سے برا آدمی وہ ہے جو اپنی بیوی کو ستائے"۔ (طبرانی شریف)

حدیث : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"وہ شخص کامل ایمان والا ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حُسن سلوک میں اچھا ہے اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کیساتھ سب سے بہتر سلوک کرنے والا ہوں"۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۸۹، حدیث نمبر ۱۱۶۱، صفحہ نمبر ۵۹۵۔ غنیۃ الطالبین۔ صفحہ نمبر ۵۴۲)

حدیث :۔ حضرت امام ترمذی و حضرت امام ابن ماجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان لفظوں کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ۔۔۔

خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی ۔	تم میں وہ بہتر ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ بہتر ہے اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ تم سب سے بہتر ہوں۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۹۵۔ ابن ماجہ۔ جلد ۱، حدیث نمبر ۲۰۲۷، صفحہ نمبر ۵۵۱)

شوہر کو چاہئے کہ اپنی بیوی کے ساتھ خوش مزاجی، نرمی اور مہربانی سے پیش آئے اور اپنے پیارے نبی کے فرمان پر عمل کرے۔

موجودہ دور میں دیکھا یہ جا رہا ہے کہ مرد حضرات باہر تو چوہا بنے پھرتے ہیں لیکن گھر آتے ہی شیر کی طرح دھاڑنا شروع کر دیتے ہیں اور بے وجہ بیوی پر رعب جھاڑتے رہتے ہیں۔ بیوی سے ہمیشہ محبت کا سلوک رکھے۔ ہاں اگر وہ نافرمانی کرے یا جائز حکم نہ مانے تو اس پر ناراضگی کا اظہار کر سکتے ہیں۔

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ "غنیۃ الطالبین" میں اور امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "کیمیائے سعادت" میں فرماتے ہیں ۔۔۔

"اگر بیوی شوہر کی اطاعت نہ کرے تو شوہر نرمی و محبت سے سمجھا بجھا کر اپنی اطاعت کروائے، اگر اسکے بعد بھی نہ مانے تو شوہر غصہ کرے اور اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سمجھائے۔ اگر پھر بھی نہ مانے تو سونے کے وقت اسکی طرف پیٹھ کر کے سوئے۔ اگر اس پر بھی نہ مانے تو پھر تین راتیں اس سے الگ سوئے۔ اگر ان تمام باتوں سے بھی نہ مانے اور اپنی ہٹ دھرمی پر اَڑی رہے تو اسے مارے مگر منہ پر نہ مارے اور نہ ہی اتنے زور سے مارے کہ زخمی ہو جائے۔ اگر ان سب سے بھی فائدہ نہ ہو تو پھر ایک مہینے تک ناراض رہے۔ (پھر بھی کچھ بات نہ بنے تو اب ایک طلاق دے)

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۸۔ کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۵)

اگر کسی شخص کی دو بیویاں یا اس سے زیادہ ہوں تو سب کیساتھ برابری کا سلوک رکھے۔ کھانے پینے اوڑھنے کپڑے وغیرہ۔ سب میں انصاف سے کام لے ہر بیوی کے پاس برابر برابر وقت گزارے اور اس کیلئے اُن کی باری مقرر کرلے۔

حدیث :۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اذا کانت عند الرّجل امراتان فلم یعدل بینهما جاءٖ یوم القیمة وشقّه ساقط۔	جب کسی کے نکاح میں دو بیویاں ہو اور وہ ایک ہی کی طرف مائل ہو تو: قیامت کے دن جب آئیگا تو اس کا آدھا دھڑ گرا ہوا ہوگا۔

(ترمذی شریف۔ جلد۱، حدیث نمبر ۱۱۴۳، صفحہ نمبر ۵۸۴۔ ابن ماجہ۔ جلد۱، صفحہ نمبر ۵۴۹۔
احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۱)

بیوی کے غلام

اس زمانے میں اکثر دیکھا جارہا ہے کہ مرد اپنی بیوی سے اپنی اطاعت نہیں کرواتا بلکہ اس کی اطاعت کرتا ہے۔ کچھ مرد بیوی کی غلامی کرنا اپنی شان سمجھتے ہیں اور اپنی اس غلامی کا تذکرہ بھی وہ بڑے پرجوش انداز میں اپنے دوستوں میں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کچھ تو اس قدر اپنی بیوی سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ اگر وہ مجمع عام میں انھیں ڈانٹ بھی دے تو سر جھکائے سننے میں ہی وہ اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔

آیت :۔ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

الرّجال قوّامون علی النّسآء	مرد افسر ہے عورتوں پر۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۵، سورۃ النساء، رکوع ۳، آیت ۳۴)

حدیث :۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

تعس عبد الزّوجة۔	بیوی کا غلام بدبخت ہے۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۹۳)

امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــــ

"بزرگوں نے فرمایا ہے عورتوں سے مشورہ کرو لیکن عمل اس کے خلاف کرو"۔ (یعنی ضروری نہیں کہ عورت کے ہر مشورے پر عمل کیا جائے)

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۳)

یہی امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "اِحیاءُ العلوم" میں نقل فرماتے ہیں ـــــ

"حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کا مطیع بنا رہے کہ وہ جو چاہے وہی کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ میں اوندھا گرادے گا"۔

(اِحیاءُ العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۸۲)

صد افسوس ! آج کل لوگ عورت کے بہکاوے میں آکر خلاف شریعت کام تک کر لیتے ہیں۔ کچھ تو عورت کے اس قدر غلام بن جاتے ہیں کہ بیوی کے کہنے پر اپنے ماں باپ تک کو چھوڑ دیتے ہیں لیکن بیوی کی غلامی نہیں چھوڑ سکتے۔ اگر گھر میں کسی معاملے میں تنازع ہو جائے تو بیوی کو سمجھانے کی بجائے الٹا اپنے ہی ماں باپ کو جھڑکتے ہیں اور اپنی آخرت کی بربادی کا سامان اپنے ہاتھوں جٹاتے ہیں۔ یاد رکھیئے ! بھلے ہی بیوی ناراض ہو جائے لیکن ماں باپ ناراض نہ ہونے پائیں۔ بیوی تو زندگی میں سیکڑوں مل سکتی ہے لیکن ماں باپ دوبارا نہیں مل سکتے

حدیث: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

هما جنتك و نارك ۔ | ماں باپ تیری جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۲، باب نمبر ۶۲۱، حدیث نمبر ۱۲۵۶، صفحہ نمبر ۳۹۵)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تو اپنے والدین کی فرمانبرداری کرے گا تو جنت میں جائے گا اور نافرمانی کرے گا تو دوزخ میں جاکر سزا پایگا۔

حدیث: اور مزید فرماتے ہیں ہمارے پیارے مدینے والے آقا ﷺ ـــــ

"خدا شرک اور کفر کے علاوہ جس گناہ کو چاہے بخش دے گا مگر ماں باپ کی نافرمانی کو نہیں بخشے گا۔ بلکہ موت سے پہلے دنیا میں بھی سزا دیگا۔" (بیہقی شریف)

لہٰذا ماں باپ کی فرمانبرداری کو ہی ہمیشہ اہمیت دے۔ عورت کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے ساس سسر کو اپنے ماں باپ کی طرح ہی سمجھے اور اُن سے حُسن سلوک کرے، ساتھ

ہی مرد پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اپنے ماں باپ کی اطاعت کروائے۔

حدیث: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

مامن ولدٍ بارٍ ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الاّ کتب اللہ لہ بکلّ نظرۃ حجۃ مبرورۃ۔

جب کوئی فرمانبردار لڑکا اپنے ماں باپ کی طرف محبت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لیے ہر نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب لکھتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ ! اگر کوئی روزانہ سو بار دیکھے تو کیا اس کو روزانہ سو حج کا ثواب ملے گا؟ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں ! بے شک اللہ تعالیٰ بزرگ و برتر ہے اس کو یہ بات کچھ مشکل نہیں۔

(بیہقی شریف۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۴۷۲۵، صفحہ نمبر ۴۴۹)

بی۔ ایف فلمیں

ہمارا اور آپ کا مشاہدہ ہے کہ آج کل لوگ سیکس (Sex) کی معلومات کے ذریعے بلیو فلمیں (B.F.) دیکھتے ہیں۔ مخصوص نوجوان لڑکے۔ کچھ بیوقوف شب زفاف کے روز اپنی بیوی کو خاص طور پر بلیو فلمیں دکھاتے ہیں تاکہ عورت بھی جس طرح فلم میں دکھایا گیا ہے اسی طرح ان سے پیش آئے ۔ اور یہ خود بھی ہر وہ کام اور طریقہ اپنانے کی کوشش کرتے ہیں جو فلم میں ہوتا ہے۔ چاہے اس میں کتنی ہی تکلیف و پریشانی کیوں نہ ہو۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کسی بھی مشکل سے مشکل کام کو فلمایا جانا الگ بات ہے اور اس کو حقیقت میں کر لینا اور بات ہے۔ بلیو فلمیں تو سراسر آنکھوں کی عیاشی اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ آج تقریباً ہر مسلمان یہ جانتا ہے کہ اسلام میں یہ سب حرام و گناہ ہے، لیکن پرواہ کسے ہے !

فلموں میں دیکھ کر اس کی باتوں کو سیکھ کر عمل کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی فلم میں ہیرو کو موٹر سائیکل اس طرح چلاتے ہوئے دکھایا جائے کہ ہیرو سڑکوں سے ہوتے ہوئے

موٹر سائیکل اُچھال اُچھال کر لوگوں کی بلڈنگوں اور مکانوں کی چھت پر چلا رہا ہے ، کبھی اس بلڈنگ پر تو کبھی اس بلڈنگ پر۔ اسی منظر (Scene) کو کسی بیوقوف نے دیکھا اور اسی طرح کرنے کیلئے اس نے موٹر سائیکل اپنے گھر کی چھت پر کھڑی کر کے شروع کی اور کلچ دبا کر گیئر ڈالا ایکسلیٹر کلچ کے ساتھ چھوڑ دیا ۔۔۔۔۔۔۔ ایسے بیوقوف شخص کا جو حال ہوگا وہی حال اس شخص کا ہوتا ہے جو لیو فلمیں دیکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے۔ ایسا شخص غیرت اور مردانگی کی اونچی چھت سے بے حیائی اور نامردی کے ایسے گڑھے میں گرتا ہے جس سے نکلنا زندگی بھر مشکل ہوتا ہے۔

بدنگاہی اور بے پردگی

آج کل نوجوانوں میں طرح طرح کی برائیاں جنم لے چکی ہیں۔ جس کی سب سے بڑی وجہ دین کی تعلیم سے دوری ہے۔ اس کے علاوہ فلمیں دیکھنے کا فیشن، فحش ناول و گندی تصاویر سے پر میگزینیں پڑھنے کا عام چلن، اور مخصوص عورتوں اور کنواری لڑکیوں کا بے پردہ فیشن کر کے سڑکوں پر کھلے عام گھومنا۔ جیسی برائیاں ہیں۔

آج کے موڈرن نوجوان غیر عورتوں کو دیکھنے ، چھونے ، اور چھیڑ چھاڑ کرنے جیسے گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھتے بلکہ اسے فیشن اور موڈرن کلچر کا نام دے کر معمولی بات سمجھتے ہیں۔ کچھ بیوقوف تو لڑکیوں کو ایسا گھورتے ہیں گویا وہ آنکھوں کے ذریعے اپنا مادۂ منویہ لڑکی کے پیٹ میں ہی ڈال دیں گے۔ موجودہ دور کی اکثر فیشن پرست لڑکیاں بھی کسی طرح لڑکوں سے کم نہیں۔ وہ لڑکوں کو ایسا گھورتی ہیں گویا وہ آنکھوں آنکھوں ہی سے حاملہ ہونا چاہتی ہیں۔ کچھ نوجوان تو پیشہ ور عورتوں کے پاس جانے میں بھی کوئی شرم و حیا تک محسوس نہیں کرتے بلکہ اسے مردانگی کا ثبوت و Certificate سمجھتے ہیں۔ اور جو شخص یہ سب نہیں کرتا وہ ان عیاشوں کی نظر میں بیوقوف، بزدل، نامرد اور نہ جانے کیا کیا سمجھا جاتا ہے۔

آیت : دیکھو ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها	اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں

وما بطن ۔۔۔ الخ ‖ کھلی ہیں اور جو چھپی۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۸، سورہ انعام، رکوع ۶، آیت ۱۵۲)

آیت : اور ارشاد فرماتا ہے پروردگار عالم ۔۔۔

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم و یحفظوا فروجهم ط ذلك ازكی لهم ط ان اللہ خبیر بما یصنعون ۔ وقل للمؤمنت یغضضن من ابصارهن ویحفظن فروجهن ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن ۔۔۔ الخ

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے، بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے، اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر ۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور، رکوع ۱۰، آیت ۳۰۔۳۱)

اس آیت کریمہ میں اللہ رب العزت نے صاف صاف حکم دیا ہے کہ مرد اپنی نگاہیں نیچی رکھیں یعنی بد نگاہی سے بچیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یعنی زنا کی طرف نہ جائیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ عورتوں کو بھی حکم فرماتا ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اپنا بناؤ سنگار اپنے شوہر کے لیے ہی کرے غیر مردوں کے لیے نہیں۔ اور سینے و سر پر دوپٹے ڈالے رہیں۔

لیکن آج معاملہ ہی الٹا نظر آرہا ہے اکثر عورتیں گھر میں تو گندی بیٹھی رہتی ہے لیکن جب باہر نکلنا ہوتا ہے تو خوب بن سنور کر نکلتی ہیں۔ گویا گندی ان کے اپنے شوہر کے لیے اور سنگار و صفائی غیر مردوں کے لیے ۔

حدیث پاک میں سرکار ﷺ نے عورتوں کو گھر میں پاک و صاف اور سنگار کر کے رہنے کا حکم دیا تاکہ ان کے شوہر انہی سے رغبت رکھے، اور غیر عورتوں کی طرف نہ جائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی تصنیف "عرفان شریعت" میں نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"عورت کا اپنے شوہر کیلئے گہنا پہننا، بناؤ سنگھار کرنا باعث اجر عظیم ہے اور
اس کے حق میں نماز نفل سے افضل ہے۔ بعض صالحات (نیک عورتیں) جن کے شوہر اولیاء کرام
سے تھے اور وہ خود ولیہ تھیں ہر شب بعد نماز عشاء پورا سنگھار کر کے دلہن بن کر اپنے شوہر کے پاس
آتیں اگر انہیں اپنی طرف حاجت پاتیں وہیں حاضر رہتیں ورنہ زیور و لباس اتار کر مصلیٰ بچھاتیں
اور نماز میں مشغول ہو جاتیں۔۔ حدیث میں ہے۔۔ کان رسول الله ﷺ یکرہ تعطل
النساء و تشبہہن بالرجال۔ عورت کا زیور ہونے کے باوجود بغیر زیور رہنا مکروہ ہے کہ
مردوں سے مشابہت ہے۔ حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا
یا علی مر نساءک لا یصلین عطلاء۔ یعنی اے علی اپنے گھر کی عورتوں کو حکم دو کہ بغیر
گہنے نماز نہ پڑھیں۔ مجمع البحار میں ہے۔ عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها کرهت ان تصلی
المرأة عطلاء ولو ان تعلق فی عنقها۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عورت
کا بے زیور نماز پڑھنا مکروہ جانتیں اور فرماتیں کہ کچھ نہ پائے تو ایک ڈورا ہی گلے میں باندھ لے۔"

(فتاویٰ شریعت جلد ۱ مسئلہ نمبر ۵۷، صفحہ نمبر ۱۰۰)

اسلام نے عورتوں کو بننے سنورنے سے کبھی منع نہیں کیا بلکہ بننے
سنورنے، سنگھار کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہاں تک کہ کنواری لڑکیوں کو زیور و لباس سے آراستہ رکھنا
کہ ان کی منگنیاں آئیں یہ بھی سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ لو کان اسامة جاریة
لکسوته و حلیته حتی انفقه۔

(الامن والعلی بحوالہ فتاویٰ شریعت جلد ۱ مسئلہ نمبر ۵۷، صفحہ نمبر ۱۰)

غرض کہ اسلام عورتوں کے فیشن یا سنگھار کے خلاف نہیں بلکہ وہ بے
پردگی و بے حیائی کے خلاف ہے۔ اے میری پیاری بہنو! یاد رکھو اسلام تمہیں فیشن کرنے
بننے سنورنے سے نہیں روکتا بلکہ وہ صرف اور صرف یہ چاہتا ہے کہ اگر تم شادی شدہ ہو تو اپنے
شوہر کے لیے سنگھار کرو کہ ان ہی کا تم پر حق ہے نہ کہ غیر مردوں کیلئے۔ اسلام تمہاری عزت و عصمت
اور آبرو کی حفاظت و نگہداشت کے لیے تم سے صرف یہ مطالبہ کرتا ہے کہ تم گھر ہی میں ٹھہری رہو،
سڑکوں، بازاروں، باغوں، میلے ٹھیلوں اور سینما گھروں میں اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر اپنے حسن کو
نمائش کا ذریعہ نہ بناؤ۔

حدیث : سنو ہمارے پیارے رحمت والے آقا ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

المراۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفها الشیطان ۔	"عورت، عورت ہے۔ یعنی چھپانے کی چیز ہے، جب وہ باہر نکلتی ہے تو اسے شیطان جھانک کر دیکھتا ہے"۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲۹۶، حدیث نمبر ۱۱۷۳، صفحہ نمبر ۶۰۰)

بد نگاہی میں مرد اور عورتیں دونوں قصوروار ہیں اور گناہ میں برابر کے حقدار۔ مرد اس طرح کہ وہ ان سے بد نگاہی کرتے ہیں، انھیں چھیڑتے ہیں۔ اور عورتیں اس طرح کہ وہ بے پردہ سڑکوں پر کھلے عام نکلتی ہیں تاکہ مرد انھیں دیکھیں۔

حدیث : مدنی سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

لعن اللہ النّاظر والمنظور الیہ ۔	جس غیر عورت کو جان بوجھ کر دیکھا جائے اور جو عورت اپنے کو جان بوجھ کر غیر مردوں کو دکھائے، اس مرد اور عورت پر اللہ کی لعنت۔

(مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۹۱، صفحہ نمبر ۷۷)

حدیث : حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

مثل الرّافلة فی الزّینة فی غیر اھلھا کمثل ظلمة یوم القیمة لا نور لھا۔	اپنے شوہر کے سوا دوسروں کے لیے زینت کے ساتھ دامن گھسیٹتے ہوئے اترا کر چلنے والی عورت قیامت کے اندھیروں کی طرح ہے جس میں کوئی روشنی نہیں۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۹۱، حدیث نمبر ۱۱۶۶، صفحہ نمبر ۵۹۷)

حدیث : حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ایّما امراۃ استعطرت فمرّت علی قوم لیجد وامن ریحھا فھی زانیة۔	جب کوئی عورت خوشبو لگا کر لوگوں میں نکلتی ہے تاکہ انھیں خوشبو پہنچے تو وہ

عورت زانیہ (زنا کرنے والی پیشہ ور) ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۰۳، حدیث نمبر ۶۸۹، صفحہ نمبر ۲۸۶۔ ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۴۷۲، حدیث نمبر ۱۷۷، صفحہ نمبر ۲۶۳۔ نسائی شریف۔ جلد ۳، کتاب الزینہ۔ صفحہ نمبر ۲۹۸)

حدیث: فرماتے ہیں ہمارے پیارے آقا ﷺ ۔۔۔

لا یخلون رجل بامراۃ الا کان ثالثھما الشیطان۔

جب غیر مرد اور غیر عورت تنہائی میں کسی جگہ ایک ساتھ ہوتے ہیں تو ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱ باب نمبر ۷۹۴، حدیث نمبر ۱۱۷۱، صفحہ نمبر ۵۹۹)

حدیث: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔۔

لا تلجو علی المغیبات فانّ الشیطان یجری من احدکم مجری الدم۔

جن عورتوں کے خاوند موجود نہ ہوں ان کے پاس نہ جاؤ کیونکہ شیطان تمہاری رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۹۵، حدیث نمبر ۱۱۷۲، صفحہ نمبر ۵۹۹)

حدیث: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

ایاکم والدخول علی النساء فقال رجل یارسول اللہ افرایت الحمو؟ قال الحمو الموت۔

"تنہا غیر عورت کے پاس جانے سے پرہیز کرو"۔ ایک صحابی نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے"؟ فرمایا۔ "دیور تو موت ہے"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۳۱، حدیث نمبر ۲۱۶، صفحہ نمبر ۱۰۸۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۹۴، حدیث نمبر ۱۱۷۱، صفحہ نمبر ۵۹۹۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۶۸، صفحہ نمبر ۷۳)

اب آپ خود ہی اندازہ لگائیے جب دیور کے سامنے بھی سگی بھابھی کو آنے سے ممانعت کی گئی اور حتی کہ اُسے موت کے مثل بتایا گیا تو پھر بتائیے دوستوں کی بیویوں کو منہ بولی بھابھی بنا کر اُن سے ہنسی مذاق کرنا، شادی بیاہ میں اور دیگر تقاریب میں غیر مردوں کا عورتوں کے

سامنے آنا اور عورتوں کا غیر محرم مردوں کے سامنے بے حجاب آنا، بات چیت کرنا اور یہی نہیں بلکہ انھیں چھونا، ان سے فحش مذاق کرنا کس قدر خطرناک ہوگا۔ تجربہ شاہد ہے کہ کچھ لوگوں نے دوستوں کی بیویوں کو بھابھی۔ بھابھی کہہ کر پکارا اور موقع ملنے پر پھر بھابھی پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔

لہذا مردوں پر ضروری ہے کہ وہ اپنی عورتوں کو پردہ کروائیں اور اپنے دوستوں کے سامنے بھی بے حجاب آنے سے منع کریں۔ اور اسی طرح ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی جوان کنواری لڑکیوں کو پردہ کروائیں اور بلا ضرورت بازاروں، تفریح گاہوں اور سینما ہالوں میں جانے سے روکیں۔

حدیث: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔۔۔۔

"ایک دن ایک نابینا صحابی سرکار ﷺ کی بارگاہ میں ملنے کے لیے تشریف لائے اور حضور کی دوسری بیویاں وہیں بیٹھی تھیں۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "پردہ کرو"۔ فرماتی ہیں ہم نے عرض کیا۔ "یارسول اللہ! یہ تو دیکھ نہیں سکتے"؟ فرمایا۔ "تم تو نابینا نہیں ہو تم تو دیکھ سکتی ہو"۔ (ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۳۵۸، حدیث نمبر ۷۱۱، صفحہ نمبر ۲۳۶۔

ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۲۹۸، حدیث نمبر ۶۸۰، صفحہ نمبر ۲۷۹)

اب ذرا اندازہ لگایئے جب نابینا سے بھی سرکار ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات، جن کے بارے میں قرآن کریم کا اعلان ہے کہ نبی کی بیویاں تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں ان سے بھی پردہ کروایا تو کیا آج کی ان عورتوں کو پردہ کرنا ضروری نہ ہوگا؟ یقیناً ضروری ہوگا! اور اگر عورتیں اس کے لیے تیار نہیں تو جہنم کے شدید ناقابل برداشت عذاب کے لیے ضرور تیار رہیں۔

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔۔۔

فرماتے ہیں۔۔۔۔۔ "مرد اپنی عورت کو گھر کی چھت اور دروازے پر جانے نہ دے تاکہ وہ غیر مردوں کو اور غیر مرد اسے نہ دیکھیں، کیونکہ برائیوں کی ابتدا گھر کی کھڑکی و دروازے سے شروع ہوتی ہے، عورت کو کھڑکی دروازے سے مردوں کا تماشہ دیکھنے کی اجازت نہ دے کہ تمام آفتیں آنکھ سے پیدا ہوتی ہے گھر میں بیٹھے بیٹھے نہیں پیدا ہوتیں"۔ (کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۳)

ایک قدیم شاعر نے کہا ہے کہ۔۔۔ "تمام برائیوں کی شروعات نظر سے

ہوتی ہے۔ چھوٹی سی چنگاری سے زبردست آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ پہلے نظر پھر مسکراہٹ پھر سلام پھر کلام پھر وعدہ پھر ملاقات اور پھر ــــــ اسی لئے اسلام نے عورت کا غیر مرد پر اور مرد کا غیر عورت پر نگاہ ڈالنا بھی حرام ٹھہرایا کیونکہ آنکھیں دل کی چابی ہیں اور نظر دل کے تالے کو کھولنے والی زنا کی قاصد ہے۔

حدیث: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے ــــ

سالت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن نظر الفجاءة فقال اصرف بصری۔	میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اپنی نظر پھیر لیا کرو۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۱، حدیث نمبر ۳۸۱، صفحہ نمبر ۱۳۶۔
مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۷۰، صفحہ نمبر ۷۳)

حدیث: حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ "یا رسول اللہ! بعض اوقات غیر عورت پر اچانک نظر پڑ جاتی ہے"؟ ــــــ

قال یا علی لا تتبع النظرة النظرة فان لك الاولیٰ ولیست لك الاخرة۔	ارشاد فرمایا۔ "اے علی! پہلی نظر جو اچانک پڑ جائے اس کی پوچھ نہیں لیکن ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈالو کیونکہ دوسری نظر کی پوچھ اور گرفت ہے۔"

(ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۲۹۷، حدیث نمبر ۲۶۷۹، صفحہ نمبر ۲۷۸۔
ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۱، حدیث نمبر ۳۸۲، صفحہ نمبر ۱۳۶)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ــــ

العینان تزنیان۔	(جب ایک غیر مرد اور غیر عورت ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں تو) دونوں کی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔

(کشف المحجوب۔ صفحہ نمبر ۵۶۸۔ از :۔ حضور داتا گنج بخش لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

حدیث: فرماتے ہیں مدنی آقا ﷺ ــــ

"مرد کا غیر عورتوں کو اور عورت کا غیر مردوں کا دیکھنا آنکھوں کا زنا ہے،

پیروں سے اس کی طرف چلنا پیروں کا زنا ہے، کانوں سے اس کی بات سنا کانوں کا زنا ہے، زبان سے اس کے ساتھ باتیں کرنا زبان کا زنا ہے، دل میں ناجائز ملاپ کی تمنا کرنا دل کا زنا ہے، ہاتھوں سے اسے چھونا ہاتھوں کا زنا ہے۔"

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۱، حدیث نمبر ۳۸۵، صفحہ نمبر ۱۴۷)

حدیث : سرکار دو جہاں علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جب مرد کے سامنے کوئی اجنبی عورت آتی ہے تو شیطان کی صورت میں آتی ہے، جب تم میں سے کوئی کسی اجنبی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی معلوم ہو تو چاہئے کہ اپنی بیوی سے مباشرت کرلے (تاکہ گناہ سے بچ جائے) تمہاری بیوی کے پاس بھی وہی چیز موجود ہے جو اس اجنبی عورت کے پاس موجود ہے"۔ (اگر کوئی کنوارہ ہو تو وہ روزہ رکھ لے کہ روزہ گناہوں کو روکنے والا اور شہوت کو مٹانے والا ہے)

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۸۵، حدیث نمبر ۱۱۸۷، صفحہ نمبر ۵۹۴)

مسئلہ :۔ کچھ عورتیں اپنے مردوں کے سامنے منہار (چوڑیاں پہنانے والوں) کے ہاتھ سے چوڑیاں پہنتی ہے، یہ حرام۔ حرام۔ حرام ہے۔ ہاتھ دکھانا غیر مرد کو حرام ہے۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینا حرام ہے۔ جو مرد اپنی عورتوں کے ساتھ اسے جائز رکھتے ہیں دیّوث (یعنی بے غیرت، بے شرم) ہیں۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر۔ صفحہ نمبر ۲۰۸)

مسئلہ :۔ عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اسکے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ، پیٹ یا کلائی کا کوئی حصہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک ہو کہ ان چیزوں سے کوئی اسمیں سے چمکے، تو یہ بالاجماع حرام ہے۔ اور ایسی وضع و لباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں۔ اور ان کے شوہر اگر اس پر راضی ہوں اور طاقت ہونے کے باوجود عورت کو اس سے منع نہ کریں تو دیّوث (بے غیرت، بے شرم) ہیں اور ایسوں کا امام بنانا گناہ ہے۔ اگر تمام بدن سر سے پاؤں تک موٹے کپڑے میں خوب چھپا ہوا ہو صرف منہ کی ٹکلی کھلی ہوتی ہے جس میں کوئی حصہ کان کا یا ٹھوڑی کے نیچے کا یا پیشانی کے بال کا ظاہر نہیں تو اب فتویٰ اس سے بھی ممانعت پر ہے۔ اور عورت کا

ایسا رہتا شوہر کی رضا سے ہو تو اس کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے پرہیز ضروری ہے۔ کہ فتنہ کو ختم کرنا شریعت کے واجبات میں سے اہم واجب ہے۔

(عرفان شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۳، از: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

آج کل مرد حضرات خود اپنی بیوی کو بازاروں، باغوں، سینما ہالوں اور دیگر مقامات پر لے جاتے ہیں، اور غیر مردوں کے سامنے تماشہ کا ذریعہ بناتے ہیں۔ کچھ لوگ بازاروں و سینما ہالوں میں تو عورت کو نہیں لے جاتے لیکن بزرگان دین کی مزارات پر لے جاتے ہیں۔ ان عورتوں کے ایسے مقدس مقامات پر آنے کی وجہ سے یہ مقامات بھی خرافات و بیہودگی کے اڈے بنتے جا رہے ہیں۔ اور کمال یہ ہے کہ عورتیں ثواب سمجھ کر مزاروں پر حاضر ہوتی ہے۔ ہمارے شہر ناگپور میں تو باقاعدہ حضور سیدنا شہنشاہ ہفت اقلیم سرکار تاج الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس پاک کے موقع پر بہت بڑا میلا لگتا ہے جس میں دور دراز سے لوگ شرکت کرتے ہیں، اس میلے کا اگر بغور معائنہ کیا جائے تو آپ کو اس میں مردوں سے زیادہ عورتیں نظر آئیں گی۔

یقیناً مردوں کا بزرگوں کے مزارات پر حاضر ہونا خوش عقیدگی کی علامت ہے اور بزرگان دین کی زیارت کرنا باعث ثواب ہے۔ لیکن عورتوں کا مزارات اولیاء پر جانا ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا مناسب ہے کہ یہاں اس تعلق سے بھی چند باتیں بیان کر دی جائیں۔ اللہ کرے کہ اسے پڑھ کر ہمارے سنی مسلمان بھائی اور ہماری مسلم بہنیں سنجیدگی سے غور کریں اور اس پر عمل کر کے گناہوں سے بچیں۔

حدیث :- رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

لعن اللہ زوارات القبور۔	اللہ کی لعنت ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں۔

(امام احمد۔ ابن ماجہ۔ ترمذی۔ نسائی۔ حاکم۔ فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۸۱۔ وغیرہ)

" فتاویٰ کفائیہ شعبی "۔ " فتاویٰ تاتارخانیہ " وغیرہ میں ہیں ۔۔۔

سئل القاضی عن جواز خروج النساء الی مقابر ؟ قال لا یسال عن الجواز و الفساد فی مثل ھذا و انما یسال عن مقدار ما یلحقھا من اللعن فیہ واعلم انھا کلمہ قصدت الخروج کانت فی لعنۃ اللہ وملئکۃ واذاخرجت تحفھا الشیاطین

من کل جانب و اذا اتت القبور یلعنھا روح المیت واذا رجعت کانت فی لعنہ اللہ۔

"یعنی امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ۔ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا۔ "ایسی باتوں میں جائز نہیں پوچھتے بلکہ یہ پوچھو کہ اس میں عورت پر کتنی لعنت پڑتی ہے۔ خبردار! جب عورت جانے کا ارادہ کرتی ہے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اور جب گھر سے چلتی ہے سب طرف سے شیطان اسے گھیر لیتے ہیں اور جب قبر تک پہونچتی ہے صاحبِ مزار کی روح اس پر لعنت کرتی ہے اور جب واپس آتی ہے تو اللہ کی لعنت میں ہوتی ہے"۔

(کفایہ شعبی۔ تاتار خانیہ۔ حوالہ :۔ فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۸۲)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"عورتوں کے لیے سوائے رسول اکرم ﷺ کی مزار مبارک کے کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں"۔ (فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۸۲)

اسی طرح کسی جلسے وجلوس میں یا پھر وعظ و تقریر میں بھی عورتوں کو جانا منع ہے، چنانچہ اس متعلق بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ساری کتابوں کے حوالوں سے نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"کتب معتمدہ میں ہے۔ ائمہ دین نے جماعت وجمعہ وعیدین تو بہت دور وعظ کی حاضری سے بھی مطلقاً منع فرمایا اگرچہ بڑھیا ہو، اگرچہ رات ہو۔۔۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کو مسجد میں آنے پر پابندی لگادی۔۔۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو جو عورتیں مسجد میں آتی اسے کنکریاں مار کر باہر نکالتے۔ اور امام ابراہیم جو امام اعظم ابو حنیفہ کے استاد کے استاد ہیں اپنی عورتوں کو مسجد میں نہ جانے دیتے"۔

(جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور۔ صفحہ نمبر ۱۵ از :۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

جلسوں اور تقریروں میں عورتوں کو شرکت کی دعوت دینے والے اس سے سبق حاصل کریں اور سوچیں کہ جب نماز جیسی اہم فرض عبادت کے لیے عورتوں کو مسجد میں آنے سے روکا گیا تو تقریر کیلئے بھلا کیسے اجازت ہو سکتی ہے۔ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ہمیں بھی وہی راہ اختیار کرنی ہوگی جو ہمارے اگلے بزرگوں نے اختیار کی تھی۔ انہیں ان

کے شوہر ماں، باپ یا دیگر نیک محارم دینی معلومات اور شرعی احکام بہم پہونچائیں۔ کچھ لوگ اپنی لڑکیوں کو ایسی تعلیم دیں کہ وہ دوسری لڑکیوں اور خواتین کو پردے اور احکام شریعت کی پابندی کے ساتھ حسن خوبی دینی احکام بتائیں اور سکھائیں۔

(حاشیہ جمل النور فی نھی النساء عن زیارۃ القبور۔ صفحہ ۱۵)

اس مسئلہ کی تفصیل کافی طویل ہے جسے اس مختصر کتاب میں بیان کرپانا ممکن نہیں۔ ویسے بھی یہ مضمون کافی طویل ہو چکا ہے۔ لہٰذا مزید معلومات کے لیے امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصانیف "جمل النور فی نھی النسآء عن زیارۃ القبور"۔۔ اور۔۔ "مروج النجا لخروج النسآء" کا مطالعہ فرمائیں جو کہ عام کتب خانوں پر دستیاب ہیں۔۔۔ اے اللہ ہمیں اور ہماری مسلم خواتین کو شرم وحیا عطا فرما، اور بے حیائی و گناہوں سے نفرت و پرہیز کرنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔ آمین ۔۔۔

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ولا تقربوا الزنٰی اِنّہٗ کان فاحشۃ و ساء سبیلا۔

اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۴، آیت ۳۲)

آیت: اور ارشاد فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ۔۔۔

وَالَّذِینَ ھُم لفروجھم حٰفظون۔

اور (مومن) وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲۹، سورہ معارج، رکوع ۷، آیت ۲۹)

ایک مرد ایک ایسی عورت سے مباشرت کرے جسکا وہ مالک نہیں (یعنی اس سے نکاح نہیں ہوا) اسے زنا کہتے ہیں۔ چاہے مرد اور عورت دونوں راضی ہوں۔ اسی طرح پیشہ ور

بازاری عورتوں اور طوائفوں کے ساتھ مباشرت کو بھی زنا ہی کہا جائے گا۔

آج کل اکثر نوجوان کافروں کی لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں یہ کوئی گناہ نہیں اس لیے کے وہ کافرہ ہیں، یہ سخت جہالت ہے، کافرہ لڑکی سے مباشرت بھی زنا ہی کہلائیگی۔

مسئلہ :۔ کافرہ عورت سے زنا بھی حرام ہے چاہے وہ راضی ہی کیوں نہ ہو۔ کافرہ کے ساتھ زنا کے جائز ہونے کا قائل ہو تو کفر ہے۔ ورنہ باطل و مردود بہر حال ہے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفہ نمبر ۹۸۰)

اسی طرح کٹر وہابی، دیوبندی، مودودی، نیچری، رافضی، وغیرہ جتنے بھی دین سے پھرے ہوئے فرقے ہیں ان کی لڑکی سے نکاح کیا تو نکاح ہی نہیں ہوگا بلکہ محض زنا کہلائے گا جب تک کہ لڑکی عقائد باطلہ سے سچی توبہ نہ کرلیں۔ سچی توبہ کا یہ مطلب ہے کہ سنی صحیح العقیدہ ہو جائے اور اہلسنت وجماعت کے علاوہ جس قدر بھی فرقہ باطلہ ہیں انہیں مرتد کافر دل سے مانیں چاہے فرقہ باطلہ میں اس کا اپنا باپ، بھائی ہی کیوں نہ شامل ہو انہیں بھی کافرو مرتد جانے، اور ان کے کفر پر شک بھی نہ کریں اور نہ ان سے میل ملاقات رکھے۔

یقیناً زنا گناہ عظیم اور بہت بڑی بلا ہے۔ یہ انسان کی دنیاو آخرت کو تباہ و برباد کردیتا ہے۔

حدیث :۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ماذنب بعد الشرك اعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فى رحم لا يحل له۔	شرک کے بعد اللہ کے نزدیک اس گناہ سے بڑا کوئی گناہ نہیں کہ ایک شخص کسی ایسی عورت سے صحبت کرے جو اس کی بیوی نہیں۔

حدیث :۔ اور فرماتے ہیں مدنی تاجدار ہمارے پیارے آقا ﷺ ۔۔۔

اذازنى العبد خرج منه الايمان فكان فوق راسه كالظلة۔	جب کوئی مرد اور عورت زنا کرتے ہیں تو ایمان ان کے سینے سے نکل کر سر پر سائے کی طرح ٹھہر جاتا ہے۔

(مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفہ نمبر ۱۹۸)

حدیث : حضرت عکرمہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے پوچھا۔۔۔
"ایمان کس طرح نکل جاتا ہے"؟ حضرت ابن عباس نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور پھر نکال لیں اور فرمایا "دیکھو اس طرح"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۶۸، حدیث نمبر ۱۷۱۴، صفحہ نمبر ۶۱۳۔
اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ جلد ا، صفحہ نمبر ۶۸۷)

حدیث : حضرت ابو ہریرہ و حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن۔ | مومن ہوتے ہوئے تو کوئی زنا کر ہی نہیں سکتا!

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۶۸، حدیث نمبر ۱۷۱۴، صفحہ نمبر ۶۱۳)

حدیث : حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔۔۔
"جس نے کسی غیر شادی شدہ عورت کا بوسہ لیا اس نے گویا ستر کنواری لڑکیوں سے زنا کیا۔ اور جس نے کسی کنواری لڑکی سے زنا کیا تو گویا اس نے ستر ہزار شادی شدہ عورتوں سے زنا کیا"۔ (مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۲۹)

حدیث : فقیہ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی اور حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نقل کرتے ہیں کہ۔۔۔ "بعض صحابہ کرام سے مروی ہے کہ زنا سے بچو اس میں چھ مصیبتیں ہیں جن میں سے تین کا تعلق دنیا سے اور تین کا آخرت سے ہے۔ دنیا کی مصیبتیں یہ ہیں کہ۔۔۔

۱)۔۔۔۔۔ زندگی مختصر ہو جاتی ہے۔
۲)۔۔۔۔۔ دنیا میں رزق کم ہو جاتا ہے۔
۳)۔۔۔۔۔ چہرے سے رونق ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ آخرت کی مصیبتیں یہ ہیں۔۔۔۔۔
۴)۔۔۔۔۔ آخرت میں خدا کی ناراضگی۔
۵)۔۔۔۔۔ آخرت میں سخت پوچھ تاچھ۔
۶)۔۔۔۔۔ جہنم میں جائے گا اور سخت عذاب۔

(تنبیہ الغافلین۔ صفحہ نمبر ۳۸۱۔ مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۲۹)

روایت :۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل سے زنا کرنے والے کی سزا کے بارے میں پوچھا، تو رب تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ "اے موسیٰ! زنا کرنے والے کو میں آگ کی زرہ (آگ کا لباس) پہناؤں گا جو ایسا وزنی ہے کہ اگر بہت بڑے پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہو جائے"۔ (مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۶۸)

آیت :۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ومن یفعل ذلک یلق اثاما۔	٭ جو شخص زنا کرتا ہے اسے اثام میں ڈالا جائے گا۔

(قرآن کریم۔ پارہ ۱۹، سورۃ فرقان، آیت ۶۸)

اثام کے متعلق علماء کرام نے کہا ہے کہ وہ جہنم کا ایک غار ہے جب اس کا منہ کھولا جائے گا تو اس کی بدبو سے تمام جہنمی چیخ اٹھیں گے۔

(مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۶۷)

حدیث :۔ اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

ان السموات السبع الارضین السبع والجبال القلن الشیخ الزانی وان فروج الزناۃ لیوذی اھل النار نتن ریحھا۔	٭ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور پہاڑ زنا کار پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اور قیامت کے دن زناکار مرد و عورت کی شرمگاہ سے اسقدر بدبو آتی ہوگی کہ جہنم میں جلنے والوں کو بھی اس سے تکلیف پہنچے گی۔

(بزار ۔ حوالہ :۔ بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۹، صفحہ نمبر ۴۳)

یہ تمام سزائیں تو آخرت میں ملے گی لیکن زنا کرنے والے پر شریعت نے دنیا میں بھی سزا مقرر کی ہے۔ اسلامی حکومت ہو تو بادشاہ وقت یا پھر قاضی شرع پر ضروری ہے کہ زانی پر جرم ثابت ہو جانے پر شریعت کے حکم کے تحت سزا دے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر کسی کو دنیا میں سزا نہ مل سکی تو آخرت میں اس کو سخت عذاب دیا جائے گا اور دنیا میں سزا پایا تو پھر اللہ چاہے تو اسے معاف فرمادے۔

دنیا میں سزا :۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے زناکار مرد و عورت کو سزا کا حکم دیا اور اس پر رسول اللہ ﷺ نے عمل بھی کروایا۔ چنانچہ قرآن پاک میں ہے ۔۔۔

آیت : اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ـــ

الزّانية و الزّاني فاجلدوا كلّ واحد منهما مائة جلدةٍ وّلا تاخذ كم بهما رافة في دين الله ان كنتم تومنون بالله واليوم الاخر و ليشهد عذابهما طآئفة من المومنين ○

جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو اُن میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ اُن کو سزا کے وقت مُسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔پارہ ۱۸، سورہ النور، رکوع ۷، آیت ۲)

حدیث : رسولُ اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ـــ

للمحصن رجمة في فضا حتي يموت ولغير المحصن جلدة مائة ـ

زنا کرنے والے شادی شدہ ہوں تو کھلے میدان میں سنگسار کیا جائے (یعنی پتھروں سے مار کر جان سے ختم کر دیا جائے) اور اگر زناکار غیر شادی شدہ ہوں تو سو کوڑے مارے جائیں ۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۶۸، حدیث نمبر ۱۷۱۵، صفحہ نمبر ۶۱۶_۶۲۵)

حدیث : حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ

حين رجم المراة يوم الجمعه وقال قدر جمتها بسنة رسول الله ﷺ ـ

حضرت علی نے جمعہ کے روز ایک زانی عورت کو سنگسار کیا تو فرمایا کہ میں نے اسے رسول اللہ ﷺ کی سنّت کے مطابق سنگسار کیا ہے ۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۶۹، حدیث نمبر ۱۷۱۶، صفحہ نمبر ۶۱۵)

شادی شدہ زانی مرد و عورت کو سنگسار کرنے اور غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کو کوڑے لگانے کا حکم صحاح ستہ کے علاوہ احادیث کی تقریباً سبھی کتابوں موجود ہے جس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں یہاں طوالت کے خوف سے بخاری شریف کی دو حدیثوں پر ہی اکتفا کیا گیا۔

زِنا کا ثبوت : ـ زنا کا ثبوت باشرع، نمازی، پرہیزگار، متقی، جو نہ

کوئی گناہِ کبیرہ کرتے ہوں، نہ کسی گناہ صغیرہ پر اصرار رکھتے ہوں، نہ کوئی بات خلاف مروت چھچھورے پن کی کرتے ہوں، اور نہ ہی بازاروں میں کھاتے پیتے اور سڑکوں پر پیشاب کرتے ہوں، ایسے چار مردوں کی گواہیوں سے زنا ثابت ہوتا ہے۔ یا زنا کرنے والے کے چار مرتبہ اقرار کر لینے سے، پھر بھی امام بار بار سوال کریگا اور دریافت کرے گا کہ تیری زنا سے مراد کیا ہے؟ کہاں کیا؟ کس سے کیا؟ کب کیا؟۔ اگر ان سب کو بیان کردیا تو زنا ثابت ہوگا ورنہ نہیں۔ اور گواہوں کو کھل کر صاف صاف اپنا چشم دید معائنہ بیان کرنا ہوگا کہ ہم نے مرد کا بدن عورت کے بدن کے اندر خاص اسطرح دیکھا جیسے سرمہ دانی میں سلائی۔ اگر ان باتوں میں سے کوئی بھی بات کم ہوگی مثلاً چار گواہوں سے کم ہو یا ان میں کا ایک اعلیٰ درجہ کانہ ہو یا مرد تین ہوں اور عورتیں دس دس ہی کیوں نہ ہوں، ان سب صورتوں میں یہ گواہیاں نہیں مانی جائیں گی، اگرچہ اس قسم کی سو دو سو گواہیاں گزریں ہرگز زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور ایسی تہمت لگانے والے خود ہی سزا پائیں گے اور انھیں بطور سزا اسّی کوڑے لگائے جائیں گے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۹۷۴۔ تفسیر خزائن العرفان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور کی دوسری آیت کی تفسیر میں)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاوی رضویہ" میں اور حضرت صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مشہور زمانہ قرآن کریم کی تفسیر "خزائن العرفان فی تفسیر القرآن" میں نقل فرماتے ہیں ۔۔۔

"زانی مرد کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا کیا جائے اور اس کے تمام بدن کے کپڑے اتار دے جائیں سوائے لنگی کے۔ اور اسکے تمام بدن پر کوڑے لگائے جائیں سوائے چہرہ اور شرمگاہ کے۔۔ اور عورت کو کوڑے لگانے کے وقت کھڑا نہ کیا جائے نہ اسکے کپڑے اتارے جائیں اگر پوستین یا روئی دار کپڑے پہنے ہو تو اتار لیے جائیں۔

ہندوستان میں چونکہ اسلامی حکومت نہیں اس لیے یہاں اسلامی سزا نہیں دی جاسکتی۔ زنا حق اللہ کے علاوہ حقوق العباد بھی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کے علاوہ جس سے یہ کام کیا ہے اُسکے قریبی رشتے داروں کے معاف کیے بغیر عذاب سے رہائی نہیں مل سکتی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملفوظات میں ہے ۔۔۔

"زنا میں عورت کا حق ہوتا ہے جب کہ اُس سے جبراً زنا کیا جائے اور اس

کے باپ بھائی شوہر جس جس کو اس خبر سے تکلیف پہنچے گی ان سب کا حق ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ صاف صاف لفظوں میں ان سے معافی مانگے کہ میں نے یہ کام کیا ہے معافی چاہتا ہوں"۔

(الملفوظ ۔ جلد ۳، صفحہ نمبر ۴۴)

ظاہر ہے ان سب سے معافی مانگنا آسان کام نہیں۔ جس سے یہ کام کیا اس سے اور اس کے قریبی رشتے داروں کے معاف کیے بغیر یہ گناہ معاف نہ ہوگا اور بندوں کے معاف کر دینے کے بعد بھی اب یہ اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اس گناہ کو معاف فرما دے اور عذاب جہنم سے نجات بخشے۔ اللہ تعالیٰ ہماری زنا جیسے خبیث گناہ سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

پیشہ ور عورتیں (طوائفیں)

اکثر نوجوان اپنی جوانی پر قابو نہیں رکھ پاتے ہیں۔ اگر ان کی جلد سے جلد شادی نہ ہو تو وہ اپنی ہوس کو مٹانے کے لیے بازاری عورتوں کا سہارا لیتے ہیں۔ کچھ تو شادی کے بعد بھی اپنی بیوی کے ہوتے ہوئے پیشہ ور عورتوں کے پاس جانا نہیں چھوڑتے۔

یہ بازاری عورتیں وہ ہیں جنہوں نے شرم و حیا کے نقاب کو اٹھایا اور بے غیرتی و بے شرمی کے لباس کو پہنا ہے۔ یقیناً وہ انسانی سوسائٹی (Society) کے لیے وہ خطرناک کیڑے ہیں جو پلیگ (Plague) اور ہیضے کے کیڑوں سے زیادہ انسانیت کے لیے بھیانک ہیں۔

اگر آپ ایک پلیٹ میں طرح طرح کے کھانے، کھٹے، میٹھے، کڑوے، تیز، چٹپٹے، سب ملا کر رکھ دیں تو وہ کچھ دنوں بعد سڑ جائیں گے، بدبو پیدا ہوگی، کیڑے پڑ جائیں گے۔ بس یہ بازاری عورتیں بھی اسی پلیٹ کی طرح ہیں، یہ وہی خوبصورت دسترے ڈھکی پلیٹ ہے جس میں الگ الگ مزاج والے انسانوں کے ہاتھ پڑ چکے ہیں اور مختلف قسم کے مادّوں نے ایک جگہ مل کر اسے اس قدر سڑا دیا اور ایسے باریک باریک کیڑوں کو پیدا کر دیا ہے جو دیکھنے میں نہیں آتے۔ تم ذرا اس کے پاس گئے اور انھوں نے تمہیں ڈنک مارا۔ دیکھو ان کے پوڈر، لپسٹک پر نہ بہلنا، بالوں کی بناوٹ اور کپڑوں کی سجاوٹ پر نہ رِجھنا۔ یہ ایسا ناگ ہے جس کا کاٹا سانس بھی

نہیں لیتا۔ ایک وقت کی ذرا سی لذت پر اپنی عمر بھر کی دولت، آرام و راحت اور صحت و تندرستی کو نہ کھو بیٹھنا۔

آیت: دیکھو! بغور سنو ہمارا رب عزوجل کیا ارشاد فرماتا ہے۔۔۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظو فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون	(اے محبوب) مسلمان مردو کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرے یہ اُن کے لیے بہت ستھرا ہے بیشک اللہ ہی کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور، رکوع ۱۰، آیت ۳۰)

آیت: اور سنو! ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے۔۔۔

الخبیثت للخبیثین والخبیثون للخبیثت والطیبت للطیبین والطیبون للطیبت۔۔۔۔ الخ	گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے۔ اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۸، سورہ نور رکوع ۹، آیت ۲۶)

اس آیت کی تفسیر میں علماء کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ۔۔ "بدکار اور گندی عورتیں، گندے اور بدکار مردوں کے ہی لائق ہیں۔ اسی طرح بدکار مرد اسی قابل ہے کہ اُن کا تعلق ان جیسی ہی گندی اور بدکار عورتوں سے ہو۔ جب کہ پاک ستھرے نیک مرد ستھری اور نیک عورتوں کے لائق ہیں۔ اور نیک عورت کا رشتہ نیک مرد سے ہی کیا جاسکتا ہے۔

حدیث: ہمارے پیارے مدنی آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔۔۔

من زنی اوشرب الخمر نزع اللہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راٗ سہ	جس نے زنا کیا یا شراب پی اللہ تعالیٰ اس میں سے ایمان کو ایسے نکالتا ہے جیسے انسان سر سے اپنا کرتہ نکال لیتا ہے۔

(حاکم شریف۔ حوالہ:۔ فتاوی رضویہ۔ جلد ۱۰، صفحہ نمبر ۴۷)

اس حدیث پاک کو پڑھ کر وہ لوگ دل سے سوچیں جو پیشہ ور عورتوں کے پاس جاتے ہیں اور زنا جیسے خبیث گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تعجب ہے کوئی مسلمان ہو کر زنا

کرے ! خدارا ایسے لوگ اب بھی ہوش میں آجائیں ورنہ پھر انھیں موت ہی ہوش میں لائے گی لیکن یاد رہے اس وقت کا ہوش کسی بھی کام کا نہ ہوگا اس وقت ہوش بھی آیا تو کیا !

حدیث :۔ مدنی تاجدار پیارے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

ان الله یدنو من خلقة یغفر لمن استغفر الا لبغی بفرجها۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے قریب ہے اور کوئی مغفرت مانگے اسے بخشتا ہے، لیکن اس عورت کو نہیں بخشتا جو اپنی شرمگاہ کا ناجائز استعمال کرتی ہے۔

حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ۔۔۔

"ابلیس کو ہزار بدکار مردوں سے ایک بدکار عورت زیادہ پسند ہوتی ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۶۸)

ہم اس سے پہلے بھی یہ بیان کر چکے کہ پیشہ ور عورتوں سے بھی مباشرت زنا ہی کہلائے گی حالانکہ پیشہ ور عورتیں اس کام کے روپے لیتی ہیں اور اس کام پر وہ راضی بھی ہوتی ہے لیکن فریقین کی باہم رضا بھی اس کام کو زنا سے مستثنیٰ نہ کرپائے گی۔ زنا سے متعلق بہت ساری احادیث ہم اس سے پہلے "زنا" کے باب میں بیان کر چکے ہیں حق پسند کیلئے اسی قدر کافی وشافی۔

بدکار سے نیک بنانے کے لیے عمل :۔

اگر کسی عورت کا مرد بد چلن ہو اور دوسری عورت کے ساتھ حرام کاری کرتا ہو یا حرام کاری کرنے پر بضد ہو تو ایسی عورت زات کو اپنے بدکار شوہر سے صحبت سے قبل باوضو گیارہ بار ۔۔۔ **اَلْوَلِیُّ** ۔۔ پڑھے۔ اوّل وآخر میں ایک ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھے۔ پھر شوہر سے مباشرت کرے۔ (جب بھی اس عورت کا شوہر اس سے صحبت کرنا چاہے تو ایسی عورت صحبت سے قبل یہ عمل کرلیا کرے) انشاء اللہ وہ پرہیزگار ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر کسی شخص کی عورت بد چلن ہو یا بدکاری کرتی ہو تو وہ بھی اسی طرح یہ عمل دوھرائے، انشاء اللہ عورت نیک وپرہیزگار بن جائے گی۔

(وظائف رضویہ۔ صفحہ نمبر ۲۱۹)

لِواطت یا اِغلام بازی (ہجڑوں سے مباشرت)

کچھ بدبخت دنیا میں ایسے بھی ہیں جو جنسی تعلقات میں حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے ایسے لوگ درندہ صفت انسان ہیں۔ جو لوگ کسی کم عمر لڑکے یا مرد سے یا پھر ہجڑے سے منہ کالا کرتے ہیں انھیں اسلامی شریعت میں "لوطی" کہا جاتا ہے۔ عام طور پر لوگ انھیں اپنی آسان زبان میں گن شس کہتے ہیں۔

روایت: حضرت امام کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ...

"سب سے پہلے یہ کام (یعنی مرد کا مرد سے مباشرت کرنا) شیطان مردود نے کیا۔ وہ قوم لوط میں ایک خوبصورت لڑکے کی شکل میں آیا اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کیا اور انھیں گمراہ کر کے صحبت کروائی۔ یہاں تک کہ قوم لوط کی یہ عادت بن گئی، اب وہ عورتوں سے مباشرت کرنے کی جائے خوبصورت مردوں سے ہی فعل حرام کرنے لگے۔ جو بھی مسافران کی بستی میں آتا وہ اُسے نہ چھوڑتے اور اپنی ہوس کا شکار بنا لیتے۔ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بہت سمجھایا اور اس فعل بد سے منع کیا، انھیں عذاب الٰہی سے ڈرایا لیکن قوم نہ مانی حتیٰ کے حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ ربّ العزت سے عذاب کی دعا مانگی اور قوم پر پتھروں کا عذاب نازل ہوا، پتھروں کی بارش ہونے لگی۔ ہر پتھر پر قوم کے ایک شخص کا نام لکھا تھا اور وہ اسی کو آکر لگتا جس سے وہ وہیں ہلاک ہو جاتا۔ اس طرح یہ قوم جن کی آبادی چار لاکھ تھی تباہ و برباد ہو گئی"۔

(مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۲۹)

اس واقعہ کی مکمل تفصیل قرآن کریم کے پارہ ۱۴، سورۂ حجر میں موجود ہے۔

روایت: حضرت امام ابو الفضل قاضی عیاض اُندلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ...

"میں نے کچھ مشائخ کرام سے سنا ہے کہ عورت کے ساتھ ایک شیطان اور خوبصورت لڑکے کے ساتھ اٹھارہ شیطان ہوتے ہیں"۔

(مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۲۹)

روایت: اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ" میں نقل فرماتے ہیں کہ ...

"منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان اور ہجڑے کے ساتھ ستر شیطان ہوتے ہیں"۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۹۳)

روایت :- حضرت شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف "تذکرۃ الاولیاء" میں روایت کرتے ہیں کہ ۔۔۔

"حضرت سماک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال کے بعد کسی نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کا چہرہ آدھا کالا پڑ گیا ہے۔ آپ سے جب اس کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا۔ "ایک مرتبہ دور طالب علمی میں، میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو غور سے دیکھا تھا چنانچہ جب مرنے کے بعد مجھے جنت کی طرف لے جایا جا رہا تھا تو جہنم کی طرف سے گزار آیا تبھی ایک سانپ نے میرے چہرہ پر کاٹا اور کہا کہ۔ بس یہ ایک نظر دیکھنے کی ہی سزا ہے اور اگر کبھی تو اس لڑکے کو زیادہ توجہ سے دیکھتا تو میں تجھے اور تکلیف پہنچاتا"۔ (تذکرۃ الاولیاء، باب نمبر ۹، صفحہ نمبر ۲۱)

روایت :- حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"روایت ہے جس نے شہوت کے ساتھ کسی لڑکے کو چوما تو وہ پانچ سو سال دوزخ کی آگ میں جلے گا"۔

(مکاشفۃ القلوب، باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۶۹)

قدرت نے انسان کے بدن کے ہر حصہ میں ایک خاص کام کی قدرت رکھی ہے چنانچہ انسان کے پاخانے کے مقام میں اندر سے باہر پھینکنے کی قوت رکھی گئی ہے، عضلات (Limps) اس مقام پر نگہبانی کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں کہ کوئی باہر کی چیز اندر نہ جانے پائے لیکن جب خلاف فطرت اس مقام سے صحبت کی جاتی ہے تو وہ نازک حصہ جو نرم اور باریک جھلی اور چھوٹی چھوٹی رگوں سے بنا ہے خلاف فطرت کبھی سمٹنے اور کبھی پھیل جانے سے زخمی ہو جاتا ہے رگیں چھلکنے لگتی ہے اور بار بار کی یہ رگڑ زخم پیدا کر دیتی ہے اور انسان مختلف قسم کے امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنے عضو تناسل کو مرد کے پیچھے کے مقام داخل کرتا ہے اس کے عضو مخصوص کی نسیں اس سخت مقام میں بار بار داخل ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں، نسیں اور رگیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں پٹھے ڈھیلے ہو جاتے ہیں اور نالی میں زخم پڑ کر پیشاب میں جلن ہو یا ں کی جھلی میں خراش پیدا ہوتی ہے۔ کثرت کے ساتھ اس خواہش کے

پورا کرنے کی وجہ سے لگاتار منی کے بہنے کی بیماری ہو جاتی ہے۔ آنکھوں میں گڑھے، چہرہ بے رونق، دل و دماغ کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسا انسان پھر عورت کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہتا۔ حکیموں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو مرد ایک بار لواطت کرے اسے جلد انزال ہو جانے کی بیماری ہو ہی جاتی ہے۔

ایسے شخص کی سزا:۔

ایسے شخص کے متعلق شریعت اسلامی کا فیصلہ ہے کہ اسے دنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں اس کا مر جانا ہی معاشرہ کے لیے بہتر ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث: سرکار ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

ارجموا الاعلی والاسفل ارجموا جمیا یعنی الذی عمل قوم لوط۔	جو مرد کو مرد سے صحبت کرے ان دونوں کو پتھر مارو کہ وہ مر جائیں۔ اوپر اور نیچے والے دونوں کو مار ڈالو۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۹۸۳، حدیث نمبر ۱۴۸۷، صفحہ نمبر ۷۴۸۔

ابن ماجہ۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۴۳، حدیث نمبر ۳۴۳، صفحہ نمبر ۱۰۹)

حدیث: حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔۔۔

وجد تموہ تعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ۔	جس کو تم پاؤ کہ اس نے دوسرے مرد سے صحبت کی ہے تو انہیں قتل کر دو، کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۴۴۸، حدیث نمبر ۱۰۵۰، صفحہ نمبر ۲۷۶)

حدیث: حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے مرد کے بارے میں پوچھا گیا جو مرد سے صحبت کرے۔

فقال ابن شہاب رضی اللہ تعالی عنہ الرجم احصن اولم یحصن۔	فرمایا اسے سنگسار کیا جائے (یعنی پتھروں سے مار مار کر قتل کر دیا جائے) چاہے شادی شدہ

ہو یا غیر شادی شدہ۔

(موطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب الحدود، حدیث نمبر ۱۱، صفحہ نمبر ۷۱۸)

حدیث : ایک حدیث پاک میں یہ بھی آیا ہے کہ۔ " ایسے فعل کرنے والوں کو ایک اونچے پہاڑ پر لے جا کر دھکیل کر ہلاک کر دو اگر بچ جائیں تو پھر دھکیلو، یہاں تک کہ وہ مر جائیں۔

حدیث : حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے تو اس خبیث کام کے کرنے والوں کو قتل کر دینے پر ہی بس نہ کیا بلکہ انھیں آگ میں جلایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار گرائی جس کے نیچے وہ دب کر مر گئے۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۹، صفحہ نمبر ۴۴)

اس دور میں امریکہ اور انگلینڈ وغیرہ جو سائنس کی ترقی پر اپنے آپ کو سب سے زیادہ معزز اور تہذیب و تمدن میں اعلیٰ سمجھتے ہیں ان کے یہاں آج اس کام کے کرنے والے زیادہ پائے جا رہے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ وہ اسے کوئی عیب یا گناہ نہیں سمجھتے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایڈس (Aids) نام کی خطرناک لاعلاج بلا نازل کر دی ہے۔ دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ اس کام کے کرنے والوں کو کچھ عرصے بعد ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ خود ایسا کام کروانے کے لیے لوگوں پر مال خرچ کر کے اپنی ہوس کی آگ سرد کرتے ہیں۔

حدیث : حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ "ایسے لوگ جو مرد سے مباشرت کریں یا کروائیں ان کی طرف دیکھنا، ان سے بات کرنا، اور ان کے پاس بیٹھنا حرام ہے"۔

(مکاشفۃ القلوب۔ باب نمبر ۲۲، صفحہ نمبر ۱۶۸)

اس حدیث سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بازاروں اور دوکانوں میں ہجڑوں سے ہنسی مذاق کرتے ہیں۔

حدیث : حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "نبی کریم ﷺ نے ہجڑوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا۔ انھیں اپنے گھروں میں داخل نہ ہونے دو انھیں گھروں سے نکال دو"۔

حدیث : ایک دوسری روایت میں ہے کہ ـــــ

"سرکار ﷺ نے ہجڑوں کو شہر سے نکال دیا اور فرمایا کہ۔ "ہجڑوں کو اپنی

بستی سے باہر نکال دو"۔ (کہ کہیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تم پر بھی عذاب نازل نہ کر دے)

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۹۸۱، حدیث نمبر ۱۷۳۳، صفحہ نمبر ۶۲۵)

صد افسوس کچھ لوگ شادی بیاہ، بچے کی پیدائش یا کسی اور خوشی کے موقع پر ہجڑوں کو اپنے گھر بلانا اور ان سے بے ہودہ گانے و فحش باتیں سننا اپنی شان سمجھتے ہیں اس سے ان کے سینے فخر و غرور سے چوڑے ہو جاتے ہیں۔ شادیوں میں جب یہ ہجڑے آنے لگیں گے تو ظاہر ہے پھر اولاد ہجڑانہ ہو گی تو کیا ہو گی !

آخری ضروری بات : ہجڑوں سے مباشرت کرنے والے کو ایڈس (Aids) کی بیماری کا ہونا یقینی ہے اور پھر جلد سے جلد تکلیف دہ موت ہی اس کا انجام ۔

جانوروں سے مُباشرت

قدرت نے انسان کو جس قدر قوتیں عطا فرمائی ہیں اُن میں سے ہر ایک کا طریقِ استعمال بھی بتادیا گیا۔ آج دعویٰ کیا جارہا ہے کہ عالم انسانیت ترقی کی منزلوں کو طے کرتے ہوئے معراج کمال پر پہنچ چکی ہے، دماغ کی فہم و فراست فلسفہ و معقول کی موشگافیوں اور علوم مادیہ میں ہمسروی وغیرہ کی جدت نئی تحقیقات کی شکل میں ترقی کرتے ہوئے نئی نئی باتیں سوچنے اور جدید صحیح طریقہ نکالنے میں کامیابی کے زینہ پر فائز ہوتی جاتی ہے۔ لیکن دوسری طرف خواہش نفسانی میں یہ ہی انسان اس قدر زوال کی طرف رخصتا جارہاہے کہ اُسے دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ وہی فہم و فراست سے آراستہ انسان ہے !

کیا آپ نے جانوروں سے بھی بڑھ کر حیوان دیکھے ہیں ؟ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے شرم و حیا کے قانون کی ہر زنجیر کو توڑا ہے۔ انھیں کچھ نہیں ملتا تو جانوروں کو ہی اپنی ہوس کا شکار بناتے ہیں اور یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ ہم دیکھنے میں تو ویسے انسان ہی نظر آتے ہیں لیکن ہوس اور درندگی کے معاملے میں جانوروں سے بھی بڑھ کر ہیں۔۔۔ گویا۔۔۔۔

شرم نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں ۔

حدیث : حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

من اتی بھیمۃ فاقتلوہ اقتلوھا معہ۔ الخ | "جو شخص جانور سے صحبت کرے اسے اور اس جانور دونوں کو قتل کر دو"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ۔ "جانور نے بھلا کیا بگاڑا ہے"؟ انہوں نے ارشاد فرمایا۔ "اس کا سبب تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا مگر حضور نے ایسا ہی کیا بلکہ اس جانور کا گوشت تک کھانا پسند نہ فرمایا"۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۹۸۲، حدیث نمبر ۱۴۸۵، صفحہ نمبر ۷۲۸۔
ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۳۴۹، حدیث نمبر ۱۰۵۲، صفحہ نمبر ۳۷۶۔
ابن ماجہ۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۴۳، حدیث نمبر ۳۳۲، صفحہ نمبر ۱۰۸)

اگر ہم اس حدیث پر غور کریں تو اس میں چند حکمتیں نظر آتی ہیں۔۔۔

غالباً حضور ﷺ نے جانور کو قتل کرنے کا حکم اس وجہ سے دیا ہو کہ جب بھی کوئی اسے دیکھے گا تو گناہ کا منظر یاد آئے گا۔ دوسری حکمت اس میں یہ ہو کہ۔ امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ یہ کام کس قدر قبیح ہے کہ اس کے کرنے والے کو قتل کیا جائے اور جس سے یہ کام کیا گیا اس میں کس قدر برائی آگئی کہ اُسے بھی قتل کر دیا جائے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ اعلم)

ابھی حال ہی میں جدید تحقیق نے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ جو مرد یا عورت جانور سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں انھیں بہت جلد ایڈس (Aids) کی ناقابل تردید بیماری ہو جاتی ہے۔ یاد رہے ایڈس (Aids) کا دوسرا نام موت ہے۔

مسئلہ :۔ کسی نابالغ شخص نے بکری، گائے، بھینس (یا اور کسی جانور) کے ساتھ مباشرت کی تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سختی سے سمجھایا جائے۔ اور اگر بالغ نے ایسا کام کیا تو اسے اسلامی سزا دی جائے گی، جس کا اختیار اسلامی بادشاہ کو ہے۔ وہ جانور ذبح کر کے دفن کر دیا جائے اور گوشت و کھال جلا دے۔ اسے پالا نہ جائے جیسا کہ درمختار میں ہے۔

(درمختار بحوالہ :۔ فتاویٰ رضویہ۔ جلد ۵، صفحہ نمبر ۹۸۳)

عورت کا عورت سے ملاپ

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

لاینظر الرّجل الی عورۃ الرّجل ولا المراۃ الی عورۃ المراۃ ولا یفضی الرّجل الی الرّجل فی ثوب واحد ولا تفضی المراۃ الی المراۃ فی ثوب واحد۔

کوئی مرد کسی نامحرم عورت کی طرف اور کوئی عورت کسی نامحرم مرد کی طرف نہ دیکھے اور ایک مرد دوسرے مرد کے ساتھ اور ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑا اوڑھ کر نہ لیٹے۔

(مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۲۹۹۶، صفہ نمبر ۷۳)

قربان جایئے اس طبیب امت نبی رحمت ﷺ کے جنھوں نے عورت کو عورت کے ساتھ ایک بستر پر ایک چادر اوڑھے آرام کرنے سے منع فرمایا، مردوں میں جس طرح اس حرکت سے قوم لوط کے ناپاک عمل کا خطرہ، عورتوں میں بھی اس فتنہ کا ڈر، اور جو نقصان دنیاوی دینی مردوں کی اس ناپاک حرکت سے پیدا ہوتے ہیں، وہی عورتوں کی شرارت وخباثت سے ہونگے۔

اپنے ہاتھ کی انگلیاں یا کوئی چیز یا صرف اوپری رگڑ اور غیر معمولی حرکت، جسم کی حالت کو ہر صورت میں تباہ کرنے والی ہے اور عمر بھر کے لیے زندگی بیکار بنانے والی ہے۔ یہ حرکت نرم ونازک فعلی میں خراش پیدا کر کے ورم لائیگی اس ورم کی وجہ سے بار بار خواہش پیدا ہوگی۔ بار بار کی اس حرکت سے مادہ نکلتے نکلتے پتلا ہوگا اور دماغ کی نسوں پر اثر پہنچ کر گھبراہٹ، بے چینی و پاگل پن کے آثار پیدا ہونگے، دوسری طرف اپنا خون اس انداز سے بہانے کی وجہ سے دل کمزور ہوگا بے ہوشی کے دورے پڑیں گے اور جب یہ پتلا مادہ ہر وقت تھوڑا تھوڑا رستے رستے اس مخصوص مقام کو گندہ بنا کر سڑائے گا، اس میں زہریلے کیڑے پیدا ہونے زخم بھی پیدا ہو جائے تو کچھ تعجب نہیں، پیشاب میں جلن اس کی خاص علامت ہے۔ آخر کار معدہ، جگر، گردہ سب کے کام خراب کرے گا، آنکھوں میں گڑھے، چہرہ پر بے رونقی وہ وقت کم میں ۔۔۔ ت

کا کمزور ہونا، ذرا سے کام سے سر چکرانا، دل گھبرانا، بات بات میں چڑچڑاپن اور پھر ان سب کے بعد تپ دق (Chronic Fever پرانے بخار) کی لاعلاج بیماری میں گرفتار ہو کر موت کا شکار ہوتا ہے، اور پھر موت کے بعد بھی سکون نہیں جہنم کا عذاب باقی۔

شاید ایسی عورتوں نے یہ خیال کر رکھا ہے کہ یہ کوئی گناہ نہیں۔ یا ہے بھی تو معمولی سا! سنو ۔۔ سنو ۔۔ اللہ کے رسول ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔۔

حدیث : السحاق بین النساء زنا بینھن۔ — عورتوں کا آپس میں شہوت کے ساتھ ملنا اُن کا آپس کا زنا ہے۔

دیکھو! سنو! با غور سنو۔ ہمارے پیارے رحمت والے آقا ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔۔

حدیث : لاتزوج المراۃ المراۃ ولا تزوج المراۃ نفسھا فانہ الزانیۃ التی تزوج نفسھا۔ — نہ عورت، عورت کے ساتھ نزدیکی کرے نہ عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرے جو عورت اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو خراب کرتی ہے وہ بھی یقیناً زانیہ (زنا کرنے والی) ہے۔

اس گناہ کیلئے دنیا کا کوئی بدترین عذاب بھی کافی نہیں ہو سکتا اس کے لیے جہنم کے وہ دہکتے ہوئے انگارے اور دوزخ کے وہ ڈراونے زہریلے سانپ اور بچھو ہی سزا ہو سکتے ہیں جن کی تکلیف ناقابل برداشت اور انتہائی اذیت پہنچانے والی ہے۔

اپنے ہاتھوں اپنی بربادی

یہ انسانی عادت و فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے کمال کا اظہار کرنا چاہتا ہے یہی جذبہ اس خاص دولت و مخصوص قوت کے پیدا ہونے اور کمال کی صورت اختیار کرنے کے بعد اس کے اظہار کی طرف مائل کرتا ہے اور خواہ مخواہ دل میں یہ سودا سماتا ہے کہ اس دولت کو صرف کرنے کی لذت اٹھائے۔ بعض اوقات یہ لذت اٹھانے کا جذبہ انسان کو اس قدر مجبور کر دیتا ہے بلکہ ایسا از خود رفتہ بنا دیتا ہے کہ اگر اس حالت کو جنون سے تعبیر کیا جائے تو بجا نہ ہوگا۔

۔۔۔ الشباب شعبة من الجنون ۔۔۔ جوانی دیوانی کے اس عربی مقولے کے مطابق آج کا ہمارا نوجوان اپنی جوانی کو دیوانگی کی اس بلند چوٹی پر لے جا چکا ہے کہ جہاں پہنچنے کے بعد شہوت اور ہوس کے سوا اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا، اور پھر جب وہ اس چوٹی سے پھسل کر گرتا ہے تو اس کی مسخ شدہ مردانگی کی لاش کو شناخت کر پانا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

بتایئے اس دور میں جس قدر برائیاں پھیل رہی ہیں انکی سب سے بڑی وجہ کیا ہے ؟ جی ہاں ! فلمیں۔۔ آج مسلمانوں کا تقریباً ہر مکان ایک سینما گھر بن چکا ہے۔ جب ایک بچہ ہوش کی منزل کو چھوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں ٹی۔وی کے ذریعے وہ سب کچھ دیکھتا اور جان لیتا ہے جو اس عمر میں نہیں جاننا چاہئے۔ جب ہوش سنبھالتے ہی وہ فلموں میں ایک مرد اور عورت کے بیچ کے خاص تعلقات کو دیکھتا ہے تو اس میں بھی فطری طور پر وہی سب کچھ کرنے کی خواہش پیدا ہونے لگتی ہے۔ پھر یہ خواہش ترقی کر کے عمر کے ساتھ ساتھ مزید بڑھتی جاتی ہے اور وہ خود کو عمر سے پہلے ہی جوان سمجھنے لگتا ہے، مصیبت بالائے مصیبت کہ اسکول کالج، بازاروں اور سڑکوں پر جسم کی نمائش کرتی جوان لڑکیاں اس کے جذبۂ شہوت کو جنون کی حد تک پہنچانے میں آگ پر پیٹرول کا کام کرتی ہے ۔ لیکن جب وہ اس نفسانی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اسباب نہیں پاتا ہے تو وہ غلط طریقوں کا استعمال کرنے لگتا ہے۔ جب بھی وہ تنہا ہوتا ہے تو یہ جنسی خواہش اسے پریشان کر دیتی ہے اور پھر وہ تسکین کیلئے اپنے ہی ہاتھوں اپنی قوت (منی) کو نکال کر مزہ حاصل کرتا ہے۔ اکثر لڑکے اسکولوں، کالجوں میں بیت الخلاء میں جا کر یہ سب کرتے ہیں ایک بار کا یہ عمل پھر ہمیشہ کی عادت بن جاتا ہے۔

ہاتھوں سے اس نرم و نازک حصہ (عضو تناسل) کی ہمیشہ کی یہ چھیڑ چھاڑ اسے کمزور بنا دیتی ہے وہ باریک باریک رگیں اور پٹھے بھی اس سختی کو برداشت نہیں کر سکتے چاہے کیسی ہی چکناہٹ کیوں نہ استعمال میں لائی جائے۔ اس سے سب سے پہلے جو نقصان ہوتا ہے وہ عضو تناسل کا جڑ سے کمزور اور لاغر ہونا ہے۔ اس کے علاوہ جہاں جہاں رگیں [illegible] ب جاتے ہیں وہ حصہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ ان کے دبنے سے خون کا آنا کم ہو گا۔ رگیں [illegible] میں کی سختی جاتی رہیگی۔ جسم ڈھیلا اور بے حد لاغر ہو جائے گا۔ اپنے ہاتھوں کے اس کرتوت کے سبب ایسا شخص عورت کے قابل نہیں رہتا۔ اگر کوئی شریف النفس، عزت پسند لڑکی ایسے شخص کے نکاح

میں دے دی جائے تو وہ عمر اپنی قسمت کو روتی رہے گی اور یہ کم ظرف اس کو منہ دکھانے کے قابل نہ ہوگا۔ اول تو اس میں طاقت ہی نہیں حتیٰ کہ جب بھی عورت سے ملتا ہے تو پہلے ہی سب کچھ گرا دے گا اور اگر کسی ترکیب سے مل بھی جائے تو مادہ میں اولاد پیدا کرنے والے اجزاء پہلے ہی اس حرکت سے ختم ہو چکے۔ اسلئے اب ایسے شخص کو اولاد سے بھی مایوس ہونا پڑتا ہے۔

یاد رکھیے! یہ وہ قیمتی خزانہ ہے جو خون سے بنتا اور خون بھی وہ جو تمام بدن کو غذا پہنچانے کے بعد بچ رہے۔ اگر اس منی کے خزانے کو اس تیزی سے ختم کر دیا گیا تو دل کمزور ہوگا۔ دل پر تمام مشین کا دارومدار ہے۔ جسم کو خون نہ پہنچنے پر بات اس حد کو پہنچی کہ خون بننے بھی بند ہو یا جگر کے تھکنے کی نوبت آئی تو جگر کا کام خراب ہوا۔

ایک زبردست تجربہ کار ڈاکٹر نے اپنی تحقیق میں اس طرح لکھا ہے کہ۔۔۔

”ایک بار تپ دق کے مریضوں کو دیکھنے کے بعد ثابت ہوا کہ ایک سو چھیاسی مریض عورتوں سے زیادہ صحبت کرنے کی وجہ سے اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اور چار سو چودہ صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کو برباد کرنے کی وجہ سے۔ اور باقی دوسرے مریضوں کی بیماری کی وجہ دوسری تھی۔ ہم نے ایک سو چھ پاگلوں کا معائنہ کیا ان کے معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ان میں سے چوبیس صرف اپنے ہاتھوں اپنی قوت کو برباد کرنے کی وجہ سے پاگل ہوئے ہیں۔ اور باقی ایک سو پاگل دوسری وجوہات سے۔“

(حوالہ [illegible] جوانی کی حفاظت۔ [illegible] حضرت مولانا شاہ محمد ابراہیم صاحب [illegible])

انسانی دولت کا یہ انمول خزانہ اگر انسانی جسم کے صندوق میں چند دنوں تک امانت رہے تو دوبارہ خون میں جذب ہو کر خون کو قوت دینے والا، صحت کو درست کرنے والا، بدن کو مضبوط بنانے والا، رعب اور حسن و جمال کو بڑھانے والا اور قوت دینے میں چار چاند لگانے والا ثابت ہوگا۔ دماغ کی تیزی ترقی پائے گی، یادداشت تیز ہوگی، آنکھوں میں برقی ذرات، ہمت بلند حوصلہ کی سربلندی اس دولت میں اضافہ کی علامت ہوگی۔ بعض حکیموں نے لکھا ہے۔۔۔

”جو حد سے زیادہ دبلا، کمزور و حیرانہ شکل و صورت کا ہو، جس کی آنکھوں میں گڑھے پڑ گئے ہوں، آنکھوں کی پتلیاں دھنس گئی ہوں، حد سے زیادہ شرمیلا ہو، تنہائی پسند ہو تو اس کے بارے میں یقین کر لو کہ اس نے اپنے ہاتھوں اپنا خون بہایا ہے۔“

بعض معتبر اطباکی تحقیق کے مطابق ۔۔۔

"سو مرتبہ اپنی بیوی سے مجامعت کرنے پر جتنی کمزوری آتی ہے اتنی ایک مرتبہ اپنے ہاتھوں سے اپنی قوت برباد کرنے میں کمزوری آتی ہے"۔(واللہ تعالیٰ اعلم)

آج لوگوں سے چھپ کر یہ برائی کررہے ہو، مانا کہ تمہاری اس قبیح حرکت کو کسی نے نہیں دیکھا۔ لیکن یہ تو سوچو کہ ظاہر و باطن کا جاننے والا پروردگار تمہارے اس بکرتوت کو دیکھ رہا ہے، اس سے بھلا کس طرح سے اور کہاں چھپ سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام کیا، اس کی سزا بتائی کہ یہ سزا دنیا میں دی جائے تو آخرت کے عذاب سے بچ جائے لیکن اپنے ہاتھوں اس انمول خزانہ کو برباد کرنا ایسا سخت گناہ ٹھہرایا کہ دنیا کی کوئی سزا ایسے جرم کے لیے کافی نہیں ہو سکتی، جہنم کا دردناک عذاب ہی اس کا متبادل ہو سکتا ہے۔

حدیث: اللہ کے پیارے حبیب، ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔:

ناکح الید ملعون۔

ہاتھ کے ذریعے اپنی قوت (منی) کو نکالنے والا ملعون (اللہ کی طرف سے پھٹکارا ہوا) ہے۔

اگر خدانخواستہ کوئی نصیب کا دشمن اس بری عادت کا شکار ہو چکا ہے تو اسے ہمارا دردمندانہ مشورہ ہے کہ خدارا کسی اشتہاری دواؤں کی طرف نہ جائے۔ پہلے سچے دل سے توبہ کرے اور پھر کسی اچھے تجربہ کار، تعلیم یافتہ حکیم یا ڈاکٹر کے پاس جائیے اور بغیر کسی شرم کے اپنا سارا کچا چھٹا سنایئے اور جب تک وہ کہے باقاعدہ پورے پرہیز کے ساتھ اس کے علاج پر عمل کیجئے، امید ہے کہ کچھ مرہم پٹی ہو جائے۔

طاقت بخش غذائیں

احادیث مبارکہ میں ایسی بہت سی چیزوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے کھانے سے جسمانی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔ جسم ہمیشہ صحت مند اور چست رہتا ہے، اور خاص کر مردوں کی قوت باہ میں ترقی ہوتی ہے۔

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ۔۔۔

كان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يحب الحلواء والعسل۔	"رسول اکرم ﷺ کو میٹھی چیز اور شہد بہت پسند تھا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۹۹، حدیث نمبر ۱۲۲، صفحہ نمبر ۲۵۳)

حدیث: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"شہد سے بڑھ کر کوئی دوا نہیں"۔ (یعنی ہر بیماری کے لیے شہد بہترین علاج ہے)

شہد کے بے شمار فائدے ہیں شہد میں ہزاروں قسم کے پھولوں کا رس ہوتا ہے اگر پوری دنیا کے تمام حکماء، ڈاکٹر مل کر بھی ایسا رس تیار کرنا چاہیں تو بھی لاکھ کوشش کرلیں وہ ایسی چیز تیار نہیں کرسکتے، یہ اللہ رب العزت کا اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں خاص کرم ہے کہ وہ چھوٹی چھوٹی مکھیوں سے اپنے بندوں کیلئے ایسی بہترین اور نفع بخش چیز تیار کرواتا ہے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ۔۔۔

"حضور اقدس ﷺ کو پینے کی چیزوں میں سب سے زیادہ دودھ پسند تھا"۔

حدیث: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"حضور اکرم ﷺ کھجور، مکھن، دہی ملا کر کھاتے تھے اور یہ آپ کو بہت پسند تھا"۔

نوٹ:۔ تینوں چیزیں برابر برابر ملا کر کھائیں۔ مثلاً آدھا پاؤ مکھن، آدھا پاؤ دہی، آدھا پاؤ کھجور ان تینوں کو ملا کر حلوہ سا بنالیں۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ (اکثر) کھجور کو مکھن کے ساتھ کھایا کرتے تھے۔

حدیث: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "شمائل ترمذی" میں ہے ۔۔۔

كان النبي ﷺ يا كل القثآء بالرّطب۔	حضور ﷺ ترکھجور (چند کھجور) کے ساتھ خربوزہ ملا کر تناول فرماتے تھے۔

(شمائل ترمذی۔ باب ماجآء صفته فاكهته رسول الله صلّى الله تعالى عليه وسلّم)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"رسول اللہ ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔ جب آپ کے لیے کھانا لایا جاتا یا آپ کھانے کے لیے بُلائے جاتے تو میں تلاش کرنے کے کدو آپ کے سامنے رکھتا تھا کیونکہ مجھے علم تھا کہ آپ اسے پسند کرتے ہیں"۔

(شمائل ترمذی۔ باب ماجآء صفته فاكهته رسول الله صلى الله عليه وسلم)

حدیث: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

قال رسول الله ﷺ كلوا الزّيت و ادّهنوا به فانّه من شجرة مباركة۔	رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا زیتون کا تیل کھایا کرو اور بدن پر بھی لگایا کرو کیونکہ وہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

(شمائل ترمذی ۔ باب ماجآء في صفته ادام رسول الله صلى الله عليه وسلم)

حدیث: حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"مسور اور زیتون صالحین کی غذا ہے۔ مسور سے دل نرم اور بدن ہلکا رہتا ہے اور شہوت اعتدال پر رہتی ہے"۔

حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

"چار چیزیں قوت باہ کو بڑھاتی ہیں۔ (۱) چڑیوں کا گوشت (۲) اِتری پھل (ایک قسم کی جڑی بوٹی جسے یونانی میں اِتری پھل اور ایورویدہ میں تری پھل کہتے ہیں) (۳) پستہ کھانا (۴) اور جرہ تیزک (ایک قسم کی یونانی جڑی بوٹی)۔ (احیاء العلوم)

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرما ۔۔۔

انّ اطيب اللّحم الظّهر۔	تمام گوشت میں پشت (پیٹھ) کا گوشت سب سے بہتر ہوتا ہے۔

(شمائل ترمذی شریف ۔ باب ماجآء في صفته ادام رسول الله)

گائے کا گوشت

کچھ لوگ گائے کے گوشت کو بہت بُرا کہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حلال فرمایا اور اس میں برکت عطا فرمائی۔ اسے جہالت کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ حلال فرمائے اُسے بندہ ناجائز اور بُرا سمجھے۔ اگر کسی شخص کو کوئی چیز پسند نہ ہو تو وہ اسے نہ کھائے لیکن اسلام کسی کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ صرف اپنے ناپسند ہونے کی وجہ سے اسے بُرا جانے اور جو لوگ کھاتے ہیں انھیں حقارت کی نظر سے دیکھے۔

آیت: اللہ ربُّ العزت ارشاد فرماتا ہے ـــــ

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ، اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ	اے ایمان والو حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۷، سورۃ المائدۃ، رکوع ۲، آیت ۸۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں ـــــ

"گائے کا گوشت بیشک حلال ہے اور نہایت قریب پر۔ اور کچھ چیزوں میں تو بکرے و بکری کے گوشت سے زیادہ فائدہ بخش ہے۔ بہت سے گوشت کے شوقین اسے پسند کرتے ہیں اور بکری کے گوشت کو بیمار کی خوراک کہتے ہیں۔ اور اس کی قربانی کا خاص قرآن عظیم میں ارشاد ہے اور خود حضور اقدس ﷺ نے اسکی قربانی ازواج مطہرات کی طرف سے فرمائی۔ ہندوستان میں اسکی قربانی بالخصوص شعائر اسلام اور اس کی قربانی باقی رکھنا واجب ہے"۔

(الملفوظ۔ جلد ۱۔ صفحہ نمبر ۱۲۔ ملفوظات۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ)

گائے کی قربانی ہندوستان میں شعائر اسلام (اسلام کی نشانی) اور اسکا باقی رکھنا واجب اس لئے ہیں کہ یہاں کے کافر گائے کی پوجا کرتے ہیں، اسے اپنا معبود مانتے ہیں اور اسلام ہر باطل معبودوں کو ختم کرنے آیا ہے۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک دوسری تصنیف "احکام شریعت"
میں ارشاد فرماتے ہیں ـــــــــــ "مشرکوں کی خوشنودی کے لیے گائے کی قربانی
بند کرنا حرام۔ حرام۔ سخت حرام ہے اور جو بند کرے گا جہنم کے عذاب شدید کا مستحق ہوگا اور
روز قیامت مشرکوں کے ساتھ ایک رسی میں باندھا جائے گا"۔

(احکام شریعت جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۳۹)

گائے کا گوشت حلال ضرور ہے اور اس کے فائدے بھی بہت ہے لیکن
اس کے استعمال میں احتیاط برتے کیونکہ کسی بھی شئے کا کثرت سے استعمال جائے فائدے کے
نقصان کا سبب بن جاتا ہے۔

حدیث: امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ـــــ
"رسول اللہ ﷺ نے چالیس روز لگاتار گوشت کھانے سے منع فرمایا"۔

ان چیزوں کا استعمال ہمیشہ اپنی غذاؤں میں رکھیں کہ ان کے کھانے سے
بہت سے فائدے ہیں۔ یہ چیزیں قوت باہ میں اضافہ کرتی ہیں، یہاں ہر ایک کے فائدے بیان
کرنا ممکن نہیں لہٰذا صرف ان کے نام ہی لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اناج :۔ گیہوں، تل، مونگ پھلی، مونگ، چنا، مشک۔

سبزی :۔ پیاز، لہسن، آلو بخارا، بھنڈی، شلجم، کدو، لوکی، گاجر، شکر قند۔

پکی چیزیں :۔ مرغی کا گوشت، مرغی کے انڈے، بطخ کے انڈے، تازہ مچھلی، بکرے
اور گائے کا گوشت، پائے، کلیجی، دودھ، دہی، مکھن۔

پھل :۔ آم، انگور، انار، کیلا، سیب، امرود، خربوزہ، تربوز۔

میوئے :۔ کھجور، پستہ، بادام، مکھانا، کشمش، اخروٹ، کھوپرا، چلغوزہ، زیتون۔

طاقت کم کرنے والی غذائیں

کئی ایسی چیزیں ہیں جن کا استعمال قوت باہ میں کمی کا باعث ہوتا ہے۔ لہٰذا
قوت باہ کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لیے ان چیزوں کا استعمال نہ کرے اور اگر کبھی کرنا ہی پڑ جائے تو

بہت کم استعمال کرے کہ ان چیزوں کے استعمال سے مرد میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور انزال جلد ہو جاتا ہے ــــــــــ املی، کھٹا آم، لیموں یا آم کا اچار، چٹنی، آم کی کھٹائی، اور دیگر کھٹے پھل، زیادہ چائے، کافی، بیڑی سگریٹ، گوٹکھا وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا مرد کی قوت باہ کے لیے نقصان دہ ہے۔ اور خاص کر شراب، افیون اور ہر وہ چیز جو نشہ پیدا کرے اس کا استعمال تو قوت باہ کے حق میں زہر قاتل ہے۔

مردانہ بیماریاں اور اُنکا علاج

موجودہ دور میں بدکاری اور عیاشی بہت زیادہ بڑھ چکی ہے، جس کی اہم وجہ فلمیں، عورتوں کا بے پردہ گھومنا، نوجوان لڑکے، لڑکیوں کا گندے میگزین اور ناول پڑھنا، اسکولوں اور کالجوں میں لڑکے لڑکیوں کا ایک ساتھ رہنا، وغیرہ جیسی چیزیں ہیں۔

ان بدکاریوں اور عیاشیوں کا نتیجہ ہے کہ اکثر مرد اور عورتیں خطرناک جنسی بیماریوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس لیے اول تو ایسی حرکتیں ہی نہیں کرنا چاہیے جس سے خطرناک بیماری ہونے کا خطرہ ہو اور اگر آپ یہ غلطی کر چکے ہیں تو پہلے سچے دل سے توبہ کیجئے اور کسی اشتہاری اور سڑک چھاپ نیم حکیم خطرہ جان کے پاس جا کر اپنی بچی کچی صحت کو برباد کرنے کی جائے کسی اچھے پڑھے لکھے قابل ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کروایئے۔

ہم یہاں کچھ مردانہ اور زنانہ بیماریوں کے بارے میں اور ان کے علاج کے متعلق تحریر کر رہے ہیں۔ ان بیماریوں کے علاج کے لیے ویسے تو بزرگان دین اور حکیموں نے کئی طرح کے نسخے اور دوائیاں بیان کی ہیں لیکن آج سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ ان نسخوں اور دواؤں میں جن اشیاء کا استعمال کیا جاتا ہے ان میں سے کچھ تو ملتی ہی نہیں اور کچھ مل بھی جائیں تو عموماً وہ اصلی نہیں ہوتیں۔ لہٰذا ہم یہاں کچھ ایسے ہی نسخے بیان کر رہے ہیں جن میں استعمال ہونے والی چیزیں آپ کو آسانی سے مل جائیں گی اور آپ اسے اپنے گھر میں خود تیار بھی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ساتھ ہی ہم کچھ وظائف اور تعویذات بھی لکھ رہے ہیں جو

بزرگانِ دین سے ثابت ہیں کیونکہ حکیمی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی علاج بھی ضروری ہے۔
(نوٹ:۔ تعویذات کسی سنی عالم سے یا پھر کسی سنی صحیح العقیدہ با عمل شخص سے ہی زعفران سے لکھوائے)

نامردی

کچھ لوگ اپنے لڑکپن میں غلطیوں و بُری سنگت کی وجہ سے اپنی طاقت گنوا دیتے ہیں جسکے نتیجہ میں مردانہ قوت سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور پھر شرم کی وجہ سے اپنا حال کسی سے بتا بھی نہیں پاتے۔ شادی ہونے یا شادی کی بات چلنے کے وقت ایسے لوگوں کی پریشانی اور بڑھ جاتی ہے۔ اگر مرد میں قوتِ باہ کم ہو اور عورت میں زیادہ ہو تو ایسی حالت میں عورت مطمئن نہیں ہو پاتی ہے اور اس نامکمل جماع سے جس میں مرد کو جلد انزال ہو جاتا ہے اور عورت کو انزال نہیں ہو پاتا، عورت کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اور وہ عصابی بیماری جسے ہسٹیریا (Hesteria) کہتے ہیں اور جسمیں جسم کے پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ جماع سے بے رغبتی اور شوہر سے نفرت کرنے لگتی ہے۔

زیادہ مباشرت سے بھی نامردی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں مرد کو علاج کی طرف دھیان دینا چاہئیے، لیکن ہم پھر کہے دیتے ہیں کہ اشتہاری حکیموں، ڈاکٹروں یا سڑک چھاپ دوا بیچنے والوں سے بھول کر بھی علاج نہ کروائے یہ لوگ جس قسم کی دوائیں بناتے ہیں ان میں اکثر افیون، دھتورا، بھنگ، سنکھیا، وغیرہ جیسی چیزوں کی آمیزش ہوتی ہے جس سے فوراً تو فائدہ ہو جاتا ہے لیکن بعد میں شدید نقصانات ہوتے ہیں اور ان کا ہمیشہ بار بار کا استعمال جلد قبر کے گڑھے تک پہنچا دیتا ہے۔ اس لیے حضور اکرم ﷺ اور بزرگانِ دین کی ہدایتوں سے فائدہ حاصل کرنا چاہئیے اور داوؤں کی بجائے غذاؤں سے کمزوری دور کرنا چاہئیے۔
اب ہم نامردی کی شکایت کو دور کرنے کے لیے چند نسخے بیان کر رہے ہیں۔۔

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا۔۔۔

"بدن سے زیرِ ناف بالوں کو جلد دور کرنا قوتِ باہ میں اضافہ کرتا ہے"۔

مسئلہ:۔ ناف کے نیچے کے بال دور کرنا سنت ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہفتہ میں جمعہ کے

دن دور کریں۔ پندرہویں روز کرنا بھی جائز ہے۔ اور چالیس دنوں سے زیادہ گزرنا مکروہ و سخت منع ہے۔ (قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۱۱)

نسخہ جات۔۔

(۱) ماش کی دال (اڑدی دال) ایک پاؤ کسی کانچ یا چینی کے برتن میں ڈال کر اس میں سفید پیاز کا رس اتنا ڈالیں کہ دال رس میں اچھی طرح بھیگ جائے۔ ایک دن، رات اس کو بھیگا رہنے دیں۔ پھر جب وہ سوکھ جائے تو پھر پیاز کا رس پہلے کی طرح دال میں پورے بھیگنے تک ڈالیں، پھر ایک دن رات پہلے کی طرح سوکھنے کے لیے رکھ دیں۔ اس طرح یہ عمل کل سات بار کریں، یعنی سات مرتبہ پیاز کا رس ڈالیں اور ایک دن رات تک دال بھیگے اور سوکھنے دیں۔ اب دال کو باریک پیس لیں اور ہر روز پچیس گرام یہ پسی ہوئی دال لیں پھر اس میں پچیس گرام اصلی گھی، پچیس گرام شکر ملا کر ہر روز صبح کو پھانک لیں۔ اور اس پر پاؤ بھر دودھ پی لیں۔ یہ دوا چالیس دنوں تک کھائیں، اور اس عرصے میں عورت سے جماع نہ کریں۔

(۲) پیاز کا رس ایک پاؤ اور اصلی شہد ایک پاؤ دونوں کو ملا کر آگ پر پکائے اور جب پیاز کا رس سوکھ کر صرف شہد باقی رہ جائے تو بوتل میں بھر لیں، دس گرام سے لیکر تیس گرام پانی یا چائے کے ساتھ پی لیا کرے۔

(۳) کھجور اور بھنے ہوئے چنے، دونوں کو ہم وزن لے کر پیس لیں اور پھر چھان کر اس میں تھوڑا سا پیاز کا رس ملائیں۔ پھر لڈو بنالیں اور صبح و شام ایک ایک لڈو کھالیا کریں۔ (اگر اس میں بادام ملانا چاہیں تو ملا سکتے ہیں)

(۴) ہلکے گرم دودھ میں شہد ملا کر پیتے رہنے سے قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (زیادہ مت استعمال کریں)

(۵) چنے کی دال ایک پاؤ لے کر آدھا پاؤ گائے کے دودھ میں ملا کر اچھی طرح پکائیں۔ جب سارا دودھ سوکھ کر دال میں سما جائے تو اسے سِل پر باریک پیس لیں پھر پاؤ بھر اصلی گھی میں تھوڑا سا بھون کر پاؤ بھر شکر ملا دیں۔ اس حلوے کو روزانہ ایک چھٹانک (۵۰ گرام) صبح ناشتے میں لیجیے۔

(۶) حکیموں نے پیاز کے استعمال کو قوتِ باہ کے اضافہ کے لیے

مفید بتایا ہے لیکن اس کا استعمال اتنا ہی کرنا چاہیئے جتنا ہضم ہو سکے حد سے زیادہ استعمال بھی نقصان دہ ہے۔ (شمع شبستان رضا۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۱۰۴)

روحانی علاج :۔

(۱) اگر کوئی شخص کسی وجہ سے نامردی کا شکار ہو چکا ہو تو اسے چاہیئے کہ ہر روز بعد نماز فجر سورۂ ابراہیم (قرآن کریم میں تیرھویں پارے میں ہے) کی تلاوت کرے اور سورہ ابراہیم کے اس نقش کو تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے۔ سورہ ابراہیم کا نقش یہ ہے۔

٦١٣٤٧	٦١٣٦٠	٦١٣٥٧	٦١٣٥٩
٦١٣٥٨	٦١٣٥٣	٦١٣٤٨	٦١٣٥٩
٦١٣٥٢	٦١٣٥٥	٦١٣٦٢	٦١٣٤٩
٦١٣٦١	٦١٣٥٠	٦١٣٥٨	٦١٣٥٦

(۲) اگر کسی شخص پر جادو کر دیا گیا ہو اور وہ جادو کے باعث عورت پر قادر نہ ہو سکے تو وہ کچھ بانس کی لکڑیاں لیکر انھیں جلائے، پھر جوڑ والا بسولا (بڑھیوں کا وہ اوزار جس سے تھوڑی لکڑی چھیلتے ہیں) لے اور اسے آگ میں گرم کرے یہاں تک کہ وہ سرخ ہو جائے پھر آگ سے اُسے نکال کر اس پر پیشاب کر دے یہ عمل کرنے کے بعد بیری کے سات پتے پیس کر پانی میں گھول لے وہ پانی کچھ تو پی لے باقی پانی سے غسل کرے۔ یہ بہت مجرب عمل ہے، انشاءاللہ اس عمل کے کرنے سے جادو کا اثر ختم ہو کر مردانگی لوٹ آئے گی۔

﴿ سُرعتِ اِنزال ﴾

سُرعتِ انزال اس حالت کو کہتے ہیں کہ جب مرد جماع کا ارادہ کرے یا مُباشرت شروع کرے اور اُسے جلد ہی انزال ہو جائے۔ مباشرت کے وقت اِنزال کم از کم دو منٹ کے بعد ہونا چاہیئے۔ اگر ویڑھ منٹ میں ہی انزال ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سرعت انزال کا مرض ہے۔ اگر مرد کو سرعت انزال کی شکایت ہو جائے تو ایسی صورت میں عورت کی تسلی نہیں ہو پاتی ہے کیونکہ عموماً اتنی جلدی عورت کو اِنزال نہیں ہوتا۔ اور یہ حالت عورت کے لیے

تکلیف دہ ہوتی ہے، اور اس سے ایک بڑا نقصان یہ بھی ہے کہ استقرار حمل نہیں ہوتا۔

جب یہ مرض بڑھ جاتا ہے تو کسی خوبصورت عورت کو دیکھنے سے یا کسی کا صرف خیال آجانے سے یا پھر عضو، تناسُل کے کسی نرم و نازک کپڑے سے چھو جانے سے بھی اِنزال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے ہونے کی کئی وجوہات ہیں۔ جیسے۔۔ جلق (اپنے ہاتھوں اپنی منی نکالنے کی بُری عادت)۔ ہمیشہ گندے و بے ہودہ خیالات ذہن میں رکھنا۔ عریانی فلمیں دیکھنا۔ کسی وجہ سے منی کا پتلا ہونا۔ وغیرہ جیسی وجوہات ہیں۔ اس بیماری کے ہونے کی ایک سب سے بڑی وجہ زیادہ صحبت کرنا بھی ہے۔ اس مرض کو دور کرنے کے لیے تیز گرم چیزوں کے کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے، اسی طرح گندی باتوں، فلموں اور گندے ناول پڑھنے سے بچنا چاہیئے۔

نسخہ جات :۔

(۱) پانچ عدد کھجوریں لیں، پانچ عدد میٹھی اچھی قسم کی بادام لیں کدو کے بیج میٹھے چھ ماشہ (ایک ماشہ ۸ رتی کا ہوتا ہے اس حساب سے ۴۸ رتی بیج لیں) ناریل دو تولہ (یعنی ۲۰ گرام)۔ چاروں کو ملا کر اچھی طرح باریک پیس لیں پھر ایک سیر گائے کے دودھ میں اچھی طرح پکا کر ٹھنڈا کر لیں، روزانہ صبح کو ناشتے میں کھائیں۔

(۲) انڈے اور گوشت کا استعمال بھی ایسے مریضوں کے لیے فائدے مند ہوتا ہے۔ ایسے مریض گھی، مکھن، ملائی، کا استعمال کھانے میں زیادہ سے زیادہ کرتے رہیں۔ صبح ہلکی سی ورزش (کسرت) ضرور کریں۔

(۳) وہ نسخہ جو ہم نے نامردی والے باب میں نسخہ نمبر ۵ میں لکھا ہے اُس کا استعمال بھی سرعت انزال کے مریض کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

(۴) زیادہ دیر رات تک جاگتے نہ رہنا اور صبح جلدی اٹھنا بھی سرعت انزال کے مریضوں کے لیے فائدہ مند ہے

رحمانی علاج :۔

ہم یہاں سرعت انزال کے مرض کے چھٹکارے کیلئے ایک نقش تحریر کر رہے ہیں۔ اسے زعفران سے لکھ کر کمر میں باندھ لیں۔ خدا نے چاہا تو بھرپور طاقت پیدا ہو گی اور کیسی ہی شہوت پرست عورت کیوں نہ ہو مرد کے مقابل اُسے شکست ہو گی، اِنزال دیر میں ہو گا اور

ساتھ ہی قوتِ باہ میں اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۸	۴۷۴	۴۷۷	۱
۴۷۶	۲	۷	۴۷۵
۳	۹	۴۷۹	۴۷۲
۴۷۳	۵	۴	۴۴۸

اِحتلام (نائٹ فال)

ایک تندرست مرد کو مہینے میں دو یا تین بار احتلام ہو جائے تو صحت پر کوئی فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی یہ کوئی بیماری ہے۔ لیکن جب یہ احتلام (نائٹ فال) زیادہ ہونے لگے یعنی مہینے میں چار سے لے کر چھ بار تو پھر یہ احتلام کی بیماری میں داخل ہے۔ زیادہ احتلام ہونے کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ عام طور پر خیالات کا گندہ رہنا، عشق و محبت کی کہانیاں پڑھنا، گندی فلمیں دیکھنا، اور ہمیشہ گندی باتیں کرتے رہنا وغیرہ جیسی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے احتلام کی بیماری ہو جاتی ہے۔ یہ بیماری آگے چل کر بہت ہی خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ سرعت انزال اور پھر مزید رتہ کر نامردی کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔

چند احتیاطیں :۔

ایسے لوگ جن کو احتلام زیادہ ہوتا ہو انہیں ان ہدایتوں پر عمل کرنا چاہیئے انشاء اللہ زیادہ احتلام کی پریشانی ختم ہو جائے گی۔

- مریض کو چاہیئے کہ پیشاب کر کے اور وضو بنا کر سوئے اور صبح جلد اٹھ جائے۔
- داہنی کروٹ سونے سے احتلام کم ہوتا ہے اور داہنی کروٹ سونا ہمارے پیارے آقا ﷺ کی پیاری سنت بھی ہے۔
- رات کا کھانا سونے سے تین چار گھنٹے پہلے ہی اور ذرا کم ہی کھائے۔
- سوتے وقت زیادہ گرم دودھ نہ پیئے۔ ٹھنڈا یا ہلکا گرم پیئے۔
- سونے سے پہلے کوئی اچھی سی دینی معلومات والی کتاب کا مطالعہ کرے۔

☜ کشمی، تیز، چٹنی، زیادہ گوشت وغیرہ نہ کھایا کرے۔

☜ انڈرویر یا چڈی پہن کر نہ سوئے۔

نسخہ :۔

سوکھا دھنیا ایک تولہ (۱۰ گرام) تھوڑا گرم کر کے رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چھان کر دو تولہ (۲۰ گرام) مصری (کاذمی شکر) سے میٹھا کر کے پیئے۔

رُحمانی علاج :۔

جس شخص کو احتلام زیادہ ہوتا ہو تو اسے چاہیئے کہ سوتے وقت اپنے دل پر شہادت کی انگلی سے لکھ لیا کرے۔۔۔ یَا عُمَرفَارُوْقِ اَعظَم ۔۔۔ انشاء اللہ احتلام سے محفوظ رہے گا۔ اور یہ نقش لکھ کر بازو پر باندھے یا گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

بحق عمر فاروق	بحق ابابکر صدیق
از هیبت عثمن نیامدپیش من به هیبت علی شیر خدا	بگریزو شیطان لعین

(شمع شبستان رضا جلد ا، صفحہ نمبر ۲۷)

جریان

ہماری موجودہ نسل میں یہ بیماری بہت زیادہ پائی جارہی ہے، اس بیماری میں پاخانہ یا پیشاب سے پہلے یا اس کے بعد پیشاب کی نلی سے منی، مذی یا پھر ودی نکلتی ہے یا پیشاب کے بعد کبھی کبھی سفید رنگ کا دھوکا سا بھی نکلتا ہے۔ اس بیماری میں مریض کو کمر میں درد، گھٹنوں میں تکلیف، اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے یا پھر چکر آتے ہیں۔ اور کمزوری دن بہ دن بڑھتی رہتی ہے۔ بھوک نہیں لگتی، اور کچھ کھایا جائے تو ہضم نہیں ہوتا اور کتنی ہی بہترین غذا کھائی جائے تو بدن کو نہیں لگتی۔ اس بیماری کے ہونے کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے کچھ اس طرح ہیں۔ ☜ منی میں تیزی آجانا۔ ☜ شہوت کا زیادہ ہونا۔

- مباشرت زیادہ کرنا۔ - ہمیشہ خمار زیادہ رہنا۔ - ہر وقت دل و دماغ میں صحبت کی باتیں بٹھائے رکھنا یا اسی کے بارے میں سوچتے رہنا۔ - قبض ہونا۔ - اپنے ہاتھوں اپنی منی نکالنا۔
- ہجڑوں سے بُرا کام کرنا۔۔۔۔ وغیرہ۔ وغیرہ

نسخہ جات :۔

(۱) گورانی (دیسی) مرغی کا ایک انڈا پھوڑ کر کسی برتن میں لیں، پھر انڈے کی پیلک (زردی) و سفیدی دونوں کے برابر گاجر کا رس لیں۔ پھر اس میں اتنی ہی مقدار میں شہد اور گھی ڈالیں، اب سب کو ملا کر ہلکی آنچ پر پکا کر حلوہ سا بنالیں۔ اس طرح اکیس دنوں تک حلوہ بنا کر کھاتے رہیں۔ کھٹی چیزیں، دہی، اچار، املی، اور مچھلی وغیرہ کے استعمال سے پوری طرح پرہیز کریں۔ اور شادی شدہ ہو تو اس دوران بیوی سے مجامعت نہ کریں۔

(۲) برگد (بڑ) کا دودھ (برگد کے جھاڑ کی ٹہنی توڑنے پر جو رس نکلتا ہے) چار ماشہ، بتاشے میں یا شکر میں ڈال کر روزانہ صبح کو کھالیا کریں۔

سوزک

یہ بیماری زیادہ تر نوجوانوں میں بُری سنگت و بُری عادتوں کی وجہ سے ہوتی ہے، یہ بڑی خطرناک بیماری ہے اس کی وجہ سے نوجوانوں کی صحت دھیرے دھیرے گھٹتے جاتی ہے اُن میں کمزوری آجاتی ہے۔ اس بیماری کی نشانی یہ ہے کہ پیشاب کی نالی میں سوجن یا وَرم آجاتی ہے اور پیشاب کی نالی کے اندر گھاؤ (زخم) ہو جاتے ہیں اور ان زخموں سے پیپ نکلتا رہتا ہے اور جب بھی پیشاب کیا جائے تو اس وقت پیشاب میں سخت جلن ہوتی ہے۔

نسخہ جات :۔

(۱) سفید رال بارہ گرام، شکر بارہ گرام لیں، دونوں کو پیس کر چورن بنالیں۔ دو گرام چورن پانی کے ساتھ دن میں دوبار لیں۔

(۲) کپڑے دھونے کی مٹی (جسے رے کہتے ہیں) ساٹھ گرام لیں، نیم کی تازہ پتیوں کا رس بارہ گرام لیں ان دونوں کو ایک سو اسی لیٹر پانی میں بھگو کر رات بھر

رکھیں۔ صبح کو چھان لیں اور تھوڑا سا اور نیم کا رس ملا کر صبح کو پی لیں۔

(۳) ہلدی اور سوکھا آملہ دونوں کو بیس گرام لیں۔ دونوں کو باریک پیس کر پوڈر بنالیں۔ پھر دو گرام یہ پوڈر پانی کے ساتھ دن میں دو بار استعمال کریں۔

پیشاب کی جلن

پیشاب کے بعد طہارت نہ کرنے یا مجامعت کے بعد شرمگاہ کے نہ دھونے کی وجہ سے پیشاب میں جلن ہوتی ہے۔ زیادہ گرم کھانوں کے استعمال سے بھی پیشاب میں جلن کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس بیماری کے مریض کو پیشاب جلدی نہیں ہوتا بلکہ تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آتا ہے اور بڑی تکلیف سے آتا ہے۔

نسخہ جات:۔

(۱) سفید صندل کا برادہ (پوڈر) چھ گرام لیں، دھنیا چھ گرام، سوکھا آملہ چھ گرام۔ ان تینوں چیزوں کو ایک سو بیس ملی لیٹر پانی میں رات بھر بھگو کر رکھیں۔ صبح کو چھان کر اس پانی میں شکر ملا کر شربت بنالیں اور صبح دوپہر کو پی لیا کریں۔

(۲) کھیرے کے بیج چھ گرام، ککڑی کے بیج چھ گرام، دونوں کو ایک سو بیس ملی لیٹر پانی میں اچھی طرح اُبال کر چھان لیں۔ اور اس پانی کو ٹھنڈا کرکے صبح کو پی لیا کریں۔

(۳) ایک انڈے کی سفیدی لیں۔ پیلک (زردی) الگ کر لیں۔ اس سفیدی کو اچھی طرح پھینٹ لیں اور ایک پیالی ہلکے گرم دودھ میں ملا کر صبح کو پی لیا کریں۔

زَنانہ (عورتوں کے) امراض اور اُنکا علاج

عورتوں میں بھی بہت طرح کی جنسی بیماریاں ہوتی ہیں۔ ہم یہاں چند بیماریاں اور ان کے علاج کے متعلق لکھ رہے ہیں۔

سیلان الرحم (لیکوریا، Licoriya)

یہ بڑی خطرناک بیماری ہے جو عورتوں کے بدن کو کانٹے کی طرح کر دیتی ہے اس بیماری میں عورت کی شرمگاہ سے چپچپا انڈے کی سفیدی یا ناک سے نکلنے والی رطوبت جیسا پانی نکلتا رہتا ہے اس پانی کے ساتھ بدن کی ساری طاقت ختم ہونے لگتی ہے۔ کبھی کبھی یہ بدبودار پانی اتنی تیزی سے اور زیادہ مقدار میں آتا ہے کہ کپڑے تک بھیگ جاتے ہیں اور پانی ٹخنوں تک بہتا رہتا ہے۔ اس بیماری میں مبتلا عورت زیادہ پریشان رہنے لگتی ہے۔ کمر میں درد، جسم کے اعضا کھنچے کھنچے سے لگتے ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاپن اور غصہ بڑھ جاتا ہے گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا، پیشاب بار بار آتا ہے دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے۔ اس مرض میں مبتلا عورتیں کھانے میں چاول، بینگن، گوبھی، ماش (اڑد کی دال) وغیرہ سے پرہیز کریں۔

نسخہ جات :۔

(۱) کچھ مقدار میں ببول کی پھلی سکھا کر باریک پوڈر بنا لیں۔ دو گرام صبح میں اور دو گرام دوپہر میں پانی کے ساتھ لیں ۔

(۲) تیس گرام املی کے بیج کا گودہ لیں اور اُسے بھون کر پیس لیں، یہ چورن ایک گرام لیکر پانی کے ساتھ دن میں تین مرتبہ چکھیں۔

(نوٹ :۔ جس عورت کو قبض کی شکایت ہو تو وہ نسخہ نمبر (۱) کا ہی استعمال کرے۔ نسخہ نمبر (۲) کا استعمال نہ کرے کہ قبض بڑھ سکتا ہے)

حیض کی زیادتی

اس بیماری میں عورت کو حیض بڑے بے ڈھنگے پن سے آتا ہے اور کثرت سے آتا رہتا ہے۔ اس سے بدن کمزور ہو جاتا ہے، ناڑی تیز چلتی ہے پیاس رہ جاتی ہے، چہرہ پیلا ہو جاتا ہے، قبض رہنے لگتا ہے، بھوک نہیں لگتی، پاؤں پر ورم آجاتا ہے، اور کبھی کبھی چکر بھی آتے ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی عورت نڈھال ہو کر بے جان سی ہو جاتی ہے، یہ بیماری جماع کی کثرت سے پیدا ہوتی ہے، اور بار بار حمل ضائع ہونے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔

نسخہ جات :۔

(۱) انار کی چھال (چھلکے) بائیس گرام لیں۔ پھر اسے دو سو پچاس ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ پانی سوکھ کر آدھا رہ جائے۔ اس پانی کو روزانہ صبح پی لیا کریں۔

(۲) پچیس گرام ملتانی مٹی آدھا لیٹر پانی میں دو گھنٹے تک بھگوئے رکھیں پھر اسے چھان لیں۔ روزانہ ایک سو پچیس ملی لیٹر چار بار پئیں۔

روحانی علاج :۔ جس عورت کو حیض کا خون کثرت سے آتا ہو اور بار بار آتا ہو تو یہ نقش زعفران سے لکھ کر عورت اپنی کمر پر باندھیں۔ نقش یہ ہے۔

عں	عہ	عہ	عے
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۹	۹	۹	۹
۷	۷	۷	۷

(شمع شبستان رضا۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۴)

حیض کا بند ہو جانا

عورت کو ہر مہینے پابندی سے جو گندہ خون آتا ہے وہ مقررہ وقتوں پر آتا ہے۔ اگر عورت حاملہ ہو تو یہ خون آنا بند ہو جاتا ہے جو قدرتی طور پر ہوتا ہے، بچے کے دودھ

پلانے کے دنوں میں اور زیادہ عمر ہو جانے کے بعد بھی حیض کا خون بند ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کوئی فکر کی بات نہیں۔ نہ ہی اس وقت کسی علاج کی ضرورت۔ لیکن بغیر حمل کے ہی خون آنا بند ہو جائے تو یہ بیماری ہے۔ جس کا فوراً علاج کرانا چاہیئے۔ اس مرض کی پہچان یہ ہے کہ سر، کمر، اور پیروں میں درد رہتا ہے، اور مزاج میں چڑچڑاپن وغیرہ۔

نسخہ :۔

سوئے کے بیج تین گرام، مولی کے بیج تین گرام، گاجر کے بیج تین گرام، میتھی کے بیج تین گرام۔ ان سب کو دو سو پچاس ملی لیٹر پانی میں اتنا ابالیں کہ پانی آدھا رہ جائے، پھر چھان لیں اور دن میں دو بار اس پانی کو پئیں۔

روحانی علاج :۔

یہاں ہم ایک نقش لکھ رہے ہیں جسے موم جامہ کر کے عورت کی بائیں ران پر باندھے۔ انشاء اللہ حیض حسب معمول جاری ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

ح	ہ	م	ی
۱۱۵	عد	و	دو
دو	۱۵	۱۱	مرح
۱۱	۳	۰۲	۱۹

(شمع شبستان رضا۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۳)

کچھ عورتوں کو حیض آنے سے پہلے کولہوں اور رانوں میں سخت درد ہوتا ہے، کبھی کبھی متلی اور قے (الٹی) بھی ہوتی ہے۔ حیض کا خون بہت ہی کم مقدار میں آتا ہے اور درد کے ساتھ آتا ہے۔

نسخہ :۔ ہینگ پانچ سو ملی گرام، گڑ چھ گرام لیں، ہینگ میں گڑ ملالیں اور حیض کے دنوں میں پانچ سے چھ دنوں تک روزانہ صبح کھائیں۔

پیشاب میں جلن

اس بیماری میں عورت کو تکلیف کافی ہوتی ہے اور مقام مخصوص میں کھجلی و جلن ہوتی ہے خاص کر پیشاب کرتے وقت جلن محسوس ہوتی ہے اور ایک طرح کی بے چینی سی رہتی ہے۔ پیشاب کے بعد طہارت نہ کرنے یا زیادہ گرم کھانوں کے استعمال سے بھی پیشاب میں جلن کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔ شادی شدہ عورتوں میں پیشاب میں جلن کی شکایت زیادہ تر مجامعت کے بعد شرمگاہ نہ دھونے کے سبب ہوتی ہے۔

نسخہ جات :۔ (۱) نیم کے تازہ پتے ایک سو پچیس گرام لیں، پتوں کو ایک لیٹر پانی میں ابال کر چھان لیں، پھر اس پانی میں تین گرام بھونا ہوا سہاگہ لیں اور اسے ملا کر شرمگاہ پر کھجلی کے مقام کو صبح و شام دھوئیں۔

(۲) کافور تین گرام، گلاب کا پانی پچیس ملی لیٹر لیں، پھر کافور کو پیس کر گلاب کے پانی میں گھول لیں۔ ایک صاف کپڑا لے کر اس میں بھگوئیں اور جلن کی جگہ پر رکھیں۔ جتنی بار ضرورت ہو اس عمل کو دوہراتے رہیں۔

عزل (نرودھ Condom) کا استعمال

زیادہ بچے پیدا نہ ہوں اس کیلئے موجودہ دور میں نرودھ، کاپر ٹی، مالا ڈی (کھانے کی گولیاں) وغیرہ استعمال میں لائی جا رہی ہیں۔

عہدِ رسالت میں سلسلہ پیدائش کو روکنے یا کم کرنے کے لیے بعض حضرات اپنی باندیوں سے عزل کیا کرتے تھے۔

عزل یعنی کیا ؟ :۔ عزل اسے کہتے ہیں کہ مباشرت کے وقت جب مرد کو انزال ہونا قریب ہو تو مرد اپنے آلے کو عورت کی فرج سے نکال کر منی رحم کے باہر خارج کر دے۔ اس طرح جب مرد کی منی عورت کے رحم میں نہیں پہونچتی ہے تو حمل قرار نہیں پاتا۔

حدیثوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ظاہری زمانے میں بھی بعض صحابہ کرام اولاد کی پیدائش کو روکنے کے لیے عزل کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اس کا ثبوت احادیث کی سیکڑوں کتابوں سے ملتا ہے۔

حدیث:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ---

كنا نعزل على عهد النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم والقرآن ينزل۔	ہم نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانے میں عزل کیا کرتے تھے حالانکہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۲۶، حدیث نمبر ۱۹۳، صفحہ نمبر ۱۰۱۔ مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۵۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱ باب نمبر ۷۷۳، حدیث نمبر ۱۴۳، صفحہ نمبر ۵۸۳۔ ابن ماجہ۔ جلد ۱ باب نمبر ۶۱۸، حدیث نمبر ۱۹۹۹، صفحہ نمبر ۵۳۹۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۰۴۶۔ صفحہ نمبر)

حضرت محدث امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں --- "حديث جابر حديث حسن صحيح"۔ یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (ترمذی شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۸۳)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام عزل کیا کرتے تھے اور اس زمانے میں جبکہ قرآن کریم نازل ہو رہا تھا لیکن کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس میں صحابہ کرام کو عزل سے منع کر دیا جاتا۔ چنانچہ ---

حدیث:۔ مشکوٰۃ شریف میں مسلم شریف سے انہی صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت بھی مروی ہے کہ ---

فبلغ ذالك النبى ﷺ فلم ينهنا۔	عزل کے متعلق حضور ﷺ کو خبر پہنچی لیکن آپ نے ہمیں منع نہ فرمایا۔

(مسلم شریف۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۶۵۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۰۴۶، صفحہ نمبر ۸۷)

حجۃ الاسلام سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور و شہرہ آفاق تصنیف "احیاء العلوم" میں ارشاد فرماتے ہیں ---

"صحیح یہ ہے کہ عزل حرام نہیں"۔ (احیاء العلوم۔ جلد ۲، باب نمبر ۲، صفحہ نمبر ۹۷)

حدیث: حضرت سیدنا امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی "موطا" میں ہے ---

عن عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن ابیه انه کان یعزل۔	حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے کہ وہ عزل کیا کرتے تھے۔

(موطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب الطلاق، باب نمبر ۳۲، حدیث نمبر ۹۶، صفحہ نمبر ۵۷۴)

حدیث: اِسی موطا امام مالک میں ہے ---

ابو ایوب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه انه کان یعزل۔	حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنی باندی سے) عزل کیا کرتے تھے۔

(موطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب الطلاق، باب نمبر ۳۲، حدیث نمبر ۹۷، صفحہ نمبر ۵۷۴)

حدیث: اِسی موطا امام مالک میں ہے۔ حضرت حمید بن قیس مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ۔

سئل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنه عن العزل انا فافعله یعنی انه یعزل۔	حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا میں عزل کرتا ہوں۔

(موطا امام مالک۔ جلد ۲، کتاب الطلاق، باب نمبر ۳۲، حدیث نمبر ۱۰۰)

عزل کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ حمل نہ ٹھہرے (یعنی اولاد کی پیدائش کو روکا جاسکے) اِس مقصد کے تحت مرد اپنی منی کو عورت کے رَحم میں جانے سے روکتا ہے۔ یہی مقصد نرودھ سے بھی حاصل ہوتا ہے۔ نرودھ یعنی ربڑ کی تھیلی (French Leather) جو مباشرت کے وقت مرد اپنے عضو پر چڑھالیتا ہے۔ منی اس ربڑ کی تھیلی میں ہی رہ جاتی ہے رحم عورت میں نہیں پہونچتی۔ چنانچہ عزل پر قیاس کرکے یہ کہا جاسکتا کہ جسطرح عزل ناجائز نہیں اسی طرح نرودھ کا اِستعمال بھی ناجائز نہیں ہوگا۔ کیونکہ عزل اور نرودھ دونوں سے ایک ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔

اس حقیر سراپا تقصیر نے خاص نرودھ کے جواز و عدمِ جواز کے متعلق علماءِ اہلسنت کا موقف جاننے کے لیے بہت سے موجودہ اکابر علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ اور اِس سلسلے میں اپنی ادنیٰ سی معلومات کو علما کی بارگاہ میں بھی پیش کیا۔ اُن سب کا حاصل یہ ہے کہ ناچیز نے نرودھ کے اِستعمال کے سلسلے میں علماءِ اہلسنت کی مختلف رائے پائیں، بعض اِسکے مباح

ہونے کے قائل ہیں اور بعض مکروہ ہونے کے۔ غالباً اسکی وجہ یہ ہے کہ نرودھ دورِ حاضرہ کی نئی ایجاد ہے اور ناچیز کی ناقص معلومات کے مطابق ابھی تک نرودھ کے استعمال کے جواز و عدمِ جواز پر کوئی اجماعی بحث نہیں ہوئی ہے نہ علماء کرام نے ابھی تک کوئی واضح حکم شرح بیان کیا ہے اور نہ ہی اس متعلق کسی معتمد عالم اہلسنت کا کوئی فتویٰ نظر نواز ہوا۔

فقیر راقم الحروف نے اپنے طور پر جو تحقیق کی اس میں یہ پایا کہ مسئلہ عزل میں حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ کے درمیان اختلاف ہے۔ حنفیہ اور مالکیہ آزاد عورت (یعنی بیوی) سے عزل بغیر اسکی اجازت کے مکروہ جانتے ہیں اور لونڈی (اب اس دور میں لونڈی کا رواج نہیں) سے بغیر کراہت کے جائز خیال کرتے ہیں۔ اور شافعیہ بغیر کسی کراہت کے بلا امتیاز جائز قرار دیتے ہیں مگر یہ کہ اولاد سے بچنے کی غرض سے ہو تو اس وقت یہ انکے نزدیک بھی مکروہ ہے۔ شافعیہ کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے جو بخاری میں بایں الفاظ مروی ہے۔ کنا نعزل والقرآن ینزل۔

احادیث وفقہ کی مستند کتابوں میں یہ نقل ہے کہ عزل اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا کہ مکروہ (مکروہ تحریمی) ہے۔

حدیث: امام عبدالرزاق اور بیہقی حضرت ابن عباس سے اور امام ترمذی حضرت امام مالک بن انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت لائے ہیں کہ۔۔

نھی عن عزل الحرۃ الاباذنھا۔	آزاد عورت (یعنی بیوی) سے بغیر اس کی اجازت کے عزل منع ہے۔

(بیہقی۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۷۳، حدیث نمبر ۱۱۳۴، صفحہ نمبر ۵۸۳)

حدیث: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔

نھی رسول اللہ ﷺ ان یعزل عن الحرۃ الأ باذنھا۔	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آزاد عورت (بیوی) سے بغیر اس کی اجازت کے عزل کرنے سے منع فرمایا۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۱۸، حدیث نمبر ۱۹۹۷، صفحہ نمبر ۵۳۹)

حدیث: حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ۔۔۔

لایعزل الرّجل المراۃ الحرۃ الاباذنہا۔	کوئی اپنی بیوی سے عزل نہ کرے مگر اُسکی اجازت سے۔

(مؤطاامام مالک۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۲، حدیث نمبر ۱۰۰، صفحہ نمبر ۴۷۶)

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ عورت سے جماع سے پہلے عزل کرنے یا نرودھ کے استعمال کی اجازت ضروری ہے۔ مذہب حنفیہ کی بنااس وجہ عقلی بھی پر ہے کہ جماع دراصل بیوی کا شوہر پر حق ہے اور بظاہر جماع وہی ماناجاتا ہے جس میں عزل نہ ہو، لہذا اگر اس کے خلاف یعنی عزل کی صورت مطلوب ہو تو صاحب حق (یعنی اپنی بیوی) سے عزل کی اجازت طلب کرنی ضروری ہے اور اگر بیوی عزل سے یا موجودہ دور میں نرودھ کے استعمال سے منع کردے تو پھر اسے استعمال میں نہیں لاسکتا۔

ابھی آپ یہ پڑھ چکے کہ عزل ناجائز نہیں۔ لیکن تصویر کا ایک دوسرا رُخ اور بھی ہے ۔وہ یہ کہ۔۔۔ یہ صحیح ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے عزل سے منع نہ فرمایا لیکن اُسے آپ نے پسند نہ فرمایا اور نہ ہی اسے اچھا سمجھا، بلکہ بچوں کی کثرت کو آپ نے پسند فرمایا۔ آیئے اب ان حدیثوں کو دیکھیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ عزل ناپسندیدہ فعل ہے۔

حدیث : حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عزل کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا۔۔۔

انّ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال لوانّ شیا اخذ اللہ عنہا فہ استودع صخرۃ لخرج۔	رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "اگر اللہ تعالیٰ نے کسی چیز کے ظہور کا عہد کیا تو پتھر میں چھپی چھپائی ہے تو وہ ضرور نکل کررہے گی۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۷ ۱۲، صفحہ نمبر ۲۲۲)

حدیث : حضرت امام احمد، حضرت انس (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے مرفوع حدیث لائے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔۔۔

"اگر تو اس پانی کو جس سے بچہ پیدا ہوتا کسی چیز پر ڈال دے تو اللہ تعالیٰ چاہے تو اس میں سے بھی بچہ پیدا کردیگا"۔ (مسند امام احمد)

حدیث : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

" ہمیں کچھ قیدی عورتیں ہاتھ آئی جنہیں غلام بنالیا گیا تو ہم اُن سے عزل کیا کرتے تھے، ہم نے اِس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے تین مرتبہ فرمایا۔

اوانکم لتفعلون مامن نسمة کآئنة الی یوم القیامة الا ھی کائنة۔	تم عزل کرتے ہو ! ایسی روح نہیں جو قیامت تک آنے والی ہو مگر وہ ضرور آکر رہے گی۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۲۶، حدیث نمبر ۱۹۴، صفحہ نمبر ۱۰۱۔ مؤطا امام مالک۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۴، صفحہ نمبر ۴۷۵۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۷۴، حدیث نمبر ۱۱۳۵، صفحہ نمبر ۵۸۳۔ ابوداؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۶، حدیث نمبر ۴۰۳، صفحہ نمبر ۱۵۳۔ ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۵۳۹، حدیث نمبر ۶۱۸، صفحہ نمبر ۱۰۹۵)

حدیث : حضرت امام نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔۔۔

عن عبداللہ بن عمر انه کان لا یعزل وکان یکرہ العزل۔	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عزل نہیں کرتے تھے اور عزل کو ناپسند فرماتے تھے ۔

(مؤطا امام مالک۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۴، حدیث نمبر ۹۸، صفحہ نمبر ۴۷۵)

ان تمام حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ عزل (اور اس دور میں نرودھ) ناپسندیدہ، فضول بے کار و لغو فعل ہے۔ تاریخ اسلام میں ایسے بہت سے واقعات کا ثبوت ملتا ہے کہ بچے کی پیدائش روکنے کے لیے کئی احتیاطیں برتیں گئی، سیکڑوں تدبیریں استعمال میں لائی گئیں لیکن ساری کی ساری تدبیریں اُلٹی ثابت ہوئیں، استقرارِ حمل ہوا اور بچے کی پیدائش بھی عمل میں آئی .

حدیث : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ۔۔۔

ان رجلاً اتی رسول اللہ ﷺ فقال ان لی جاریة ھی خادمتنا وانا اطوف علیھا واکرہ ان تحمل فقال اعزل عنھا ان شئت فانه سیاتیھا ما قدّر	ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ "یارسول اللہ ﷺ میری ایک باندی ہے جس سے میں صحبت کرتا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ حاملہ ہو اس لیے میں

لها فلبث الرّجل ثم اتاه فقال انّ الجارية قد حبلت فقال قد اخبر تك انه سيا تيها ما قدّ رلها۔

عزل کرتا ہوں"۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔" تو چاہے تو عزل کر لیتا لیکن وہ ضرور آئے گا جو اس کے مقدر میں فرما دیا گیا"۔ کچھ عرصے بعد وہ شخص حاضر بارگاہ ہوا اور عرض گزار ہوا۔"یا رسول اللہ ! میری باندی تو حاملہ ہو گئی"۔ ارشاد فرمایا۔"میں نے تو کہہ دیا تھا کہ جو کچھ اس کے مقدر میں ہے وہ اسے ضرور ملے گا"۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۱۲۶، حدیث نمبر ۳۰۶، صفحہ نمبر ۱۵۴۔

مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۰۴۷، صفحہ نمبر ۸۸)

اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ اگر مقدر میں بچہ ہو تو انسان پھر کتنی ہی تدبیریں کرے اسے دنیا میں آنے سے نہیں روک سکتا۔ اطبا کا کہنا ہے کہ مرد کی منی کے ایک قطرے میں لاکھوں بچہ پیدا کرنے والے اجزاء (کرم تولید) ہوتے ہیں۔ جب کوئی مرد مباشرت کرتا ہے تو اس کے عضو تناسل سے کچھ منی چپکی رہ جاتی ہے جس میں یہ کیڑے بھی موجود رہتے ہیں۔ اب اگر دوبارہ بغیر نرودھ استعمال کیے ہوئے جماع کیا تو چاہے انزال نہ ہو یا عزل کرلے لیکن وہ پہلے کے چپکے ہوئے کچھ کیڑے عورت کے رحم میں داخل ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے بھی حمل قرار پا جاتا ہے۔ اور انسان کی ساری تدبیریں یا یہ عزل کا طریقہ ناکام ہو کر رہ جاتا ہے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ عزل یا نرودھ کا استعمال نہ کرے کہ یہی اولی و افضل ہے۔

حدیث : مسلم شریف و ابن ماجہ کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

ذالك الواد الخفي۔

عزل کرنا ایک چھوٹی قسم کا بچہ کو زندہ زمین میں گاڑ دینا ہے۔

(مسلم شریف۔ حوالہ :۔ مشکوٰۃ شریف۔ جلد ۲، حدیث نمبر ۳۰۵۱، صفحہ نمبر ۸۹۔

ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۳۹، حدیث نمبر ۲۸۲، صفحہ نمبر ۵۶۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ رضویہ" میں ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"ایسی دوا کا استعمال جس سے حمل نہ ہونے پائے اگر کسی شدید شریعت

میں قابلِ قبول ضرورت کے سبب ہو تو حرج نہیں ورنہ سخت بُرا و ناپسندیدہ ہے"۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۲۹۸)

مانع حمل کیلئے ایک تدبیر :۔

بعض حکماء نے لکھا ہے کہ۔۔۔

"حمل نہ ٹھہرے اس کے لیے سب سے زیادہ اچھا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ عورت کے حیض کے ایام شروع ہونے سے ایک ہفتہ پہلے اور عورت حیض سے جس روز پاک ہو جائے اس کے ایک ہفتہ بعد تک، اس درمیان جماع کرنے سے حمل نہیں ٹھہرتا اور یہ دن نہایت ہی محفوظ ہوتے ہیں کیونکہ ان دنوں میں عورت کی منی میں بیضہ یعنی بچہ پیدا کرنے والے انڈے جنہیں Voa کہا جاتا ہے وہ نہیں ہوتے جس کی وجہ سے حمل نہ ٹھہرنے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم)

اولاد کے قاتل

بچے کی پیدائش کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کرنے کے لیے مرد کا نس بندی کرانا اور عورت کا آپریشن (Operation) کرالینا، یا ایسی دوا کا استعمال کرنا جس سے بچوں کی پیدائش ہمیشہ کے لیے بند ہو جائے اسلام میں سخت ناجائز و حرام و سخت گناہ ہے۔

آج کل لوگوں میں یہ خیال عام طور پر پایا جا رہا ہے کہ زیادہ بچے ہوں گے تو کھانے پینے کی قلت ہو گی، خرچے بڑھیں گے، رہنے کے لیے جگہ کی کمی ہو گی، وغیرہ وغیرہ۔ افسوس ! یہ خیالات صرف کافر و مشرک قوموں کے نہیں بلکہ ان میں جدید الخیال مسلمانوں کی اکثریت بھی شامل ہے۔ یقیناً ایسے خیالات شریعت اسلامی کے خلاف ہیں، مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا کسی طرح جائز نہیں۔ بھلا انسان کی حیثیت ہی کیا ہے کہ وہ کسی کو کھلائے اور کسی کی پرورش کرے، بیشک حقیقی رزّاق اور پالنے والا خالق باری تعالیٰ ہی ہے۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ انسان اپنی ساری تدبیریں مکمل کر لیتا ہے لیکن چند دنوں کا قحط (سوکھا) انسان کو بھوک مرنے پر

مجبور کر دیتا ہے۔ اسی طرح کبھی کبھی زیادہ پیدائش بھی انسان کے کیے کرائے پر پانی پھیر دیتی ہے اور ہاتھ کچھ نہیں آتا۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ حقیقت میں کھلانے اور پرورش کرنیوالا صرف اللہ عزوجل ہے

آیت :۔ رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ومامن دآبۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ۔۔۔الخ	اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمہ کرم پر نہ ہو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۲، سورہ ہود، رکوع ۱، آیت ۶)

آیت :۔ اور ایک دوسرے مقام پر رب العزت ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

ولاتقتلوآ اولادکم خشیۃ املاق د نحن نرزقھم وایاکم د ان قتلھم کان خطا کبیرا۔	اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے ہم انہیں بھی روزی دینگے اور تمہیں بھی، بے شک قتل بڑی خطا ہے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۴، آیت ۳۱)

حدیث :۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ۔۔۔ " میں نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا ۔۔۔

یا رسول اللہ ای الذنب اعظم ؟ قال ان تجعل للہ ندا وھو خلقک ثم قال ای ؟ قال ان تقتل ولدک خشیہ ان یاکل معک۔	یارسول اللہ ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے ؟ فرمایا۔ " تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے"۔ پھر عرض کی پھر کونسا" ؟ فرمایا۔ "تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی"۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۵۷۶، حدیث نمبر ۹۳۹، صفحہ نمبر ۳۴۵)

دیکھا آپ نے اولاد کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ کاش مسلمان اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں اور نس بندی و آپریشن کے ذریعے اس قتل گیری سے بچیں۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے زیادہ بچوں کو پسند فرمایا۔

حدیث :۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم۔	نکاح کرو کیونکہ میں روزِ قیامت دوسری

اُمتوں کے مقابل تمہارے زیادہ ہونے پر فخر کرونگا۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۱۷، صفحہ نمبر ۲۰۸)

حدیث : سیدنا امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
"اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب۔ صفحہ نمبر ۵۱۵)

اس بارے میں بہت ساری حدیثیں وارد ہیں، حق پسند کیلئے اسی قدر کافی و شافی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

سونوگرافی یا ایکس۔رے (X-Ray)

اس دور میں ہر شخص اپنے آپ کو ترقی یافتہ اور موڈرن کہلوانا زیادہ پسند کرتا ہے۔ لیکن کچھ لوگ اپنی حرکتوں کے اعتبار سے آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے کے عرب کے جاہلوں سے بھی بڑھ کر جاہل بلکہ اُن سے کچھ معاملوں میں زیادہ ہی بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ عرب میں حضور ﷺ کے اعلانِ نبوت سے پہلے زمانہء جاہلیت میں وہاں کے کفار و مشرکین کے یہاں جب کسی لڑکی کی پیدائش ہوتی تو وہ اسے بہت بُرا جانتے اور زندہ اسے زمین میں گاڑ دیتے تھے۔ اور اگر لڑکا پیدا ہوتا تو اسکی پرورش بڑے لاڑ پیار سے کیا کرتے تھے۔ بس وہی کام اس دور میں کچھ پڑھے لکھے موڈرن کہلانے والے جاہل کر رہے ہیں۔ لیکن طریقہ تھوڑا مختلف ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ ایکس۔رے (سونوگرافی) کے ذریعے یہ معلوم کر لیتے ہیں کہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اگر لڑکی ہو تو اسے ختم کر دیا جاتا ہے یعنی حمل گرا دیتے ہیں اور اگر لڑکا ہو تو اسے بڑی خوشی کے ساتھ جنتے ہیں۔

کس قدر ظالم ہیں وہ عورتیں جو ایک ننھی سی جان کو دنیا میں آنکھ کھولنے سے پہلے ہی موت کی نیند سلا دیتی ہیں۔ اُن عورتوں پر اللہ تعالیٰ کی سیکڑوں لعنتیں جو خود ایک عورت ہو کر اپنے جیسی ایک جنس کو قتل کرتی ہیں۔ کیا یہ زمانہء جاہلیت کے کافروں و مشرکوں کی پیروی نہیں ؟ کیا یہ ایک صاف کھلا ہوا قتل نہیں ؟ ایسی عورتیں یقیناً ماں کے رشتے پر ایک

بد نماداغ ہیں جو اپنے پیٹ میں پروان چڑھ رہی اولاد کو صرف اس بات کی سزا دیتی ہیں کہ وہ ایک لڑکی ہے۔ کیا وہ ایک لمحے کیلئے بھی یہ سوچنے کے لیے تیار نہیں کہ وہ بھی تو پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں تھی اگر اس کی ماں اسے بھی پیٹ میں ہی ختم کر دیتی جس طرح آج وہ بڑی آسانی سے اپنی اولاد کو قتل کر رہی ہے تو کیا وہ آج اس دنیا میں موجود ہوتی؟

آیت :۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کیا ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

قد خسر الذین قتلوآ اولادھم سفھا بغیر علم ۔۔۔ الخ	بیشک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۸، سورہ الانعام، رکوع ۳، آیت ۱۴۱)

حدیث :۔ صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما "الاسراءُ المعراج" میں (جو آپکی تصنیف بتائی جاتی ہے) نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"معراج کی شب میں نے جہنم میں درختوں میں لٹکی ہوئی عورتیں دیکھیں کہ ان پر کھولتا ہوا گرم پانی ڈالا جاتا تو ان کا گوشت جھلس جاتا اور ٹکڑوں میں گر پڑتا، میں نے پوچھا اے جبرئیل! یہ کون عورتیں ہیں؟ تو جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا۔ "یارسول اللہ! یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنی اولاد کو کھانے پینے اور انکی پرورش و تربیت کے خوف کی وجہ سے دوائیں پی کر اپنی اولاد کو مار ڈالتی تھیں"۔

(الاسراءُ المعراج (اردو ترجمہ)۔ صفحہ نمبر ۲۳)

حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

ان تجعل للہ ندًا وھو خلقک ثمّ ان تقتل ولدک خشیۃ ان یاکل معک۔	سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اللہ کا کسی کو شریک ٹھرائے پھر اسکے بعد کا گناہ یہ ہے کہ اپنی اولاد کو کھانے پینے کے خوف سے قتل کیا جائے۔

(بخاری شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۷۶ ۵، حدیث نمبر ۹۳۹، صفحہ نمبر ۳۴۵)

دنیا کی تمام مہذب ہی نہیں غیر مہذب قوموں میں بھی انسان کا قتل کرنا، اس کی جان لینا اشد شدید جرم قرار دیا جاتا ہے۔ اور جس وقت سے دنیا میں قانون کی بنیاد رکھی گئی

قاتل کی سزا قتل ہی قرار پائی۔ اس لیے کہ قاتل حقیقت میں سوسائٹی کے ایک فرد کی جان لیکر عالم انسانیت پر ظلم کر رہا ہے۔ قتل میں جوان، بوڑھا، حتی کہ دو دن کا بچہ سب برابر۔ تو پھر رحم مادر کے محفوظ کمرے میں آرام کرنے والا نونہال جو انسانی شکل اختیار کر کے ایک بہترین قابل دماغ لے کر عالم انسانیت کے لیے نفع بخش ہو سکتا ہو اس کو خاک میں ملانے والا، اس کو برباد کرنے والا، اس کو زہر دے کر ہلاک کرنے والا، زمین میں دفن یا جنگل اور نالیوں میں ڈالنے والا کس اصول کے مطابق مجرم اور قاتل نہ قرار دیا جائے ؟"

حدیث : بعض بزرگوں نے روایت بیان کی ہے کہ۔۔۔

بروزِ محشر کچھ ایسے مرد اور عورتیں ہوں گی جن کے اعمال اچھے ہوں گے لہذا انھیں جنت میں جانے کی خوشخبری سنائی جائے گی۔ جب یہ لوگ جنت میں خوشی خوشی جا رہے ہوں گے تبھی کچھ سر کٹے بچے وہاں پہونچیں گے جن کے صرف دھڑ ہوں گے سر نہ ہوگا۔ ان کے دھڑوں سے آواز آئے گی۔ "اے اللہ ! ہمیں انصاف عطا فرما"۔ رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ "کہو آج انصاف کا ہی دن ہے۔" وہ عرض کریں گے۔ "اے مالک و مولیٰ یہ جنت میں جانے والے ہمارے ماں باپ ہیں اور ہمیں ان سے تکلیف پہونچی ہے"۔ وہ مرد و عورت حیرت سے کہیں گے۔ "تمہیں تو ہم جانتے بھی نہیں تم دُنیا میں ہماری اولاد نہیں تھے" ! وہ سر کٹے بچے جواب دیں گے۔ "ہاں تم ہمیں پہچان بھی نہیں سکتے کیونکہ تم نے ہمیں دیکھا ہی نہیں، ہم وہی ہیں جنھیں تم نے دنیا میں آنے سے پہلے ہی مار ڈالا تھا اور حمل گرا کر ہماری یہ حالت کر دی"۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ "کہو تم کیا چاہتے ہو"۔ وہ عرض کریں گے۔ "اے مولیٰ ہم نے انھیں معاف نہ کیا ! کیا تو انھیں جنت میں داخل فرمائے گا جنھوں نے ہمیں اس حال کو پہونچایا۔" چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس مرد و عورت کو جہنم میں داخل فرمائے گا اور ان سر کٹے بچوں کو درست فرما کر جنت میں داخل فرما دے گا۔

اس روایت سے وہ فیشن پرست عورتیں نصیحت حاصل کریں جو جان بوجھ کر حمل گرا دیتی ہیں۔ ہاں، ہاں ! ابھی تو یہاں دُنیا میں من مانی کر لو۔ لیکن یاد رہے انصاف ضرور ہونا ہے اور ایسی عدالت میں جہاں نہ کوئی رشوت کام آئیگی اور نہ ہی کسی وکیل کی جرح۔ وہ اللہ رب العزت کی عدالت ہے جہاں ناانصافی نہیں ہوتی۔

اولاد کا بیان

ہم پچھلے اوراق میں یہ بیان کر چکے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو بچوں سے بہت زیادہ محبت تھی۔ لیکن اس دور میں کچھ عورتیں بچوں سے کتراتی ہیں۔ کچھ کم فہم عورتوں کا خیال ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے اور وہ موٹی بھدی ہو جاتی ہے، اس لیے وہ بچے کی پیدائش کو ٹالتے رہتی ہے یا پھر صفائی کروا کر حمل ضائع کر دیتی ہے۔ اس قسم کی باتیں شیطانی وسوسے اور جاہلانہ خیالات کے سوا کچھ نہیں۔

حدیث : ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"جو حاملہ (پیٹ والی) عورت حمل کی تکلیف کو برداشت کرتی ہے اسے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ثواب ملتا ہے، اور جب اسے بچہ پیدا کرنے کا درد ہوتا ہے تو ہر درد کے بدلے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۳)

حدیث : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

سوداء ولود احبّ الیّ من حسناء عاقر۔

مجھے کالی عورت پسند ہے جو بچے پیدا کریں ایسی خوبصورت عورت سے جو بچے پیدا نہ کریں۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۲۰، صفحہ نمبر ۲۱۱، کیمیائے سعادت)

حضرت سیدنا امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔ "اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو ہے"۔

(مکاشفۃ القلوب۔ صفحہ نمبر ۵۱۵)

گویا اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو جان بوجھ کر بغیر کسی شرعی عذر کے بچے پیدا کرنے کو عیب سمجھتے ہیں وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہیں۔

اولاد نہ ہونے کی وجوہات

کچھ لوگوں کو اولاد نہیں ہوتی اسکی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں مثلاً۔

- اللہ تعالیٰ کی مرضی ہی نہ ہو کہ اولاد ہو۔

آیت: اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے۔

یخلق ما یشآء ، یھب لمن یشآء اناثا و یھب لمن یشآء الذکور۔ او یزوجھم ذکرانا و اناثا ویجعل من یشآء عقیما ، انہ علیم قدیر	اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور جسے چاہے بیٹے دے۔ یا دونوں ملا دے بیٹے اور بیٹیاں اور جسے چاہے بے اولاد رکھے، بیشک وہ علم و قدرت والا ہے۔

(قرآن کریم۔ پارہ ۲۵، سورہ الشوریٰ، رکوع ۶، آیت ۴۹ ۔ ۵۰)۔

حضور اکرم ﷺ کی کل گیارہ ازواج مطہرات تھیں لیکن آپ کو اولاد صرف دو بیویوں سے ہی ہوئیں، باقی ازواج سے آپ کو کوئی اولاد نہ ہوئی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت تھی۔ یہ نہیں کہ معاذ اللہ حضور کی دوسری ازواج میں کوئی نقص تھا یا معاذ اللہ نبی کریم ﷺ میں کوئی کمی تھی جیسا کہ بعض بد دینوں کا عقیدہ ہے۔

حدیث: حضرت امام ابوالفضل قاضی عیاض اندلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

"حضور ﷺ کو قوت مردانہ میں تیس مردوں کے برابر عطا کی گئی تھی۔ اور حضرت امام طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو چالیس جنتی نوجوانوں کی طاقت عطا فرمائی گئی تھیں"۔ (شفا شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۲، فصل نمبر ۸، صفحہ نمبر ۱۵۵)

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی صحیح میں نقل کی ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ اولاد سے نوازنے والا حقیقت میں اللہ رب العزت ہی ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور جسے چاہے عطا نہیں فرماتا۔ اور یقیناً اس کے محروم رکھنے میں بھی

سیکڑوں حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں حالانکہ بعض اوقات انسان اللہ تعالیٰ کے محروم رکھنے کو بُرا جانتا ہے اور شکوہ کرتا ہے لیکن اس میں کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں اسے وہی سب سے بہتر جانتا ہے۔ اگر وہ کسی کو اولاد عطا کرنا چاہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ اس بات کا شاہد ہے۔ اور اللہ اگر کسی کو اولاد دینا چاہے تو وہ جب چاہے اور جس عمر میں چاہے عطا فرمادے جیساکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ اسکی دلیل ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اولاد (حضرت اسحٰق علیہ السلام) سے نوازہ تو اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ۱۲۰ سال، اور حضرت سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۹۹ سال تھی۔

- بچہ نہ ہونے کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ مرد کی منی میں بچہ پیدا کرنے والے اجزا (کرمہائے تولید) ہی نہ ہوں یا پھر کمزور ہوں۔
- بچپن یا جوانی کی غلطیوں کی وجہ سے نامرد ہو چکا ہو۔
- عورت کی بچہ دانی میں اولاد پیدا کرنے والے انڈے (Ova) نہ ہوں۔
- عورت کی بچہ دانی کا منہ بند ہو۔

غرض کہ اس طرح کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جس کی وجہ سے اولاد کی پیدائش میں رکاوٹ ہو سکتی ہے۔

بانجھ کون عورت یا مرد؟

اگر میاں بیوی دونوں صحت مند ہوں تو دو سال کے اندر پہلا حمل قرار پا جاتا ہے۔ اکثر گھروں میں جب چار، پانچ سال گزر جانے پر بھی عورت حاملہ نہ ہو تو گھر کی بوڑھی عورتیں عورت کو بانجھ سمجھنے لگتی ہیں۔ اکثر تعلیم یافتہ عورتیں لیڈی ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرتی ہیں۔

استقرار حمل کیلئے جہاں عورت کا جنسی طور پر صحت مند ہونا ضروری ہے وہیں دوسری طرف مرد کے مادہ تولید میں کرموں کا قوی اور مناسب مقدار میں ہونا بھی لازم ہے۔

مرد کے ایک انزال میں مادہ تولید تقریباً پانچ سی۔ سی (اسی قطرے) ہونا چاہیے۔ اگر اس میں بیس فی صدی تک کمی ہو تو بھی کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن بیس فی صد سے زائد کمی ہو یا کسی قسم کی خرابی ہو تو حمل قرار نہیں پائے گا۔ مرد کے مادہ تولید میں اس کمی کا پتہ ڈاکٹری جانچ سے چلتا ہے۔

ہزاروں میں ایک دو عورتیں پیدائشی بانجھ ہوتی ہیں ان کو شروع سے ہی حیض برائے نام ایک آدھ دھبہ کے طور پر آتا ہے اور ان کا رحم بھی بس برائے نام ہوتا ہے۔ کوئی بھی عورت ہو اگر اسے شروع ہی سے حیض کا خون ہر ماہ اپنے مقررہ ایام پر بغیر کسی تکلیف کے آتا ہے اور کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دنوں تک جاری رہتا ہے تو ایسی عورت کو بانجھ نہیں کہا جا سکتا۔ بچہ نہ ہونے کی وجہ اور کوئی دوسری ہو سکتی ہے ایسی صورت میں مرد میں بھی کمی کے امکانات ہو سکتے ہیں لہذا مرد و عورت کو اپنا کسی اچھے ڈاکٹر سے چیک اپ کرانا چاہیے۔

اگر چیک اپ کے بعد مرد و عورت میں کسی قسم کی کوئی خرابی کا پتہ نہ چلے تو پھر اسے مشیت الٰہی سمجھنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے اولاد کے لیے دعا کرتے رہنا چاہیے۔

اولاد ہوگی یا نہیں ؟

اکثر بے اولاد، اولاد کی خواہش میں بڑی بڑی رقمیں خرچ کر دیتے ہیں، اس سے قبل کہ دواؤں پر روپے خرچ کیے جائیں اطمینان ضروری ہے۔ اس کے لیے ہم یہاں ایک عمل لکھ رہے ہیں جس سے انشاء اللہ پتہ چل جائے گا کہ اولاد ہوگی یا نہیں۔

عمل :۔ عورت کو چاہیے کہ جمعرات کو روزہ رکھے، افطار کے وقت اتنا دودھ لے جو پیٹ بھر پی سکے، پھر سات بار سورہ "مزمل" پڑھ کر دودھ پر دم کرے۔ (سورہ مزمل قرآن کریم کے انتیسویں پارے میں ہے) بہتر یہ ہے کہ خود پڑھے اگر (معاذ اللہ) پڑھنا نہیں جانتی ہو یا صحیح نہ پڑھ سکتی ہو تو کسی سنی عالم یا حافظ سے پڑھوا کر دم کروالے، پھر اسی دودھ سے روزہ افطار کرے۔

اگر دودھ ہضم ہو گیا تو انشاء اللہ اولاد ہوگی، اور اگر (اللہ نہ کرے) دودھ ہضم نہ ہوا تو پھر صبر کرے۔ یعنی اولاد نہ ہوگی۔ لیکن مایوس پھر بھی نہ ہو کہ مایوسی مسلمان کا کام نہیں، اللہ سے امید لگائے رہے اور نیک اعمال کی کثرت کرتی رہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق و

بڑا بے نیاز ہے کہ کسی عمل سے راضی ہو کر اولاد کی خوشی عطا فرمادے۔

(شمع شبستان رضا۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۱)

اولاد ہونے کیلئے عمل

حدیث: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ۔۔۔
"ایک شخص رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ۔۔۔
"یارسول اللہ ! میرے گھر اولاد نہیں ہوتی"۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "تو انڈے کھایا کر"۔
حکما و اطبا کا اتفاق ہے کہ کرمہائے تولید کی تعداد انڈے کھانے سے بڑھ جاتی ہے، اس صحابی کے مادہ تولید میں کرم تولید کی تعداد کم تھی جو سرکار ﷺ نے بغیر کسی جانچ کے معلوم کرلی۔ سبحان اللہ یہی تو علمِ غیب ہے۔

عملیات:۔ (۱) جس عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو یا حمل نہ رہتا ہو تو چاہیئے کہ وہ سات دن لگاتار روزے رکھے اور افطار کے وقت ایک گلاس پانی لے کر " المصوّر " اکیس بار پڑھ کر پانی پر دم کرے اور اسی پانی سے افطار کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات روز نہ گزرنے پائیں گے کہ حمل قرار پا جائے گا اور فرزند پیدا ہوگا۔ (وظائف رضویہ۔ صفحہ نمبر ۲۱۴)

(۲) جو کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے پہلے " المتکبر " دس بار پڑھے پھر اس کے بعد صحبت کرے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اسے فرزند عنایت فرمائے۔

(وظائف رضویہ۔ صفحہ نمبر ۲۱۴)

(۳) اچھے قسم کا ایک انار لے کر اس کے چار ٹکڑے کریں ہر ٹکڑے پر "سورہ یسین" پڑھے اور اس پر دم کرتا جائے، اس کے بعد پاؤ بھر کشمش اور پاؤ بھر بھنے ہوئے چنے لے کر فاتحہ دیں، اور کشمش اور چنے بچوں میں تقسیم کر دیں۔ اور انار کا ایک ٹکڑا مرد کھائے اور ایک عورت کھائے۔ شب کو مباشرت کریں ۔ صبح بچے ہوئے دو ٹکڑے دونوں مرد و عورت کھالیں اور غسل کر کے نماز فجر ادا کریں۔ اس عمل سے انشاء اللہ اولاد ضرور ہوگی۔

(شمع شبستان رضا۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۰)

اِنشاء اللہ لڑکا ہو گا

اگر کسی کو صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوں تو اس حالت میں لڑکے کی خواہش اور شدید ہو جاتی ہے پھر کچھ لوگ ایسی حالت میں لڑکے کے لیے روپے پانی کی طرح بہاتے ہیں یہاں تک کہ کچھ کم عقل جادو ٹونے اور گندے علاج سے بھی باز نہیں آتے۔

ہم یہاں چند ایسے عملیات تحریر کر رہے ہیں جو فائدہ مند و سوفی صد کامیاب ہے۔ انشاء اللہ اس سے فائدہ ضرور ہو گا۔ لیکن یاد رہے یہ عمل تب ہی کرے جب لڑکا نہ ہو اور بہت زیادہ لڑکیاں ہوں۔

عملیات :۔ (۱) کچے سوتی دھاگے کے سات تار لے پھر ہر تار عورت کی پیشانی کے بال سے پاؤں کی انگلیوں تک ناپ لے، اب ساتوں دھاگوں کو ملا کر ان پر گیارہ مرتبہ " آیت الکرسی " اس طرح پڑھے کہ ہر ایک بار ایک گرہ (گانٹھ) لگاتا جائے اور دم کرتا جائے، گیارہ گٹھان باندھنے کہ بعد ان دھاگوں کو عورت کی کمر پر باندھ دے۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو جائے ہرگز نہ کھولیں یہاں تک کہ غسل کے وقت بھی جدا نہ کرے۔ جب حمل ظاہر ہو تو گھر کی پکائی ہوئی سفید چیز پر جیسے میٹھا حلوہ، پیڑے، برفی، وغیرہ پر حضور سیدنا غوث اعظم و، حضرت خواجہ غریب نواز، اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی فاتحہ دلائے اور دو رکعت نفل نماز ادا کرے۔ پھر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے دعا کرے ۔۔۔۔۔ "یا حضور غوث اعظم ! مجھے لڑکا ہوا تو حضور (غوث اعظم) کی غلامی میں دے دوں گا اور اس کا نام غلام محی الدین رکھوں گا"۔ اس کے بعد یقین رکھے کہ لڑکا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ جب لڑکا ہو تو وہ دھاگے ماں کی کمر سے کھول کر بچے کے گلے میں ڈال دے، بچے کی ہر سالگرہ پر ایک روپیہ ایک ڈبے میں ڈالتے رہیں جب بچہ گیارہ سال کا ہو جائے تو ان گیارہ روپیوں کی شیرنی یا اس میں جتنا چاہے اور روپے ملا کر نیاز دلائے اور ان دھاگوں کو کسی محفوظ جگہ دفن کر دے۔

(شمع شبستان رضا۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۶)

(۲) "فتاوی شمس الدین سخاوی" میں ہے۔ حضرت ابو شعیب حرانی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاد ہیں) سے روایت کیا ہے کہ ـــــــ "جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنا ہاتھ اپنی عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے ـــ

ان كان ذكراً فقد سمّيته محمّداً ۔

ترجمہ :۔ اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام "محمد" رکھا۔

جب لڑکا پیدا ہو جائے تو اس کا نام "محمد" رکھے۔ (احکام شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۸۳)

(۳) حضرت شاہ ولی اللہ محدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرماتے ہیں۔۔

"جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اس کے پیٹ پر اسکا شوہر ستر بار انگلی سے گول دائرہ بنائے ہر دائرہ کے ساتھ "یا متین" کہے۔ (القول الجمیل۔ صفحہ نمبر ۱۴۸)

(۴) جو عورت حاملہ ہو اس کے پیٹ پر صبح کے وقت اسکا شوہر انیس مرتبہ "المبدی" شہادت کی انگلی سے لکھے تو بفضلہ تعالیٰ حمل گرنے کا خوف جاتا رہے گا۔ اور جس کا حمل دیر تک رہے یعنی نو مہینے سے زیادہ گزر جائے تو اس عورت کے پیٹ پر لکھنے سے جلد لڑکا پیدا ہوگا۔ (وظائف رضویہ۔ صفحہ نمبر ۲۲۰)

(۵) اس نقش کو زعفران سے لکھ کر حاملہ عورت اپنے پاس رکھے یا کمر میں باندھے۔ انشاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔ نقش یہ ہے ـــ
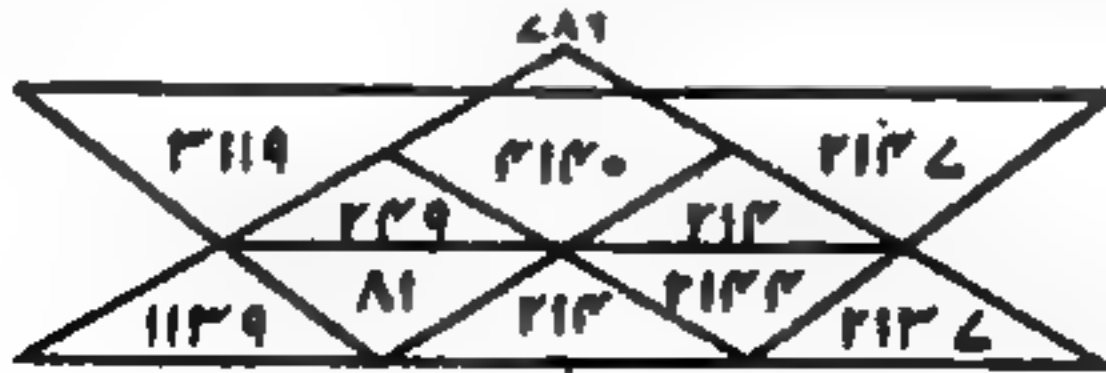
حمل کی حفاظت

عملیات :۔ (۱) اگر کسی عورت کے کچے حمل گر جاتے ہیں تو کچھ کالی مرچ اور اجوائن لیکر اور اس پر ستر مرتبہ آیت کریمہ ـــــ

ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظما فکسونا العظم لحما ثم انشانه خلقا اخر ؕ فتبرك الله احسن الخالقين ـ

(پارہ ۱۸، سورہ مومنون، آیت ۱۴)

پڑھے پھر " سورہ کافرون " اور " سورہ مزمل " سات بار اور " سورہ الم نشرح " گیارہ بار پڑھے، اب ان کالی مرچوں اور اجوائن پر دم کرے۔ سات دانے کالی مرچ کے اور تھوڑی اجوائن عورت کو کھلائیں۔ جب تک بچہ پیدا نہ ہو اس وقت تک ہر روز یہ کالی مرچ اور اجوائن کھاتے رہے۔ انشاء اللہ بچہ صحیح وسالم پیدا ہوگا۔ (شرح شبستان رضا۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۳۳)

(۲) سات دھاگے کچے لال رنگ کے لے کر عورت کے قد کے برابر ان دھاگوں کو ناپ لیں پھر اس پر گرہ (گانٹھ) لگاتا جائے ہر گرہ پر یہ آیت کریمہ۔۔۔

واصبر و ما صبرك الا با لله ؕ ولا تحزن عليهم ولاتك فى ضيق مما يمكرون۔ ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون ۔ہ

پڑھ کر دم کرے اس طرح نو گانٹھ باندھے (اس طرح یہ آیت کریمہ نو مرتبہ پڑھی جائے گی) اس کے بعد عورت کے پیٹ پر یہ دھاگا باندھ دے۔ بچہ پیدا ہونے سے کچھ گھنٹوں پہلے یہ کھول دے۔

(القول الجمیل۔ صفحہ نمبر ۱۴۶۔ شرح شبستان رضا جلد ۲، صفحہ نمبر ۵۴)

حمل کے دوران اچھے کام

جب عورت حاملہ ہو تو اسے چاہئے کہ ان دنوں بے ہودہ فضول باتوں، جھوٹ، غیبت، وغیرہ سے بخصوص بچے۔ اچھی دینی گفتگو کرے۔ کھانے پینے پر زیادہ دھیان دے ایسی غذائیں استعمال کریں جو طاقتی ہو۔ زیادہ سے زیادہ خوش رہے، نماز کی پابندی

کرے، قرآن کریم کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرتی رہے۔ جس قدر ممکن ہو چلتے پھرتے خوب خوب دُرود شریف کا وِرد زبان پر جاری ہو۔ ان سب باتوں کا بچے پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہماری اس بات کی روشن دلیل ہے ۔۔ حضور غوثِ اعظم جب اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک میں تھے تو وہ گھر کے کاموں کے دوران قرآن کریم کی آیتیں پڑھتی رہتی تھیں۔ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی سُن کر یاد کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ کی والدہ ۱۴ پارے پڑھ چکی تھی تب ہی آپ کی ولادت ہو گئی۔ چنانچہ آپ ۱۴ پاروں کے مادر زاد حافظ تھے باقی ۱۶ پارے آپ نے بعد میں اپنے اُستاد سے پڑھے۔ یہ ہمارے غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک ادنیٰ سی کرامت ہے۔ ویسے تو آج ایسی کرامت کا ظہور ہونا مشکل نظر آتا ہے لیکن اس واقعہ میں ہمارے لیے یہ سبق ضرور ہے کہ ماں کو چاہئے کہ فرمانبردار، نیک سیرت، اور ذہین اولاد حاصل کرنے کے لیے خود بھی نیک اور پرہیز گار بنے، کیونکہ ماں کی نیکی کا اولاد پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

حمل کے دوران مُباشرت

عورت جب حاملہ ہو تو اس حالت میں جماع کرنے کی شریعت میں ممانعت نہیں بلا کراہت جائز ہے۔ لیکن اطباء کے نزدیک جماع نہ کرنا بہتر ہے کہ اس سے نئے حمل ٹھہرنے کا امکان ہے اور پہلے بچے کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

حدیث: امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مسند میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ۔۔۔

نهى رسول الله ﷺ ان توطاء الحبالى حتى يضعن ما فى بطونهن۔

"رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا حاملہ عورتوں سے مباشرت کی جائے جب تک کہ وہ پیدا نہ کرلیں اپنے پیٹ کے بچے۔

(مسند امام اعظم۔ باب نمبر ۱۳۱، صفحہ نمبر ۲۲۷)

اس حدیث میں حاملہ عورتوں سے مراد جہاد میں قید کی گئی باندیاں ہے، کیونکہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوسرے طریق سے اور روایت ہے جس میں "حبالی" کے

ساتھ "من السبی" کی بھی قید ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سے مراد قید کی گئی عورتیں ہیں یہ حکم اپنی بیوی کے لیے نہیں۔ علماء کرام فرماتے ہیں کہ۔۔ "وہ عورت جسکا حمل زنا سے ہو اس سے صحبت جائز نہیں۔ لیکن جس کا شوہر خود اُسکا زانی ہو اسکے جماع کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد جب تک بچہ دودھ پیتا ہے ان دنوں بھی اطبا حضرات عورت سے جماع کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کے نزدیک دودھ پیتے بچے کی موجودگی میں بیوی سے جماع کرنے سے بچے کو نقصان ہے۔ وہ اس طرح کہ بچے کی پیدائش کے بعد اگر عورت سے مباشرت کی جائے تو عورت کا دودھ خراب ہو جاتا ہے جس کو پینے سے بچے کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے ویسے بھی شریعتِ اسلامی ہمیں ایسی چیزیں اختیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے جو ہمارے لیے ہی فائدہ مند ہوں اور ان چیزوں سے منع کرتی ہے جس میں ہمارے لئے ہی نقصان ہو۔

حدیث : حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

لا تقتلوا اولادکم سرا فو الذی نفسی بیدہ ان الغیل لیدرک الفارس علی ظہر فرسہ حتی یصرعہ

"پوشیدہ طور پر اپنی اولاد کو قتل نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے دودھ پلانے کے وقت میں بیوی سے صحبت کرنا سوار کو گھوڑے کی پیٹھ سے گرا دیتا ہے۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۱۹۸، حدیث نمبر ۳۸۸۲، صفحہ نمبر ۱۷۲۔
ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۶۳۹، حدیث نمبر ۲۰۸۳، صفحہ نمبر ۵۶۰)

تحقیق یہ ہے کہ دودھ پلانے کے دوران عورت سے مباشرت جائز ہے۔

اور اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے بطور نصیحت منع فرمایا ہے آپ کا یہ ارشاد ناجائز یا ممانعت کے درجہ میں نہیں۔ کیونکہ اگر عورت کے دودھ پلانے کی وجہ سے مباشرت ناجائز کر دی جاتی تو یہ مرد کے لئے باعث تکلیف ہوتا۔ کیونکہ عموماً عورت بچے کو دو سال تک دودھ پلاتی ہے اور مرد کا دو سال اپنے آپ کو عورت سے الگ رکھنا مشکل ہے۔ لہٰذا شریعت نے اسے ناجائز نہ قرار دیا جیسا کہ ابن ماجہ و مشکوٰۃ شریف کی دوسری ایک اور حدیث سے ظاہر ہے۔ وہ حدیث یہ ہے ۔۔۔

حدیث : نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

فقد اردت ان انہی عن الغیال فاذ

میں نے ارادہ کیا تھا کہ دودھ پلانے والی

الفارس والرّوم یغیلون فلا یقتلون اولادھم وسمعۃ۔

عورت سے جماع کرنے سے منع کر دوں لیکن اہل فارس واہل روم بھی اس زمانے میں اپنی بیویوں سے اس حالت میں مباشرت کرتے ہیں تو ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا"۔

(ابن ماجہ۔ جلد ۱، باب نمبر ۹۳۹، حدیث نمبر ۲۰۸۲، صفحہ نمبر ۵۶۰)

اب رہا پہلی حدیث میں فرمانِ رسول اللہ ﷺ کہ۔ "دودھ پلانے کے وقت عورت سے مباشرت سوار کو گھوڑے سے گرا دیتا ہے"۔ اس سے یہ ہی مراد لی جائے گی کہ دودھ پلانے کے دوران جماع ناجائز تو نہیں لیکن زیادہ نہ کیا جائے کہ یہ ہی بہتر ہے۔ (واللہ اعلم)

﴿آسانی سے وِلادت﴾

بچے کی ولادت کے وقت عورت کو بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی کبھی کسی کمزور عورت کو اس قدر شدید درد ہوتا ہے کہ عورت کے لیے ناقابل برداشت ہو جاتا ہے اور بعض اوقات اسی تکلیف کے سبب موت واقع ہو جاتی ہے۔ کچھ عورتوں کا بچہ آدھا باہر اور آدھا اندر ہی رہ جاتا ہے یہ صورت حال بڑی نازک ہوتی ہے ایسے مواقع پر بچے کو زندہ صحیح وسالم نکالنا ڈاکٹروں کے لیے بڑا مشکل ہوتا ہے اور عورت و بچے دونوں کی جان پر بن آتی ہے۔ بعض اوقات عورت کو درد شدت سے ہوتا رہتا ہے لیکن بچہ کی ولادت نہیں ہوتی جسے آپریشن (Opre-tion) کر کے نکالنا پڑتا ہے۔ ہم یہاں چند ایسے عملیات نقل کر رہے ہیں جن کو عمل میں لانے سے انشاء اللہ آسانی سے بچے کی پیدائش ہوگی۔

عملیات :۔ (۱) جب عورت کو درد شروع ہو تو "مہر نبوت" اور "نعلین شریف" (حضور اکرم ﷺ کی جوتی مبارک) کے عکس کے تعویذ کو عورت اپنی مٹھی میں دبا لے یا پھر بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ پانچ منٹ میں بچے کی ولادت ہو جائے گی۔ (شمع شبستان رضا۔ صفحہ نمبر ۳۴)

(۲) جب عورت کو بچہ پیدا ہونے کے وقت زیادہ درد ہو رہا ہو اور ولادت میں انتہائی پریشانی ہو رہی ہو تو چاہیئے کہ یہ نقش زعفران سے لکھ کر موم جامہ کر کے

عورت کی ران پر باندھ دیا جائے اور جیسے ہی بچہ پیدا ہو کھول دیا جائے۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے تکلیف ختم ہو جائے گی وہ نقش یہ ہے ـــــ

۳۲۲۲۸۰	۳۲۲۷۱۳	۳۲۲۷۸
۳۲۲۰۷۵	۳۲۲۷۷	۳۲۲۷۹
۳۲۲۰۷۶	۳۰۲۲۸۱	۳۲۲۷۴

(۳) جس عورت کو بچے کی ولادت پر درد آنا شروع ہو جائے تو کسی پاک کاغذ پر یہ آیت کریمہ لکھے ـــــ

وَالْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ ٥ وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۔ اهیا اشراهیا

اور اس کاغذ کو پاک کپڑے میں لپیٹ اور عورت کی بائیں ران پر باندھے انشاء اللہ جلد بچہ پیدا ہو گا۔ (القول الجمیل۔ صفحہ نمبر ۱۳۶)

جب بچہ پیدا ہو جائے تو اسے پہلے غسل دے پھر اس کے بعد نال کاٹی جائے اور جس قدر جلدی ہو سکے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہی جائے۔ چاہے گھر کا کوئی شخص ہی اذان اور تکبیر کہہ دے یا کوئی عالم دین یا پھر مسجد کا امام کہے۔ حدیث شریف میں ہے جو ایسا کرے تو بچہ مرگی کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ پھر اپنی گود میں بچے کو بٹھا کر کھجور یا شہد وغیرہ کوئی بھی میٹھی چیز اپنے منہ میں چبا کر یا گھلا کر انگلی سے اس کے منہ میں تالو سے لگا دے کہ وہ چاٹ لے۔

کوشش یہ کی جائے کہ بچے کو پہلی گھٹی (کھجور، شہد، یا کوئی میٹھی چیز وغیرہ) کوئی نیک شخص اپنے منہ میں چبا کر اپنی زبان سے پہنچائے اور سب سے پہلے جو غذا بچے کے منہ

میں پہونچے وہ محرمہ اور کسی بزرگ کے منہ کا لعاب ہو کہ "تفسیر روح البیان" میں ہے کہ۔۔۔
"بچے میں پہلی گھٹی دینے والے کا اثر آتا ہے اور اس کے جیسی عادتیں پیدا ہوتی ہے"۔ اور یہ سنت بھی ہے حدیث مبارکہ میں ہے۔۔۔
"صحابہ، کرام اپنے بچوں کی پیدائش پر حضور اکرم ﷺ کے پاس لاتے تھے اور سرکار اپنا لعب دہن یا دہن مبارک (میں لے کر) کوئی چیز بچے کے منہ میں ڈال دیتے"۔
(حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۷، فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف اول، صفحہ نمبر ۴۶، اسلامی زندگی۔ صفحہ نمبر ۱۱)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ نقل فرماتے ہیں۔۔۔
"بچہ پیدا ہوتے ہی نہلا دُھلا کر مزاراتِ اولیائے کرام پر حاضر کیا جائے۔ اس میں برکت ہے، زمانہ اقدس ﷺ میں مولود کو خدمتِ انور میں حاضر لاتے اور اب مدینہ طیبہ میں روضہ انور پر لیجاتے ہیں۔ ابو نعیم نے دلائلِ نبوت میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی حضرت آمنہ والدہ ماجدہ حضور سید عالم ﷺ فرماتی ہیں۔ "جب حضور پیدا ہوئے ایک ابر آیا جس میں سے گھوڑوں اور پرندوں کے پروں کی آواز آتی تھی وہ میرے پاس سے حضورِ اقدس ﷺ کو لے گیا اور میں نے ایک منادی کو پکارتے سنا۔ طوفوا بمحمد علیٰ موالد النبیین۔ محمد ﷺ کو تمام انبیا کے مقاماتِ ولادت میں لے جاؤ"۔ ہاں اولیاء کرام کی مزاراتِ طیبہ پر لیجا کر بچے کے بال اُتارنا کوئی معنی نہیں رکھتا بلکہ بال گھر پر دور کر کے لیجائیں۔"
(فتاوی افریقہ۔ صفحہ نمبر ۸۳)

لڑکی کے لیے ناراضگی کیوں ؟

کچھ لوگ لڑکیوں کو اپنے اوپر بوجھ سمجھتے ہیں اور لڑکیوں کو حقیر و ذلیل جانتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں کا پیدا کرنے والا اللہ ربُّ العزت ہی ہے۔ لڑکی بھی رب تبارک و تعالےٰ کی عظیم نعمت ہے اسے خوش دلی سے قبول کرنا چاہئے۔ حدیث پاک میں ہے۔
حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ۔۔۔ "جسے لڑکی ہو پھر وہ اُسے زندہ دفن نہ کرے، نہ اُس کو ذلیل سمجھے اور نہ لڑکے کو اس پر اہمیت دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا"۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۵۴۸، حدیث نمبر ۱۷۰۵، صفحہ نمبر ۶۱۶)

حدیث: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

من عال جارتین حتی تبلغا جاء یوم القیامۃ انا وھو ھکذا وضعا بعد۔

جس نے دو لڑکیوں کی پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئی تو میں اور وہ قیامت کے روز اس طرح ہوں گے۔ پھر آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا"۔

(مسلم شریف، احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۰۱)

حدیث: ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"جس نے اپنی ایک لڑکی یا بہن کی پرورش کی اور اُسے شرعی آداب سکھلایا، اس سے پیار محبت سے پیش آیا اور پھر اس کی شادی کر دی تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا"۔

(ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، حدیث نمبر ۱۷۰۶، صفحہ نمبر ۶۱۷۔ کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۷)

حدیث: صحیح بخاری و جامع ترمذی کی ایک حدیث میں ہے ۔۔۔

"جو لوگ اپنی لڑکیوں کی پیار و محبت سے پرورش کریں گے تو وہ بچیاں ان کیلئے بروز محشر جہنم سے آڑ بن جائیں گی"۔

(بخاری شریف۔ ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۱۲۷۹، حدیث نمبر ۱۹۸۰، صفحہ نمبر ۹۰۱)

حدیث: رسول اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

"جب تم اپنے بچوں میں کوئی چیز تقسیم کرو تو لڑکیوں سے شروع کرو کیونکہ لڑکوں کے مقابلہ لڑکیاں والدین سے زیادہ محبت کرنے والی ہوتی ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ اپنی لڑکیوں سے محبت کرنا اور انکی اچھی پرورش کر کے شادی کر دینا بڑے ثواب کا کام ہے اور رسول پاک ﷺ سے قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

نِفاس کا بیان

وہ خون جو عورت کو بچے کی پیدائش کے بعد آگے کے مقام سے آتا ہے اسے نفاس کا خون کہتے ہیں۔ خون آنے کی کم سے کم مدت مقرر نہیں۔ آدھے سے زیادہ بچہ نکلنے کے بعد ایک لمحے کے لیے بھی خون آیا تو وہ نفاس ہے۔ زیادہ سے زیادہ نفاس کا زمانہ چالیس دن و رات ہے۔ چالیس دن و رات کے بعد اگر خون آئے تو وہ نفاس نہیں استحاضہ ہے۔ (استحاضہ کا بیان پہلے گزر چکا) (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵)

ایک اہم ضروری مسئلہ :۔ عورتوں میں جو یہ مشہور ہے کہ نفاس کا خون آئے یا بند ہو جائے چلہ کر کے (یعنی چالیس دنوں کے بعد) ہی نہاتی ہیں اور جب تک نمازیں قضا کرتی ہیں یہ سخت حرام ہے۔ نفاس کی گنتی اس وقت سے ہو گی جب بچہ آدھے سے زیادہ نکل آیا۔ بچہ پیدا ہونے کے بعد جس وقت خون بند ہو جائے اگر چالیس دنوں کے اندر پھر نہ آئے تو اسی وقت سے عورت پاک ہو جاتی ہے۔ مثلاً بچہ پیدا ہونے کے بعد صرف ایک منٹ بھر خون آیا پھر نہ آیا تو اسی ایک منٹ تک ناپاکی تھی پھر پاک ہو گئی غسل کر کے نماز پڑھے اور (اگر رمضان کا مہینہ ہو تو) روزہ بھی رکھے پھر اگر چالیس دنوں کے اندر خون نہ آیا تو یہ نماز روزے سب صحیح ہو گئے اور اگر خون آ گیا تو نماز روزے پھر چھوڑ دے۔ اب پورے چالیس دن یا اس سے کم پر جا کر بند ہوا تو بچے کی پیدائش سے اس وقت تک سب دن نفاس کے سمجھے جائیں گے۔ وہ نمازیں جو پڑھیں سب بے کار ہو گئیں (لیکن نمازوں کی قضا نہیں) اور فرض روزے تھے تو بعد میں قضا رکھے جائیں گے۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۱۵۳)

مسئلہ :۔ اگر کسی کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا تو اگر اس کو پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہے تو چالیس دن نفاس کے اور بعد کے استحاضہ کے ہے۔ اسی طرح کسی کو یاد نہیں کہ اس سے پہلے بچہ پیدا ہونے کے کتنے دنوں تک خون آیا تھا تو اس صورت میں چالیس دن،

رات نفاس کے اور اس کے بعد کے استحاضہ کے ہیں۔ اگر کسی عورت کو تیس دن کی عادت تھی (یعنی اس سے پہلے بچے کی پیدائش پر تیس دن ورات خون آیا تھا) لیکن اس بار چالیس دن، رات آیا تو تیس دن نفاس کے سمجھے اور باقی کے دس دن استحاضہ کے ہیں۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵)

مسئلہ :۔ بچہ پیدا ہونے سے پہلے جو خون آیا وہ نفاس نہیں استحاضہ کا ہے۔ حمل گرنے سے پہلے کچھ خون آیا کچھ حمل گرنے کے بعد تو حمل گرنے سے پہلے کا خون استحاضہ ہے اور حمل گرنے کے بعد کا خون نفاس ہے۔ لیکن جب کہ بچے کا کوئی عضو (جسم کا کوئی حصہ) بن چکا ہو ورنہ پہلے والا حیض ہو سکتا ہے۔ نہیں تو استحاضہ ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵)

مسئلہ :۔ چالیس دن کے اندر کبھی خون آیا کبھی نہیں تو سب نفاس ہی ہے چاہے پندرہ دنوں کا فاصلہ ہو جائے۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، حصہ نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۵)

مسئلہ :۔ نفاس کے خون کا رنگ لال، کالا، ہرا، پیلا، مٹی کے رنگ جیسا، گدلا (کیچڑ کے رنگ جیسا) وغیرہ بھی ہو سکتے ہیں۔ (بہار شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۴۵)

مسئلہ :۔ نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا، روزہ رکھنا حرام ہے۔ ان دنوں میں نمازیں معاف ہیں اور ان کی قضا بھی نہیں۔ البتہ فرض روزے قضا اور دنوں میں رکھنا فرض ہے۔ اسی طرح نفاس والی عورت کو قرآن کریم پڑھنا دیکھ کر ہو یا زبانی، اور اسکا چھونا، چاہے حاشیہ کو انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ ہی لگے، یہ سب حرام ہے اسی طرح دینی کتابوں کا چھونا بھی حرام ہے۔ قرآن کریم کے علاوہ تمام وظائف، درود شریف، کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۵۲)

مسئلہ :۔ حالتِ حیض میں جس طرح مباشرت حرام ہے اسی طرح حالتِ نفاس میں بھی مباشرت سخت حرام ـــ حرام ـــ گناہِ کبیرہ ہے۔ اور ایسی حالت میں جماع کو جائز جاننا کفر ہے۔ اس حالت میں ناف سے لے کر گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں، ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا

کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ یوہیں نفاس والی عورت کیساتھ کھانے پینے اور بوس وکنار میں کوئی حرج نہیں۔ (بہار شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۴)

مسئلہ :۔ کچھ لوگ اس گھر کو یا کمرہ کو ناپاک تصور کرتے ہیں جہاں نفاس والی عورت ہو۔ اور اسے چھوت کا گھر کہتے ہیں۔ کچھ جاہل عورتیں اس چیز کو بھی ناپاک سمجھ لیتی ہے جسے چھوت والی (نفاس والی) عورت چھولے۔ ناپاک صرف وہی چیز ہے جس پر نفاس کا خون لگ جائے۔ اس کے سوا پورے گھر کو ناپاک سمجھ لینا اور نفاس والی عورت سے مس ہوئی ہر چیز کو ناپاک جاننا سخت جہالت، لغویات اور اپنے دل سے نئی شریعت گڑھنا ہے۔ (ملخص۔ فتاوی رضویہ)

کچھ رسموں کا بیان

بچّے کی پیدائش کے موقع پر الگ الگ ملکوں میں طرح طرح کی رسمیں ہیں مگر چند رسمیں تقریباً کسی قدر تھوڑے فرق کے ساتھ ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ مثلاً ۔۔۔۔

لڑکا پیدا ہو تو چھ روز تک خوب خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ خوشی منانے کی شریعت میں ممانعت نہیں لیکن خلاف شرع کام کرنے سے ضرور بچنا چاہیے۔

پیدائش کے دن لڈو یا کوئی مٹھائی تقسیم کرنا مباح ہے مگر داور ی کے ڈر سے اور ناک کٹنے کے خوف سے مٹھائی تقسیم کرنا بے فائدہ ہے اور اگر سود پر قرض لے کر یہ کام کیا تو آخرت کا گناہ بھی۔ اس لیے ان رسموں کو بند کرنا ہی بہتر ہے۔ ہاں اگر بچّے کی عمر میں برکت، صحت و تندرستی کی غرض سے صدقہ و خیرات کیا جائے تو مستحب ہے۔

ایک رسم یہ بھی ہے کہ عورت کے میکے والے اپنے داماد کو تحفہ میں کپڑے کے جوڑے، بچّے کو جھولا اور کچھ نقدی روپے وزیور دیتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مالدار لوگ یہ سب خرچ برداشت کر لیتے ہیں لیکن غریب لوگ ان رسموں کو پورا کرنے کیلئے سودی قرض تک لیتے ہیں، اگر بچّے کی ولادت پر عورت کے میکے والے یہ سب رسمیں پوری نہ کریں تو

ساس و نندوں کے طعنے سہنے پڑتے ہیں اور گھر میں خانہ جنگی کا ماحول ہو جاتا ہے۔ لہذا مناسب تو یہ ہی ہے کہ ان رسموں کو مسلمان چھوڑ دے تاکہ فضول خرچی سے بھی بچا جا سکے اور نا اتفاقی کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔ ویسے بھی یہ سب رسمیں شریعت میں نہ تو فرض ہیں نہ واجب نہ سنت اور نہ ہی مستحب۔ پھر اس پر اس قدر پابندی کیوں ؟

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ عقیقہ نہیں کرتے بلکہ اپنی خود ساختہ رسموں کی پابندی بڑی مستقل مزاجی کے ساتھ کرتے ہیں۔ مثلاً۔۔ چھٹی کی رسم۔۔ چھٹی یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے چھٹے روز رات کو عورتیں جمع ہو کر مل کر گاتی جاتی ہیں پھر زچہ کو باہر لا کر تارے دکھا کر گاتی ہیں۔ پھر میٹھے چاول تقسیم کیے جاتے ہیں یہ بھی مشہور ہے کہ عورت کا پہلا بچہ اس کے میکے میں ہی ہو اور سارا خرچ عورت کے ماں باپ ہی برداشت کریں، اگر وہ ایسا نہ کریں تو سخت بدنامی ہوتی ہے۔ چھٹی کرنا، اور دیگر اس طرح کی رسمیں جو ہم نے اوپر بیان کیں وہ خالص ہندوؤں کی رسمیں ہیں جو انہوں نے عقیقہ کے مقابلہ میں ایجاد کی ہیں۔

لڑکی و لڑکے کا عقیقہ کرنا سنت ہے اور سنت حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے اور اسی طرح حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہے۔ اب اپنی طرف سے اس میں رسمیں داخل کرنا فضول ہے۔ لہذا بہتر ہے کہ مسلمان ان رسموں کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کریں۔ اگر بچے کی پیدائش پر میلاد شریف، یا وعظ شریف یا فاتحہ کر دی جائے تو بہت بہتر ہے، اس کے سوا تمام نا اتفاقی رسمیں بند کر دینا چاہیے۔ (ملخص۔ اسلامی زندگی)

عقیقہ کا بیان

بچہ پیدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسے عقیقہ کہتے ہیں۔ عقیقہ کرنا سنت ہے۔ عقیقہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ بچے کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ ہو اور اگر نہ ہو سکے تو چودھویں دن یا اکیسویں روز یا جب بھی حیثیت ہو کرے، سنت ادا ہو جائے گی۔ (قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۹۰۔ بہار شریعت وغیرہ)

لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکری ذبح کرے۔ لڑکے

کے لیے بکرا اور لڑکی کے لیے بکری ذبح کرنا بہتر ہے۔ اگر لڑکا لڑکی دونوں کے لیے بکرا یا بکری بھی ذبح کرے تو کوئی حرج نہیں۔ (قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۶۰)

لڑکے کے لیے دو بکرے نہ ہو سکیں تو ایک بکرے میں بھی عقیقہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر گائے، بھینس ذبح کرے تو لڑکے کے لیے دو حصے اور لڑکی کے لیے ایک حصہ ہو۔ عقیقہ کے جانور کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو قربانی کے جانور کیلئے ضروری ہیں۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۶۰)

عقیقہ کے جانور کے تین حصے کئے جائے، ایک حصہ غریبوں کو خیرات کر دے دوسرا حصہ رشتے داروں احباب میں تقسیم کرے اور تیسرا حصہ خود رکھے۔

عقیقہ کا گوشت غریبوں، فقیروں، رشتے داروں، دوست واحباب کو تقسیم کرے یا پکا کر دے یا پھر دعوت کر کے کھلائے، سب صورتیں جائز ہیں۔

عقیقہ کا گوشت ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، غرض کے ہر رشتے دار سب کھا سکتے ہیں۔ (قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۶۰)

عقیقہ کے جانور کی کھال اپنے کام میں لائے، غریبوں کو دیدے یا مدرسہ یا مسجد میں صرف کرے، یعنی اس کھال کا بھی وہی حکم ہے جو قربانی کی کھال کا حکم ہے۔

(قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۶۰)

بہتر ہے کہ عقیقہ کے جانور کی ہڈیاں توڑی نہ جائیں کہ یہ نیک فال ہے بلکہ جوڑوں سے الگ کردی جائے اور گوشت وغیرہ کھا کر زمین میں دفن کردی جائیں۔ نیک فال کے لیے ہڈی نہ توڑنا بہتر ہے اور توڑنا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۹۵)

عقیقہ میں بچے کے سر کے بال منڈوائے اور اس کے بالوں کے وزن کے برابر چاندی یا (صاحب استطاعت ہو تو) سونا یا اسکے برابر قیمت خیرات کرے۔

(کیمیائے سعادت۔ صفحہ نمبر ۲۶۷)

حدیث: امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ــــــ

"خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بچوں کا عقیقہ فرماتی تھیں اور آپ نے حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم

رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے جب عقیقے فرمائے تو ان کے بال اتروائے اور بالوں کے وزن کے برابر چاندی خیرات فرمائی۔ (مؤطا امام مالک۔ جلد ۱، کتاب العقیقہ، حدیث نمبر ۲، صفحہ نمبر ۴۰۲)

یاد رکھیے ! عقیقہ فرض یا واجب نہیں ہے صرف سنت مستحبہ ہے، غریب شخص کو ہرگز جائز نہیں کہ قرض لے کر اور وہ بھی معاذ اللہ سود پر قرض لے کر عقیقہ کرے، قرض لیکر تو زکوۃ دینا بھی جائز نہیں عقیقہ زکوۃ سے بڑھ کر نہیں ۔ (اسلامی زندگی۔ صفحہ نمبر ۱۸)

عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت کی دعائیں بہت سے مسائل کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی آئی ہے لہٰذا وہ دعائیں انھیں کتابوں میں دیکھ لی جائے ۔

ختنہ کا بیان

لڑکوں کی ختنہ کرنا سنت ہے اور یہ اسلام کی علامت ہے۔ حضرت امام بدر محمود عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "عمدۃ القاری شرح بخاری" میں ختنہ کی نسبت فرماتے ہیں ۔۔۔۔

انہ شعائر الدین کالکلمۃ وبہ یتمیز المسلم من الکافر۔ "یعنی بے شک ختنہ کلمے کی طرح دین اسلام کی نشانیوں میں سے ہے اور مسلم اور کافر میں اس سے امتیاز پیدا ہوتا ہے"۔

بخاری و مسلم غرض کہ صحاح ستہ کے علاوہ احادیث کی تقریباً سبھی کتابوں میں نقل ہے کہ ۔۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ختنہ کی تو اس وقت آپ کی عمر شریف اسی برس تھی۔"

ختنہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے اس وقت ختنہ کرا دیا جائے کہ اس عمر میں بچہ آسانی سے تکلیف برداشت کر لیتا ہے۔ ختنہ کرانے کی عمر سات سال سے لے کر بارہ سال تک ہے۔ یعنی بارہ برس سے زیادہ دیر لگانا منع ہے اور اگر سات سال سے پہلے ختنہ کر دیا جب بھی حرج نہیں۔ ختنہ کرانا باپ کا کام ہے، وہ نہ ہو تو پھر دادا، ماموں، چاچا وغیرہ کرائے ۔ (بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۵)

ختنہ کرنے سے پہلے نائی کی اُجرت طے ہونا ضروری ہے جو اُس کو ختنہ کے بعد دی جائے علاج میں خاص نگرانی رکھے، تجربہ کار نائی سے ختنہ کرانا بہتر ہے۔

ختنہ صرف اسی کا ہی نام ہے باقی یہ دھوم دھام سے بارات نکالنا، رشتے داروں کو بے مقصد کپڑوں کے جوڑے بانٹنا، گانے باجے اور لائیٹنگ وغیرہ سب فضول کام ہے اور فضول خرچی اسلام میں سخت حرام ہے یہ سب مسلمانوں کی کمزور ناک نے پیدا کر دیے ہیں جسے کٹنے سے بچانے کے لیے قرض تک لیتے ہیں اور بعد کو پریشانی مول لیتے ہیں۔

آیت : اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ـــــ

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۔

اور فضول نہ اُڑا بے شک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، رکوع ۳، آیت ۲۶)

کان ناک چھیدنا

لڑکیوں کے کان ناک چھیدوانے میں کوئی حرج نہیں اس لیے کہ حضور ﷺ کے زمانے ظاہری میں بھی عورتیں کان چھدواتی تھیں، اور حضور نے اس سے ممانعت نہ فرمائی۔

(فتاوی رضویہ۔ جلد ۹، نصف آخر، صفحہ نمبر ۵۷۔ بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۲۶)

ایک روایت میں ہے کہ ـــ "سب سے پہلے ناک کان حضرت سارہ نے حضرت ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے چھیدے تھے۔ دونوں ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیویاں تھیں۔ تب ہی سے عورتوں میں کان ناک چھدوانے کا رواج چلا آرہا ہے"

(مدارج النبوت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۶۲۱)

کچھ لوگ کسی منت کے تحت یا پھر فرنگی فیشن کی پیروی میں لڑکوں کے کان چھید دیتے ہیں۔ اور کچھ کسی بزرگ کی منت کے تحت لڑکوں کی چوٹی رکھتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز و حرام ہے اور ایسی منت کی شریعت میں کوئی حیثیت نہیں۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ "فتاویٰ افریقہ" میں فرماتے ہیں۔

" بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کہ بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنے ہی بار بچے کا سر

ٹھنڈے وہ چوٹی بر قرار رکھتی ہیں۔ پھر میعاد گذار کر مزار پر لیجا کر بال اتارتی ہیں یہ ضرور محض بے اصل و بدعت ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔" (فتاویٰ افریقہ۔ صفحہ نمبر ۸۳)

﴿ کالا ٹیکا لگانا ﴾

گھر کی عورتیں اپنے چھوٹے بچوں کو کسی کالک، کاجل یا سرمہ وغیرہ سے رُخسار (گال) پر کالا ٹیکا لگاتی ہیں تاکہ کسی کی بُری نظر نہ لگے۔ یہ بے اصل نہیں۔ نظر کا لگنا صحیح ہے اور احادیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ــــ

العین حق لو کان شیء سابق القدر لسبقته العین ــــ	نظر کا لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی ہے تو نظر غالب ہوتی ہے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۷۰ ۱۳، حدیث نمبر ۲۱۳۷، صفحہ نمبر ۹۲۹۔
مؤطا امام مالک۔ جلد ۱، کتاب العین، حدیث نمبر ۳، صفحہ نمبر ۷۸۲۔ القول الجمیل۔ صفحہ نمبر ۱۵۰)

حدیث: ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خوبصورت بچے کو دیکھا تو فرمایا۔ "اس کی ٹھوڑی میں کالا ٹیکا لگادو کہ اسکو نظر نہ لگے"۔

(القول الجمیل۔ صفحہ نمبر ۱۵۳)

اس کے علاوہ اور حدیثیں ہیں جن سے ظاہر کہ نظر کا لگنا صحیح ہے جن کی تفصیل کی یہاں مزید حاجت نہیں حق پسند کو اسی قدر کافی۔ (واللہ تعالیٰ اعلم و رسول اللہ اعلم)۔

جب کسی مسلمان کے بچے کو دیکھے یا مسلمان بھائی کی کوئی چیز اچھی لگی تو یہ دعا کرے ــــ

> تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ

اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو اس طرح کہہ دے کہ " اللہ تعالیٰ برکت کرے "۔ اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگے گی۔ (ردالمحتار۔ حوالہ :۔ بہار شریعت۔ جلد ۲، حصہ نمبر ۱۶، صفحہ نمبر ۱۵۶)

بچے کا نام

بچے کی پیدائش کے سات روز بعد بچے کا نام رکھا جائے، بچہ چاہے زندہ پیدا ہو یا مرا ہوا، پورا بنا ہو یا ادھورا، ہر صورت میں اسکا نام رکھا جائے۔ اور قیامت کے دن اس کا حشر ہوگا۔ (در مختار۔ رد المختار۔ احیاء العلوم۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۰۳۔ قانون شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۱۲۵)

بزرگان دین فرماتے ہیں ـــــ "اپنے بچوں کے اچھے نام رکھو کہ اچھے ناموں کا اثر بچوں پر اچھا پڑتا ہے اور برے نام کا برا اثر پڑتا ہے"۔

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ "فقیر نے بچشم خود ایسے قبیح (برے) ناموں کا سخت برا اثر پڑتے دیکھا ہے بھلے چنگے سنی صورت کو آخر عمر میں دین پوش، ناحق کوش ہوتے پایا ہے"۔

(احکام شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۶)

حدیث: رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ـــــ

تسموا باسماء الانبیاء۔	انبیاء کرام کے ناموں پر نام رکھو۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف۔ ابوداؤد شریف۔ نسائی شریف)

احادیث کریمہ میں خالص "محمد" نام رکھنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے ہم یہاں چند حدیثیں بیان کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں ـــــ

حدیث: حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ـــــ

قال اللہ تعالیٰ وعزتی و جلالی لا عذبت احدایسمی باسمك فی النّار۔	اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔

(ابو نعیم۔ حوالہ:۔ احکام شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۸۱)

حدیث: حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ـــــ

ما کان فی اهل بیت اسم محمد	جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا

الاکثرت برکتہ۔ | ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔

(شرح المواہب۔ حوالہ :۔ احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۸۳)

حدیث :۔ ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبداللہ بن بکیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

من ولدله مولود فسماه محمدا حبالی وتبرکا باسمی کان هو ومولوده فی الجنة۔ | جسے لڑکا پیدا ہوا اور وہ میری محبت میں اور میرے نام پاک سے تبرک کے لیے اسکا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔

(حوالہ :۔ احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۸۰)

حدیث :۔ طبرانی کبیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ـــــ

من ولدله ثلثة اولاد فلم یسم احدا منهم محمد فقد جهل۔ | جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں کسی کا نام محمد نہ رکھے تو ضرور جاہل ہے۔

(طبرانی شریف۔ حوالہ :۔ احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۸۲)

حدیث :۔ ابن سعد طبقات میں عثمان عمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

ماضر احدکم لو کان فی بیته محمد و محمد ان و ثلثة۔ | تم میں کسی کا کیا نقصان ہے اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔

(حوالہ :۔ احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۸۱)

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے اپنے سب بیٹوں بھتیجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا۔ پھر نام اقدس کے حفظ آداب اور باہم تمیز کے لیے عرف جدا مقرر کیے۔ بحمد اللہ تعالیٰ فقیر کے یہاں پانچ محمد اب بھی موجود ہیں۔ اور پانچ سے زائد انتقال کر گئے"۔

(احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۸۲)

ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے بچوں کے نام صرف "محمد" رکھیں اور گھر میں پہچان اور پکارنے کے لحاظ سے دوسرے نام رکھ دیں۔ لیکن یاد رہے وہ پکارنے کے نام بھی اسلامی ڈھنگ کے ہو۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن، عبدالکریم، عبدالرحیم وغیرہ نام اور انبیاء کرام و صحابہ کرام کے ناموں پر نام رکھنا اچھا ہے۔

حدیث :۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــ

احبّ الاسماء الی اللہ عزوجل عبداللہ و عبدالرحمن۔	اللہ تعالیٰ کو تمام ناموں میں سے عبداللہ اور عبدالرحمٰن سب سے زیادہ پسند ہے۔

(ابوداؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۲۸۵، حدیث نمبر ۱۵۱۳، صفحہ نمبر ۵۵۰)

لیکن یاد رہے جن کے نام رحمٰن، ستار، غفار، کریم، رحیم، وغیرہ ہو جو کہ اللہ کے صفاتی نام ہیں ان سے پہلے عبد لگانا ضروری ہے۔ مثلاً عبدالرحمٰن، عبدالستار، عبدالغفار، عبدالکریم، عبدالرحیم وغیرہ۔ اگر بغیر عبد لگائے پکارا تو سخت منع ہے۔

کسی کو چڑانے کے لیے نام بگاڑنا سخت منع ہے اور اسی طرح کسی کو ایسے نام سے پکارنا بھی جائز نہیں جسے سن کر وہ ناراض ہو جائے۔

آیت :۔ اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے ـــ

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ	اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲۶، سورہ الحجرات، رکوع ۱۴، آیت ۱۱)

افسوس ! آج کل لوگ اپنے بچوں کے نام فلمی ہیرو ہیروین، کرکٹ کھلاڑی یا پھر کسی فرنگی کے نام سے متاثر ہو کر رکھتے ہیں ـــ جیسے ـــ ٹنکو، پنکو، رینکو، چیکو، میکو، کلو، للو، بھورو، کاجول، راحول، ممی، پینا، ٹینا، ریتا، پیا، لیما، اور نہ جانے کیا کیا بکواس نام۔

حدیث :۔ حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ـــ

انکم تدعون یوم القیمة باسمآئکم	بیشک تم روز قیامت اپنے ناموں اور اپنے

واسمآء ابائکم فاحسنوا اسمآء کم۔	باپ کے ناموں سے پکارے جاؤ گے، تو اپنے نام اچھے رکھا کرو۔

(امام احمد۔ ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۴۸۵، حدیث نمبر ۱۵۱۳، صفحہ نمبر ۵۵۰)

اس حدیث سے ظاہر کہ اگر معاذ اللہ کسی کا نام ٹینکو ہو گا تو اسے بروز قیامت ٹینکو کے نام سے پکارا جائے گا۔ سوچئے اس وقت جب کہ وہاں صالحین، بزرگان دین، عام بندے غرض کہ سبھی جمع ہوں گے کس قدر شرمندگی ہو گی! آج وقت ہے جنھوں نے اپنے بچوں کے نام ایسے بے ہودہ رکھے ہیں وہ آج سے ہی تبدیل کر دیں اور اچھا سا کوئی اسلامی نام رکھ لیں۔

حدیث: حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔

ان النبی ﷺ کان یغیر الاسم القبیح۔	نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۲، باب نمبر ۳۳۵، حدیث نمبر ۷۴۶، صفحہ نمبر ۳۰۱۔

ابو داؤد شریف۔ جلد ۳، باب نمبر ۴۸۶، حدیث نمبر ۱۵۱۷، صفحہ نمبر ۵۵۱)

اکثر مسلمان ایسے نام رکھتے ہیں جو بظاہر سننے اور پکارنے میں اچھے معلوم ہوتے ہیں لیکن یا تو ناجائز و حرام ہیں یا پھر ایسے کہ جن کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتویٰ میں ایسے بہت سے ناموں کے بارے میں لکھا ہے جو نہیں رکھنا چاہیے۔ ہم یہاں مختصر کچھ ذکر کر رہے ہیں۔

اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ــــ

"محمد نبی، احمد نبی، نبی احمد، یہ نام رکھنا حرام ہے کہ یہ حضور ﷺ کے لیے ہی زیبا ہیں"۔ (احکام شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۳)

"یونہی نبی جان نام رکھنا نامناسب ہے۔ یٰسین، طٰہٰ، نام رکھنا منع ہے۔ یہ ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں ان ناموں کے آگے "محمد" لگانے سے بھی فائدہ نہ ہو گا کہ اب بھی یٰسین و طٰہٰ نامعلوم معنی میں رہے"۔ (احکام شریعت۔ جلد ۱، صفحہ نمبر ۷۴)

"غفور الدین نام بھی سخت برا اور عیب دار ہے، غفور کے معنی "مٹانے والا، "برباد کرنے والا" کے ہوتے ہیں۔ غفور اللہ کا نام ہے اور اللہ اپنی رحمت سے بندوں کے

گناہ مٹاتا ہے (اب اگر کسی شخص کا یہ نام ہو تو) غفور الدین کے معنی ہوئے "دین کا مٹانے والا" یہ ایسے ہی ہوا جیسے شیطان نام رکھنا"۔

(احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۶)

"اسی طرح کلب علی، کلب حسن، کلب حسین، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین، وغیرہ ناموں سے پہلے "محمد" لگانا جائز نہیں (مثلاً محمد کلب علی، محمد کلب حسن، یا محمد غلام علی، محمد غلام حسین، وغیرہ یہ نام جائز نہیں ہوں گے) اگر صرف کلب علی، کلب حسن، کلب حسین، غلام علی، غلام حسن، غلام حسین وغیرہ ہی رہنے دے تو کوئی حرج نہیں"۔

(احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۷)

"اسی طرح نظام الدین، محی الدین، شمس الدین، بدر الدین، نور الدین، فخر الدین، شمس الاسلام، محی الاسلام، بدر الاسلام، وغیرہ ناموں کو علماء کرام نے سخت ناپسند رکھا اور مکروہ و ممنوع فرمایا کہ یہ بزرگانِ دین کے نام نہیں بلکہ ان کے القاب ہیں جس سے مسلمانوں نے انکی تعریف میں انھیں القاب سے یاد کیا"۔

(احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۷)

"علی، حسین، غوث، جیلانی، اور اس طرح کے تمام نام جو بزرگانِ دین کے نام ہیں ان سے پہلے لفظ "غلام" ہو تو بے شک جائز ہے"۔ (مثلاً غلام علی، غلام حسین، غلام غوث، غلام جیلانی وغیرہ)

(احکام شریعت۔ جلد ا، صفحہ نمبر ۷۷)

اور ایسے نام جو بے معنی ہیں۔۔۔۔ جیسے۔۔۔۔ بدھو، کلو، للو، راجو، جمعراتی، شبراتی، خیراتی، نیجو، رحمو، منی، بیبی، چھٹی بے بی، شوبی، وغیرہ اور اس طرح کے وہ نام جو اپنے معنی کے اعتبار سے فخریہ ہیں اور جن میں فخر ظاہر ہوتا ہو نہ رکھے جائیں۔ مثلاً۔ شاہ جہاں، نواب، راجا، بادشاہ، وغیرہ، اسی طرح لڑکیوں میں۔ قمر النسا، بدر النسا، شمس النسا، روشن آرا، جہاں آرا، نور جہاں، وغیرہ نام نہ رکھے، بلکہ لڑکیوں کے نام۔۔۔ کنیز فاطمہ، آمنہ، عائشہ، خدیجہ، زینب، مریم، کلثوم، وغیرہ رکھیں۔

(ملخص، اسلامی زندگی۔ صفحہ نمبر ۷۱)

بچے کی پرورش کا بیان

بچے کی پرورش کا حق ماں کو ہے، چاہے وہ نکاح میں ہو یا نکاح سے باہر ہو گئی ہو۔ ہاں اگر مرتد (دین اسلام سے پھر کر کافرہ) ہو گئی ہو تو پرورش نہیں کر سکتی۔ یا زنا کرنے والی ہو یا چور ہو، یا ماتم کرنے والی یا چیخ چیخ کر رونے والی ہو تو اس کی بھی پرورش میں بچہ نہیں دیا جائے گا۔ بعض فقہاء کرام تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ "اگر عورت نماز کی پابند نہیں تو اسکی بھی پرورش میں بچہ دیا نہیں جائیگا"۔ مگر صحیح یہ ہے کہ بچہ اسکی پرورش میں اس وقت تک رہے گا جب تک ناسمجھ ہے اور جب بچہ سمجھنے لگے تو الگ کر لیا جائے، اس لیے کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادتیں اختیار کرے گا جو ماں کی ہے۔ یوں ہی اس ماں کی پرورش میں بھی نہیں دیا جائیگا جو بچے کو چھوڑ کر ادھر ادھر چلی جاتی ہو، چاہے اسکا جانا کسی گناہ کے لیے نہ ہو۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱ حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۹۔ اسلامی زندگی۔ صفحہ نمبر ۲۳)

بچے کو دودھ پلانا

آیت :۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

والوالدات یرضعن اولادھنّ حولین کاملین لمن اراد ان یتمّ الرضاعۃ ؕ	اور مائیں دودھ پلائیں اپنے بچوں کو پورے دو برس اس کے لیے جو دودھ کی مدّت پوری کرنی چاہے۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲، سورہ البقرہ، رکوع ۱۳، آیت ۲۳۳)

مسئلہ :۔ لڑکی ہو یا لڑکا دونوں کو دودھ دو سال تک پلایا جائے، ماں باپ چاہیں تو دو سال سے پہلے بھی دودھ چھڑا سکتے ہیں مگر دو سال کے بعد پلانا منع ہے۔

(بہار شریعت۔ جلد ۱ حصہ نمبر ۷، صفحہ نمبر ۱۹)

بچہ عورتیں اپنے بچے کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں بلکہ گائے، بھینس کا یا پھر کئی مہینوں سے پڑے ہوئے پاؤڈر کا دودھ پلاتی ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ بچے کو دودھ پلانے سے عورت کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔ جبکہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بچے کو دودھ پلانا خود ماں کیلئے بھی مفید ہے کیونکہ بچے کو دودھ پلانے کے دوران ماں کے جسم کی چربی اپنی ضروری مقدار سے زیادہ نہیں ہو پاتی ہے۔ اور یہ بات سائنسی تجربات کی روشنی میں بھی ثابت ہو چکی ہے کہ دودھ پلانے سے عورت میں نہ تو کسی قسم کی کوئی کمزوری آتی ہے اور نہ ہی اس کی خوبصورتی پر کوئی فرق پڑتا ہے۔ جو مائیں اپنے بچے کو دودھ نہیں پلاتیں ان کی سینہ دانی وقت سے پہلے ہی پختہ ہو جاتی ہے جو انتہائی خطرناک علامت ہوتی ہے۔ ایسی خواتین رحم اور چھاتی کے امراض میں اکثر مبتلا رہتی ہیں۔

حدیث: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ـــــ

"جو عورت اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے اور جب بچہ ماں کے پستان سے دودھ کی چسکی لیتا ہے تو ہر چسکی کے بدلے اس عورت کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیا جاتا ہے جب عورت بچے کا دودھ چھڑاتی ہے تو آسمان سے ندا آتی ہے کہ۔ اے نیک خاتون! تیری پچھلی زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیے گئے اب تو نئے سرے سے نیک زندگی شروع کر"۔

(غنیۃ الطالبین۔ باب نمبر ۵، صفحہ نمبر ۱۱۴)

ڈاکٹروں کی تحقیق سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ ماں کا دودھ بچے کے لیے سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ماں کا دودھ بچے کو صحیح مقدار میں پروٹین، حیاتین اور روغنیات مہیا کرتا ہے۔ ماں کا دودھ پینے سے بچے کے پیٹ کے امراض پیدا ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدہ ہے کہ جو بچے اپنی ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ زیادہ صحت مند اور تندرست رہتے ہیں، اس کے برعکس جو بچے اپنی ماں کے دودھ سے محروم رہتے ہیں وہ کمزور ہوتے ہیں اور مختلف امراض میں ہمیشہ گرفتار رہتے ہیں۔ محض اپنے جسم کی خوبصورتی کو برقرار رکھنے کے غلط اور بے بنیاد خیالات کیلئے بچے کو اس عظیم نعمت سے محروم رکھنا بچے پر ظلم نہیں تو اور کیا ہے؟!

حدیث: حضرت خاتم الحفاظ امام اجل جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مشہور زمانہ

کتاب "شرح الصدور" میں حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ...... "شب معراج میں نے کچھ عورتیں ایسی دیکھیں جن کے پستان لٹکے ہوئے اور سر جھکے ہوئے تھے۔ ان کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ جبرئیل امین (علیہ السلام) نے مجھے بتایا۔ "یارسول اللہ! یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلاتی تھیں"۔

(شرح الصدور۔ باب عذاب القبور صفحہ نمبر ۱۵۳)

اگر کسی خاتون کو کسی وجہ سے دودھ نہیں آرہا ہو یا کم آتا ہو یا ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس سے بچے کو دودھ پلانے میں نقصان کا اندیشہ ہو تو ایسی حالت میں بچے کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ کسی دودھ پلانے والی کا انتظام کرے، لیکن خیال رہے دودھ پلانے والی بھی مسلم سنی صحیح العقیدہ، نیک سیرت خاتون ہو، کہ دودھ کا اثر بچے پر مرتب ہوتا ہے۔

حکایت: تفسیر روح البیان میں ہے کہ ..... حضرت امام شیخ ابن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں آئے تو دیکھا کہ اُنکے بیٹے امام ابوالمعالی کو کوئی دوسری عورت دودھ پلا رہی ہے۔ آپ نے اس سے بچے کو چھین لیا اور بچے کے منہ میں انگلی ڈالکر تمام دودھ الٹی کرا دیا اور فرمایا اچھے دودھ سے شرافت پیدا ہوتی ہے اور جان کنی میں آسانی۔ جب امام ابوالمعالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جوان ہوئے تو بہت بڑے عالم بنے لیکن کبھی کبھی آپ مناظرہ میں تنگ دل ہو جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ شاید یہ اس دودھ کا اثر میرے پیٹ میں رہ گیا ہے جس کا یہ نتیجہ ہے۔ (تفسیر روح البیان شریف)

اگر دودھ پلانے والی کسی خاتون کا انتظام نہ ہو سکے، اور جیسا کہ اس زمانے میں مشکل بھی ہے تو بچے کیلئے گائے کا دودھ متبادل ہے لیکن اسے اُبالنا ضروری ہے۔

بچوں کی تعلیم و تربیت

کتاب "حصن حصین" میں ہے کہ ۔۔۔ "جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اسے کلمہ شریف ۔۔۔ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ ۔ سکھائے ۔

بچوں کے سامنے ایسی حرکتیں نہ کریں جس سے بچوں کے اخلاق خراب ہوں کیونکہ بچوں میں نقل کرنے کی عادت ہوتی ہے وہ جو کچھ اپنے ماں باپ کو کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ خود بھی وہی کرنے لگتے ہیں۔ اس لیے ان کے سامنے اچھی باتیں کیے، نماز پڑھے، قرآن پاک کی تلاوت کرے، تاکہ یہ سب دیکھ کر وہ بھی ایسا ہی کریں۔

پہلے زمانے میں مائیں اپنے بچوں کو اللہ اللہ کہہ کر سلاتی تھیں اب گھر کے ریڈیو، ٹی۔ وی، اور باجے وغیرہ جا کر سلاتی ہے۔ کچھ بیوقوف اپنے بچوں کو گالی بکنا سکھاتے ہیں اور اس پر پھولے نہیں سماتے۔ بچوں کو اچھی باتیں سکھائی جائیں، اور گالی بکنے پر جائے ہنسنے یا خوش ہونے کے انھیں سختی سے ڈانٹیں۔ بچوں کو جھوٹی کہانیاں و قصے سنانے کی جائے بزرگان دین کے سچے واقعات سنائے تاکہ ان کے دل و دماغ پر اس کا اچھا اثر پڑے اور ان کے دل میں اسلام و بزرگان دین کی محبت پیدا ہو۔

ماں باپ کا فرض ہے کہ اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے بارے میں اپنی ذمہ داری کا خاص خیال رکھیں۔ دنیاوی تعلیم سے پہلے یا ساتھ ساتھ اسلامی تعلیم و شرعی آداب بھی سکھائیں۔ اگر اس سے ذرا بھی کوتاہی کرے گا تو قیامت کے روز اولاد سے ہی پوچھ نہ ہوگی ماں باپ بھی پکڑے جائیں گے۔

آیت : اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ۔۔۔

یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس والحجارۃ ۔۔۔ الخ	اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

(ترجمہ کنزالایمان۔ پارہ ۲۸، سورہ تحریم، رکوع ۱۹، آیت ۶)

شرح: اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ـــــ
"تم خود گناہوں سے بچو، خدا کی فرمانبرداری کرو اور اپنی اولاد کو بھلائی کا حکم دو، برائی سے منع کرو اور شرعی آداب سکھاؤ اور مذہبی تعلیم سے آراستہ کرو"۔
جب بچہ ہوش مند ہو جائے تو کسی سنی صحیح العقیدہ باعمل متقی پرہیزگار عالم دین یا حافظ کے پاس بٹھا کر قرآن پاک اور اُردو کی دینی کتابیں ضرور پڑھائیں۔
یقیناً آپ اپنے بچوں کو ایک اچھا ڈاکٹر، انجینیر بنائیے لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک سے زیادہ لڑکے عطا کیئے ہیں تو کم از کم ایک لڑکے کو ضرور عالم دین یا حافظ قرآن بنائے۔ حدیثِ پاک میں ہے ـــــ "روز محشر ایک حافظ اپنی تین پشتوں کو اور ایک عالم دین اپنی سات پشتوں کو بخشوائے گا۔" ـــــ یہ خیال نہایت ہی غلط ولغو ہے کہ عالم دین بھوک مری کا شکار ہے، ملا مولوی کو روٹی نہیں ملتی۔ ضروری نہیں کہ کوئی دنیاوی علم حاصل کرے تو اسے روٹی بھی مل جائے۔ سیکڑوں گریجویٹ ہاتھوں میں ڈگریاں لیے نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ یقیناً ہر کسی کو وہی ملتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ عالم دین بننے کے بعد مسجد میں اِمامت ہی کی جائے۔ آپکا بچہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین بزنس مین (تاجر) بھی ہو سکتا ہے۔ سیکڑوں عالم دین ہیں جو دین کی خدمت انجام دینے کے ساتھ ساتھ تجارت سے بھی لگے ہوئے ہیں اور اتنا کما لیتے ہیں جتنا ایک ڈاکٹر اور انجینیر بھی کما نہیں پاتا۔ خود ناچیز کے ایسے کئی عالم دین سے دوستانہ تعلقات ہے جو عالم ہونے کے ساتھ ہی ایک بہترین ڈاکٹر، اور بزنس مین بھی ہیں جو اپنے دنیاوی کاروبار کے ساتھ ساتھ دین کی خدمت بھی انجام دے رہے ہیں۔
"حصن حصین" میں ہے ـــــ "جب بچہ سات سال کی عمر کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھوائے اور نماز نہ پڑھنے پر مناسب سزا بھی دے اور نو برس کی عمر میں اسکا بستر الگ کر دے"۔ (حصن حصین۔ صفحہ نمبر ۱۶۷)
بچوں کو بُرے لوگوں میں بیٹھنے، بد معاش لڑکوں میں کھیلنے سے باز رکھے، لیکن اتنی سختی بھی نہ کرے کہ وہ باغی ہو جائیں اور اس قدر لاڈ پیار بھی نہ کرے کہ وہ ضدی، ہٹ دھرم اور گستاخ بن جائیں۔ محبت کے وقت محبت اور سختی کے وقت سختی سے پیش آئے۔

حدیث:۔ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ۔۔۔

مانحل والد ولدامن نحل الفضل من ادب حسن۔	کوئی باپ اپنی اولاد کو اس سے بہتر تحفہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کو اچھی تعلیم دے۔

(ترمذی شریف۔ جلد ۱، باب نمبر ۱۲۹۹، حدیث نمبر ۲۰۱۸، صفحہ نمبر ۹۱۳)

بچوں سے محبت کرنا سنت رسول اللہ ﷺ ہے۔ اگر ایک سے زیادہ بچے ہوں تو سب بچوں کے ساتھ برابری اور انصاف کا سلوک کرے چاہے وہ لڑکا ہو یا لڑکی۔

حدیث:۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ۔۔۔

"اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل (برابری وانصاف) کرو یہاں تک کہ ان کا بوسہ لینے میں بھی برابری رکھو"۔

(قانون شریعت۔ جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۴۳)

حدیث:۔ اور فرماتے ہیں آقا ﷺ ۔۔۔

"تحفہ دینے میں اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو جس طرح تم خود یہ چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے ساتھ احسان و مہربانی میں انصاف کریں"۔ (طبرانی شریف)

اولاد کے حقوق میں سے سب سے اہم حق یہ ہے کہ اُنھیں حلال کمائی سے کھلائیں، حرام کی کمائی سے خود بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

اے اللہ ہمیں اپنے حبیب اور ہمارے پیارے آقا و مولیٰ ﷺ کے صدقے طفیل میں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرما۔ جب تک دنیا میں رہے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحیح معنوں میں مقلد بن کر رہے، فی زمانہ مذہب اہلسنت کی پہچان، امام اہلسنت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی محبت و الفت سے دل کو معمور رکھ اور جانِ ایمان مسلک اعلیٰ حضرت پر قائم و دائم رکھ، وقت آخر ایمان کے ساتھ خاتمہ بالخیر عطا فرما۔

آمین بجاہ حبیبہ الکریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

وما علینآ الاّ البلٰغ المبین

ختم شد

مآخذ و مراجع ("قرینۂ زندگی" میں ان کتابوں سے حوالجات لے گئے ہیں)

۱) قرآنِ کریم	ترجمہ کنزالایمان شریف، از:۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲) تفسیر روح البیان	مفسرِ قرآن، حضرت علامہ اسمٰعیل حقی ترکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳) تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل حضرت علامہ سیّد نعیم الدین مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۴) الاسرا والمعراج	منسوب صحابیِ رسول رئیس المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۵) مُسندِ امام اعظم	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۶) مؤطا امام مالک	حضرت امام ابو عبداللہ مالک بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۷) مُسندِ امام احمد	حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۸) بخاری شریف	حضرت امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۹) مُسلم شریف	حضرت امام ابو الحسین عساکر الدین مسلم بن حجاج قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۰) ابوداؤد شریف	حضرت امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۱) ترمذی شریف	حضرت امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۲) نسائی شریف	حضرت امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۳) ابنِ ماجہ شریف	حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ربعی ابن ماجہ قزوینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۴) مشکوٰۃ شریف	حضرت امام محمد عبداللہ ولی الدین بن عبداللہ خطیب تبریزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۵) کتاب الشفاء	حضرت امام ابو فضل قاضی عیاض بن موسیٰ مالکی اندلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۶) طبرانی شریف	حضرت امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۷) بیہقی شریف	حضرت امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۸) صحیح حاکم	حضرت امام محدث ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۱۹) دار قطنی	حضرت امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۰) بُستان شریف	حضرت امام فقیہ ابو لیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۱) تنبیہ الغافلین	" " " " " " "
۲۲) احیاء العلوم	حجۃ الاسلام حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الغزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۳) کیمیائے سعادت	" " " " " " "
۲۴) مکاشفۃ القلوب	" " " " " "
۲۵) تذکرۃ الاولیاء	حضرت امام محمد بن ابی بکر شیخ فرید الدین عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۶) غُنیۃ الطالبین	حضرت سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کتاب	مصنف
۲۷) کشف المحجوب	حضرت شیخ علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۸) حصن حصین	حضرت امام محمد بن محمد بن محمد الجزری شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۲۹) شرح الصدور	خاتم الحفاظ امام ابو الفضل عبد الرحمن جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۰) اشعۃ اللمعات	حضرت محقق شیخ عبد الحق بن سیف الدین محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۱) مدارج النبوۃ	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،
۳۲) ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ	،، ،، ،، ،، ،، ،،
۳۳) قرۃ الاسماع باختلاف اقوال المشائخ واحوالہم فی السماع	،، ،، ،، ،،
۳۴) در مختار	حضرت امام علاء الدین محمد بن علی حصکفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۵) فتاویٰ عالمگیری	باہتمام حضرت سلطان اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۶) القول الجمیل	حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۷) فتاویٰ رضویہ	امام اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
۳۸) فتاویٰ افریقہ	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،
۳۹) احکام شریعت	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،
۴۰) ہادی الناس فی رسوم الاعراس	،، ،، ،، ،، ،،
۴۱) عطایا القدیر فی حکم التصویر	،، ،، ،، ،، ،، ،،
۴۲) شفاء الوالہ فی صور الحبیب ومزارہ ونعالہ	،، ،، ،، ،، ،،
۴۳) جمل النور فی نہی النساء عن زیارۃ القبور	،، ،، ،، ،، ،،
۴۴) ارادۃ الادب لفاضل النسب	،، ،، ،، ،، ،، ،،
۴۵) ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار	،، ،، ،، ،، ،،
۴۶) الملفوظ	،، ،، ،، ،، ،، ،، ،،
۴۷) وظائف رضویہ	،، ،، ،، ،، ،،
۴۸) فتاویٰ مصطفویہ	شہزادہ اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۴۹) بہار شریعت	صدر الشریعہ حضرت علامہ محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۰) اسلامی زندگی	حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۱) قانون شریعت	شمس العلماء حضرت علامہ شمس الدین احمد جعفری صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۲) فتاویٰ فیض الرسول	استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی جلال الدین احمد صاحب امجدی مدظلہ العالی
۵۳) جوانی کی حفاظت	حضرت شاہ محمد عبد العلیم صدیقی میرٹھی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
۵۴) شمع شبستان رضا	حضرت الحاج صوفی اقبال احمد نوری صاحب مدظلہ العالی